محبت کی دیوانگی
بقلم ایس ایم رائٹر
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

محبت کی دیوانگی

از

ایس ایم رائٹر

www.novelsclubb.com

محبت کی دیوانگی از ایس ایم رائٹر

ہیلو۔۔۔۔(وہ گہری نیند میں تھی جب حرا کی کال آئی۔۔۔)

ہیلو تصبیہا یار ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔(حرا گبرائی ہوئی تھی)

کیا ہوا ہے۔اتنا کیوں سسپینس کریرٹ کر رہی ہے۔۔(وہ چڑچڑے لہجے میں بولی۔)

وہ۔۔وہ انعم نے خودکشی کی کوشیش کی ہے۔۔۔۔

کیا۔۔کب؟اور ہے کہاوہ؟(اس کی نیند ایک دم سے غائب ہو گئ۔وہ چیختے ہوئے بولی)

گھر میں ہے اپنے۔(اس نے ہاسپیٹل کا نام بتایا تصبیہا کو

میں ارہی ہوں۔۔۔(اس نے موبائل پھنکا اور واش روم میں گھوس گئ۔)س

ایک گھنٹے میں وہ دونوں اس کے گھر کے باہر تھیں۔۔۔)

کچھ بتایا تھا انٹی نے کہ کیوں کی اس نے یہ حرکت۔(تصبیہا نے حرا سے پوچھا)

ہاں وہ کہہ رہیں تھیں کہ پڑھائی کا اسٹیرس لیا ہے اس نے۔ مگر مجھے تو کچھ اور ہی بات لگ رہی ہے۔(حرا نے اپنا خدشہ ظاہر کیا)

کیسی بات ؟(وہ دونوں باہر کھڑی تھیں)

مجھے لگتا ہے اس نے حمزہ کی وجہ سے یہ حرکت کی ہے۔۔۔

اگر ایسا ہوا نہ تو میں انعم کو چھوڑوں گی نہیں۔(تصبیہا غصے بول کر اندر چلی گئی، حرا بھی اس کے پیچھے چل دی)

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم انٹی،،اب انعم کی طبیت کیسی ہے ؟(تصبیہا نے اندر اتے ہی انعم نے بارے میں پوچھا تو وہ رونے لگیں)

ارے انٹی آپ رو کیوں رہی ہیں۔انشااللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔(وہ دونوں انھیں سمجھانے لگیں)

بیٹا ایسا بھی کیا پڑھائی کا جنون کہ بندہ خود کشی ہی کر لے۔(انھوں نے روتے روتے کہا)

میں دیکھتی ہوں اسے۔آپ ٹینشن نہ لیں۔(یہ کہہ کر وہ دونوں انعم کے کمرے میں چلی گئی)

www.novelsclubb.com

بہت خوب۔سنا ہے آپ نے پڑھائی کا اسٹریس اتنا لے لیا کہ خود کشی ہی کی کوشش کر ڈالی۔واہ(تصبیہا نے طنزیہ لہجے میں کہا)

بلکل صحیح کہہ رہی ہو۔وہ لڑکی جس نے فیس بک کہ علاوہ کبھی کوئی بک نہیں کھولی وہ پڑھائی کہ لیے خودکشی کرے یہ بات کچھ حزم نہیں ہو رہی۔(حرا نے بھی تصبیہا کا ساتھ دیتے ہوئے طنزیہ کہا)

صحیح صیحیح بتاو کیوں کی یہ گھٹیا حرکت ؟(تصبیہا نے غصے سے انعم کو آنکھیں دیکھایں تو وہ گردن جھوکا کہ بولی)

حمزہ نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔۔۔(وہ بہت ہلکی آواز میں بولی)

کیا؟؟؟؟(پہلے تو تصبیہا غصے چیخی پھر اس کو تھپڑ لگانے کے لیے بڑھی تو حرا نے اسے روک لیا ورنہ ایک تھپڑ تو وہ اسے لگا ہی دیتی جتنی وہ غصے میں تھی۔)

تمیارا دماغ درست ہے یا نہیں۔وہ عورت جو باہر بیھٹی ہے تمیاری ماں ہے وہ اس نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا ہے، تمیارے بابا پریشان ہیں تمھیں زرا سا احساس نہیں ہے کہ وہ کس ازیت سے گزر رہے ہیں۔چار دن کی محبت اتنا اندھا کر دیتی ہے کا۔

www.novelsclubb.com

(وہ سانس لینے کے لیے روکی۔)

اچھا ہوا جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا انعم۔ تم ایک لڑکے کے لیے اپنے ماں باپ کو دھوکا دے رہی تھیں۔

میں دھوکا تو نہیں دے رہی تھی۔ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔۔(انعم نے اپنے آپ کو ڈفینڈ کیا)

اسے دھوکا ہی کہتے ہیں لڑکی۔ کیسی نامحرم سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا کب جائز ہے ہمارے دین میں اور کس محبت کی بات کر رہی ہو تم جو حرام ہے۔ ایک بات یاد رکھنا حرام میں کبھی برکت نہیں ہوتی چاہے وہ رزق ہو یا محبت یا پھر کچھ اور۔

(تصبیہا نے آج انعم کی اچھی خاصی کلاس لے ڈالی تھی۔۔انعم سر جھکا کر اس کی بات سن رہی تھی۔ انعم کی آنکھیں نم ہو گئیں تو تصبیہا کو اس پر ترس آگیا۔ وہ اپنی دوست کو ایسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مگر اچھا دوست وہ ہی ہوتا ہے جو آپ کو کوئی بھی غلط کام کرنے سے روکے۔ وہ نرم لہجے میں بولی)

www.novelsclubb.com

کیا کہا تھا تم نے اسے؟

میں نے اسے کہا تھا کہ وہ اپنا رشتہ بھیج دے میرے گھر۔۔۔

پھر؟

اس نے کہا کہ ابھی نہیں کچھ وقت اسے درکار ہے۔۔

اسے تمہارے رشتے کا پتہ ہے؟

ہاں۔۔۔(انعم نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا)

پھر کیا کہا اس نے؟(تصبیہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا)

اس نے کہا کہ بھاگ چلتے ہیں۔(انعم نے ہلکی آواز میں کہا)

www.novelsclubb.com

پھر؟

میں نے منا کر دیا تو اس نے کہا اگر یہ نہیں کر سکتیں تو مجھے بھول جاو۔(وہ رونے لگی

)میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی تصبیہا(اس نے تصبیہا کے ہاتھ پکڑ کر کہا)

دل تو چارہا ہے کہ ایک زوردار تھپڑ تیرے منہ پر لگاو۔۔۔(تصبھیا نے غصے میں کہا)اس لوزر میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ عزت سے اپنا رشتہ بھیج دیتا۔۔۔

اس کہ گھر والے نہیں مان رہے نا۔۔(انعم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا)

بھاڑ میں گئے گھر والے۔(اس نے جھٹکے سے اپنے ہاتھ چھوڑوائے،)

جو بندہ ابھی تیرے لیے کھڑا نہیں ہو سکتا،جو ابھی تجھے عزت سے اپنے گھر نہیں لے جا سکتا وہ بعد میں تجھے عزت دلوائے گا۔آر یو سیر یس۔۔۔۔عزت یا محبت میں سے کسی ایک کی چوائس ہو تو انکھ بند کر کے عزت کو چونا کیونکہ اس سے بڑھ کر کسی بھی لڑکی کہ لیے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔(تصبیہا نے اسے سمجھایا)

جو فیصلہ انکل انٹی نے کیا ہے وہ بیت اچھا ہے۔کوئی بھی ماں باپ اپنے بچوں کا برا نہیں کرتے۔جتنی جلدی اس بات کو سمجھ جاو اتنا ہی بہتر ہو گا تمہارے لیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور تم ایسے بندے کے لیے اپنی جان دینے لگی تھیں۔ کیا تمہاری جان اتنی سستی ہے۔ ایک لمحے کے لیے کے لیے بھی تم نے اپنے ماں باپ کے بارے میں نہیں سوچا؟ شرم آنی چاہیے تمہیں۔

صحیح کہہ رہی ہو تم مجھے اپنے ماں باپ کی بات ماننی چاہیے تھی۔ میں واقع اندھی ہو گئی تھی۔۔(انعم کی سمجھ میں اس کی بات آ گئی۔)

شکر اللہ کا کہ تم سمجھ گئی۔

ویسے یہ حمزہ کرتا کیا ہے؟

ہاوس جوب کر رہا ہے ابھی۔۔۔

کس ہوسپیٹل میں؟

www.novelsclubb.com

کیوں؟ اب کیا کرے گی؟ (حرا کو کچھ گڑ بڑ محسوس ہوئی تو فورا بولی)

کچھ نہیں ایسے ہی پوچھ رہی ہوں بتاو۔۔۔۔

تجھ سے کسی بات کی بائید نہیں ہے۔تو کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔(انعم اس کی رگ رگ سے واقف تھی)

اب تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔(تصبیھا نے مسکراہٹ دبا کر کہا کیونکہ وہ کچھ ایسا ہی کرنے جا رہی تھی)

(انعم نے ہاسپیتل کا نام بتا دیا) کیا کرنے والی ہے تو؟

اس کی طبیت صاف۔۔۔(تصبیھا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا)

پاگل مت بنو۔۔ چھوڑ دو اسے۔(حرا نے اسے سمجھایا)

اج اس کے ساتھ فلرٹ کر رہا ہے کل کسی اور کے ساتھ کرے گا اس کو میں نہیں چھوڑوں گی۔(تصبیھا کو بہت غصہ آ رہا تھا کہ کوئی اس کی دوست کے ساتھ فلرٹ کر رہا تھا۔)

www.novelsclubb.com

دوسرے دن وہ ہاسپیٹل پہنچ گئی۔وہاں پہنچ کر اس نے حمزہ کے بارے میں پوچھا۔)

اکسکیوزمی آپ مجھے ڈاکٹر حمزہ کے بارے میں بتا سکتے ہیں کہاملیں گے وہ۔(اس نے کوریڈور میں چلتے ایک ڈاکٹر سے پوچھا۔)

ڈاکٹر حمزہ۔۔وہ وہاں آپ کو مل جاہیں گے۔(اس شخص نے ایک ساہیڈ کی طرف اشارہ کیا)

شکریہ۔۔(تصبیہانے اس کا شکریہ اداکیااور اس طرف چلی گئی۔)

وہاں پہنچی تو تین چار ڈاکٹر کھڑے تھے۔اب ان میں سے حمزہ کون ساہے یہ تو اسے نہیں پتا تھا۔اس نے ایک نرس سے پوچھااس نے ایک ڈاکٹر جو کہ تصبیہا کہ کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔اس کی طرف اشارہ کیا۔وہ اس کی شکل نہیں دیکھ سکی کیونکہ اس کا منہ دوسری طرف تھا۔وہ جیسے ہی اس کی طرف بڑھی۔وہ کسی سے ٹکرائی۔)

معاف کیجیے گا۔میں نے دیکھا نہیں۔(وہ ایک ستر ایا اٹھارا سال کا لڑکا تھا۔جو کہ شکل سے ہی پریشان لگ رہا تھا۔)

کوئی بات نہیں۔۔۔۔(اس نے آرام سے کہا)اور اس شخص کی طرف بڑھ گئی جہاں اس نرس نے اشارہ کیا تھا۔

ہیلو ڈاکٹر۔۔۔۔تصبیہا نے اسے مخاطب کیا تو وہ شخص مڑا

اور اسے دیکھ کر وہ تو حیران رہ گئی۔اس نے بہت ہی حقارت سے اسے دیکھا اور دل ہی دل میں انعم کو برے برے القاب سے نوازہ۔)

لمبے بال جس کو اس نے پیچھے باندھا ہوا تھا۔گوری رنگت اس پر ڈاڑھی،لمبا قد،اور کھولا گریبان،اور گالے میں مالا ٹائپ کچھ پہنا ہوا تھا،ایک ہاتھ میں بینڈس اور اگھوتھیاں تھیں۔سفید لیبکوٹ پہنا ہوا شخص کہیں سے بھی ڈاکٹر نہیں لگ رہا تھا۔اس کا ہلیا کسی ماوالی جیسا تصبیہا کو لگا۔اسے ہمیشہ اسے لوگ زہر لگتے تھے۔

www.novelsclubb.com

پہلے اس شخص نے تصبیہا کو دیکھا پھر بولا)جی فرمایئے۔۔

فرماہیے کہ بچے۔تو تم ہو وہ گٹیا انسان۔ تمہیں دیکھ کر رہی پتا لگتا ہے کہ ایک نمبر کے غنڈے ہو۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری دوست کے ساتھ فلرٹ کرنے کی ہاں۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو کون ہو تم ؟(وہ غصے سے بولا)

میں انعم کی دوست ہوں۔انعم تو یاد ہو گی تمہیں ؟

کون انعم ؟(وہ نہ سمجھی سے بولا)

ہاں اب وہ کہا یاد ہو گی تمہیں۔تمہارا شوق جو پورا ہو گیا ہے۔۔۔(تصبیہا انتہائی غصے میں تھی)

www.novelsclubb.com

اب تم حد سے زیادہ بڑھ رہی ہو۔(اس نے آس پاس دیکھتے ہوئے کہا جہاں ڈاکٹرز اور دوسرے لوگ انھیں دیکھ رہے تھے۔)

میں حد سے بڑھ رہی ہوں؟ حد میں تو تم رہو اپنی اگر آہندہ تم نے انعم سے ملنے کی کوشش بھی کی تو تمہارا وہ حال کروں گی کہ تم زندگی بھر یاد رکھو گے۔(تصبیہا نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔)

(اس شخص کا غصے سے برا حال تھا کیونکہ وہ کوریڈور میں کھڑی سب کے سامنے بنا کسی کی پرواکیے زور سے بول رہی تھی۔اس کی دماغ کی رگیں نظر آنے لگیں۔اس کی آخری بات کے جواب میں بولا)

اب میں اس سے ملوں گا بھی اور۔۔۔۔۔(اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں غصے کی وجہ سے۔وہ آگے بڑھا اور تصبیہا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا اور جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی)

آ گئے نا اوقات پر۔تم جیسے گٹیا شخص سے اسی بات کی امید ہے۔

www.novelsclubb.com

بس ایک لفظ اور بولا تو بھول جاوں گا تم لڑکی ہو۔(اس کی برداشت جواب دے گئی وہ غصے سے ڈھاڑا)

(تصبیہا واقع ڈر گئی تھی مگر اگلے ہی پل وہ فورم میں آگئی اور بولی۔)

اللہ کا شکر ہے کہ وقت پر انعم کی عقل ڈھیکانے آگئی۔۔(تصبیہا نے نہایت نفرت بھری نظر سے اسے دیکھا)

ورنہ۔۔۔وہ دو قدم آگے آیا تو تصبیہا پیچھے ہو گئی۔(ان دونوں کو کرٹا دیکھ کر صاد وہاں پہنچا)

کیا ہو رہا یہاں۔۔۔اور آپ کون ہیں میڈم؟ یہ کیا طریقہ ہے کسی سے بات کرنے کا؟(صاد کو بھی غصہ آگیا کہ کوئی اس کہ دوست کی اس طرح سر عام بے عزتی کر دے۔)

ابھی یہاں سے نکلو ورنہ گارڈز کو بولا کر دھکے دیلواں۔(تصبیہا کچھ کہتی اس سے پہلے وہ بولا)

www.novelsclubb.com

جارہی ہوں مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہاری منحوس شکل دیکھنے کی۔۔۔ مگراب تم مجھے انعم کے قریب بھی دیکھے تو تمہارا کریر بننے سے پہلے ہی ختم کردوں گی مجھے ۔۔۔(تصبیہا غصے سے کہتی ہوئی مڑ گئی۔وہ تصبیہا کہ پیچھے بڑھا مگر صاد نے اسے روک لیا)

جانے دے،بعد میں دیکھ لیں گے۔(صاد نے اسے ٹھنڈا کرنے کے لیے کہا)

تصبیہا باہر جارہی جب اس نے انعم کو وہاں کھڑے کسی سے بات کرتے دیکھا۔۔)

www.novelsclubb.com

یہ یہاں کیا کررہی ہے ؟(وہ بڑبڑائی اور اس کی طرف بڑھ گئی۔۔)

تم یہاں کیا کررہی ہو؟اور یہ کون ہے ؟(اس نے انعم کے ساتھ کھڑے شخص کی طرف اشارہ کیا)

میں تو تمہیں دیکھنے آئی تھی کہ غصے میں کچھ الٹا سیدھا نہ کر دو کیوں کہ تم جب بھی غصے میں ہوتی ہو کچھ نا کچھ غلط کرتی ہو۔(انعم نے تفصیل سے جواب دیا۔)

ہو گیا۔۔۔؟ یہ کون ہے؟(تصبیہا چڑھ کر بولی۔ایک تو اندر اس کے لیے لڑ کر آرہی تھی اوپر سے وہ کہہ رہی ہے کہ ہمیشہ گڑبڑ کر دیتہ ہو۔۔حد ہے ویسے)

یہ۔۔یہ۔۔حمزہ ہیں۔۔۔۔(انعم نے جیسے اس کے سر پر بم پھوڑا)

کیا۔۔یہ وہ حمزہ ہے۔۔۔(اس نے تصدیق چاہی)

ہاں۔(انعم اس کے (وہ) کا مطلب مجھ گئی تھی)

تو پھر وہ کون تھا۔۔۔۔(تصبیہا ایک دم پریشان ہو گئی)

کون؟(انعم نے پوچھا۔مگر وہ تو گمسم سی ہو گئی تھی)

www.novelsclubb.com

آپ ٹھیک ہیں؟(حمزہ نے پوچھا، جس کے چہرے سے ہی شیطانیت صاف ظاہر تھی ۔۔تصبیہا نے پہلے انعم کو دیکھا پھر حمزہ کو اور ایک رک کہ تھپڑ حمزہ کہ منہ پر دیا۔

(حمزہ منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہا تھا اور ساتھ انعم بھی حیران تھی کہ یہ اس نے کیا کر دیا۔۔تصبیہا نے انعم کا ہاتھ پکڑا اور باہر نکل گئی۔۔۔۔)

یہ کیا کیا تم نے ؟اسے تھپڑ مارنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔(انعم نے گاڑی چلاتے ہوئے تصبیہا سے پوچھا)

اس گدھے کی وجہ سے میں نے کسی اور کی انسلٹ کر دی یارررررر۔

واٹ ؟؟؟؟؟کس کی ؟

مجھے کیا پتا وہ کون تھا۔مجھے لگا وہ حمزہ ہے۔تو میں نے۔۔۔۔۔

تو تم نے اس کی پینٹنگ بنا دی۔۔۔۔(یہ ان کا کوڈ ورڈ تھا جب بھی تصبیہا کسی کو ڈانٹی تھی تو وہ لوگ یہی کہتیں تھیں)

www.novelsclubb.com

ارے اس نرس نے کہا تھا کہ وہاں کھڑے ہیں ڈاکٹر حمزہ۔۔۔۔۔(اس نے نرس کی ایکٹنگ کر کے بتایا)

تو اللہ کی بندی اس سے پہلے پوچھ تو لیتی کہ وہ حمزہ ہے بھی کہ نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ اس ٹائم وہاں کھڑا ہو پھر چلا گیا ہو۔۔۔(انعم نے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا)

اب تو ہو گیا جو ہونا تھا۔ ویسے بھی وہ بہت ہی بدتمیز تھا۔ طبیعت ٹھیک کر دی اس کی۔(تصبیہا کی آنکھوں کہ سامنے اس کا غصے والا چہرا آگیا تو وہ مسکرائی)

بہت غلط بات ہے یہ تصبیہا۔ تمہیں اس سے معافی مانگنی چاہیے۔۔۔

اللہ نے زندگی دی اور وہ کبھی مل گیا تو مانگ لوگی اس سے معافی۔ ٹھیک ہے۔۔۔(تصبیہا نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا)

تو کبھی نہیں سدھرے گی۔۔۔(انعم نے مسکراتے ہوئے کہا)

www.novelsclubb.com

دن، مہینے، سال ہوں کیا جو بدل جاوں۔۔۔

\---

\-------------------------------------

کچھ ہی دنوں میں انعم کی شادی اس کے کزن سے ہو گئی۔ وہ بہت خوش تھی۔ وہ ساری فرینڈز انعم سے شادی کی ٹریٹ لینے کے لیے تھیں۔۔۔

خوشی چیک کریں آپ بس اس کی۔۔۔(یہ حرا تھی جو انعم کو خوش دیکھ کر تصبیہا سے بولی)

ماشااللہ۔۔۔۔(تصبیہا نے محبت سے اپنی دوست کو دیکھ کر کہا تو انعم اس کے گلے لگ گئی۔)

شکریہ بہت بہت۔ اگر تم مجھے اس وقت گائیڈ نہ کرتیں تو آج میں اتنی خوش نا ہوتی ،اتنا اچھا جیون ساتھی نہ ملا ہوتا۔۔۔(انعم نے تصبیہا کہ ہاتھ پکڑ کر کہا تو وہ بولی)

www.novelsclubb.com

چل پگلی رولائے گی کیا۔۔۔(تصبیہا نے فل ڈرامائی انداز میں کہا تو وہ سب ہنسنے لگیں۔)

چلو بہت دیر ہو رہی ہے امی سے کٹ نہلگ جائے۔(یہ حیرا تھی جو اپنی امی کہ ڈر سے بولی)

ہاں دیر تو ہو رہی ہے چلو چلتے ہیں۔۔۔(تصبیہا نے اس کی تائید کی)

وہ سب ساتھ ہوٹل سے نکلے۔گاڑی روڈ کروس کر کہ پارک کی تھی۔وہ لوگ روڈ کروس کرنے لگے کہ تصبیہا کہ موبائل پر کال آنے لگی۔اس نے نام دیکھنے کہ لیے موبائل دیکھا اتنے میں باقی سب آگے نکل گئیں۔ایک کار بہت تیز رفتار میں آ رہی تھی اور اس نے تصبیہا کو ٹکر ماری اور وہ کچھ دور جا کر گری۔)

www.novelsclubb.com

تصبیہا۔۔۔۔(اس سب کی چیخیں نکل گئی۔وہ کار والا بھلا اس کے وہ روک اسے ہستپتال لے کر جاتا،وہ کار کو بگا لے گیا۔)

(وہ سب تصبیہا کہ پاس بھاگتی ہوئی آیئں۔تصبیہا کہ سر سے خون بہہ رہا تھا۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔خون کافی بہہ چکا تھا اس کا۔وہ سب اسے لے کر ہوسپیٹل پہنچے تو اس کو اوپریشن کے لیے لے گئے۔)

اوپریشن کی تیاریاں مکمل ہونے کہ بعد ڈاکٹر نے اس کا اوپریشن شروع کیا تو اس کی شکل دیکھ کر ٹھٹک گیا۔دل تو کیا کہ اسے اس حالت میں ہی رہنے دے۔کچھ دیر گزری تو ایک نرس بولی۔)

ڈاکٹر۔۔۔۔۔(نرس کی آواز پر وہ حقیقت کی دنیا میں واپس آیا۔۔اگر وہ ڈاکٹر نہیں ہوتا تو اسے اس حالت میں ہی مرنے دیتا۔۔مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ گھنٹوں کے بعد تصبیہا کو روم میں شفٹ کر دیا گیا۔۔ سر پر اس کے پٹی بندھی تھی۔اس کا کافی خون بہہ گیا تھا جس کی وجہ سے اسے خون چڑھ رہا تھا۔اس کے گھر والے،دوست سب وہاں موجود تھے۔اسے اس حالت میں دیکھ کر اسکے ابو کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔اکلوتی بیٹی کو اس حال میں دیکھ کر آنسو تو آنے ہی تھے۔دو گھنٹے کے بعد اسے ہوش آگیا۔)

(تصبیہا جلدی ریکور کر رہی تھی۔آج اس کو ڈاکٹر اسے دیکھنے آئے تو اس نے نرس کو انجیکشن لگانے کو کہا۔جس پر تصبیہا نے صاف انکار کر دیا۔)

نہیں میں نہیں لگاؤ گی انجیکشن۔۔۔۔(تصبیہا نے نفی میں گردن ہلائی)

دیکھئے یہ آپ کی ہی بہتری کے لیے ہے۔۔۔(ڈاکٹر نے آرام سے اسے سمجھایا)

آپ مجھے ٹیبلیٹس دے دیں میں وہ کھالوں گی مگر انجیکشن نہیں۔۔(وہ کسی صورت انجیکشن لگوانے کے لیے راضی نہیں تھی۔)

مگر۔۔۔(وہ کچھ بولتا اس سے پہلے وہ بولی۔)

www.novelsclubb.com

اگر مگر کچھ نہیں۔۔۔۔(تصبیہا نے آخری فیصلہ سنایا)

(وہ ڈاکٹر کچھ اور کہتا کہ دروازا کھول کر وہ اندر آیا۔سب نے دروازے کی طرف دیکھا۔تصبیہا حیران پریشان اسے دیکھ رہی تھی۔)

یہ تو وہ ہی ہے۔۔یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟(تصبیہا نے دل میں سوچا وہ اسے پہچان چکی تھی۔وہ وہی تھا جس کی بے عزتی اس نے کچھ دن پہلے کی تھی۔)

کیا شور ہو رہا ہے؟(وہ غصے سے بولا)

ڈاکٹر یہ انجیکشن لگوانے کو راضی نہیں ہیں۔(اس ڈاکٹر نے اسے بتایا)

(اس نے غصے سے تصبیہا کی طرف دیکھا اور اسے گھورنے لگا۔اتنے میں تصبیہا کے بابا بولے)

www.novelsclubb.com

بیٹا لگ والو کچھ نہیں ہوتا۔

انجیکشن مجھے دیں۔۔۔(اس نے ڈاکٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر گھور وہ ابھی بھی تصبیہا کو ہی رہا تھا۔۔)

(تصبیہا نے نفی میں سر ہلایا۔ کیونکہ جس طرح وہ دیکھ رہا تھا۔ تصبیہا کو وہ بہت غصے میں لگا تھا۔۔۔)

بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(اس کے بابا بولے تو تصبیہا جھٹ بولی)

اپ میرے بابا ہیں یا اس کے۔ میں نے نہیں لگوانا (تصبیہا نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔)

آپ سب باہر جایں۔۔۔۔(اس نے تصبیہا کے بابا، ڈاکٹر اور نرس سے کہا تو وہ لوگ باہر چلے گئے تو تصبیہا نے اپنے بابا سے کہا)

بابا نہیں آپ تو نہیں جاہیں۔۔۔۔(وہ ڈر کر بولی)

میں باہر ہی ہوں بیٹا۔۔(انھوں نے پیار سے سمجھایا اور باہر چلے گئے۔ تو تصبیہا نے اسے دیکھا جو ابھی بھی نہایت غصے سے اسے دیکھ رہا تھا)

کیا تماشا لگا ہوا ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے تمہارا شوق ہی یہ ہے۔۔۔(اس نے غصے سے کہا اور تصبیہا کا ہاتھ پکڑا)

www.novelsclubb.com

نہیں پلز نہیں ں ں ںہہہہہ نننن (وہ منارتی رہی اور اس نے انجیکشن اس کے ہاتھ میں لگا دیا۔ مگر اس نے انجیکشن اتنی زور سے لگایا تھا کہ وہ درد سے چلا اٹھی ۔اس نے ایک جھٹکے سے تصبیہا کا ہاتھ جھٹکا۔ تصبیہا کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔)

(تصبیہا کو اس حالت میں دیکھ کر اسے کتنی خوشی ہو رہی تھی کوئی اس سے پوچھتا۔ چند سیکنڈ وہ اسے دیکھتا رہا پھر مسکرا کر باہر نکل گیا)

(تصبیہا اپنا ہاتھ سہلاتی رہی اور غصے سے دروازے کو گھورنے لگی جہاں سے وہ ابھی گیا تھا)

---

www.novelsclubb.com

(وہ اپنے کیبن میں بیٹھا کسی فائل کا مطالہ کر رہا تھا جب سعد اندر آیا)

ہاں بھائی کیا حال ہیں تیرے۔۔۔(سعد سامنے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا اور اس سے بولا)

بلکل ٹھیک، مجھے کیا ہوا ہے؟(وہ مسکرا کر بولا تو سعد جھٹکے سے اٹھا اور اس کی طرف آیا اور بولا)

یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔تو مسکرایا۔جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کچھ دنوں سے تیری مسکراہٹ کہیں غایب تھی، جب سے وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔(وہ آگے بولتے ہوئے روکا)آج کیا ہوا ہے؟(سعد حیرت ست بولا)

ہمممم اسی لڑکی کو تھووووووڑی سی تکلیف دے کر آرہا ہوں۔(وہ تصور میں تصبیہا کی شکل یاد کر کہ مسکرا کر بولا)

ہیں، کب، کہا، کیسے؟ جلدی بتا۔(سعد دلچسپی سے بولا تو اس نے سب بتا دیا)

وا میرے شیر یہ ہوئی نہ بات۔۔۔(سعد نے اس نے کھندھے تھپتھپایا۔)

(یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔(اس نے دل میں سوچا۔۔۔کہ دروازے پر دستک ہوئی تو وہ سوچوں سے باہر آیا۔ایک نرس اندر آئی اور بولی)

ڈاکٹر موصب ساری تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اوپریشن کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔۔۔(موصب آرام سے بولا اور باہر نکل گیا)

(آج تصبیہا کو دیسچارج ہونا تھا۔اس کے بابا ڈاکٹر موصب کے کیبن میں بیٹھے تھے
)۔

انکل آپ فکر نہیں کریں وہ بلکل ٹھیک ہیں۔آپ انھیں لے جا سکتے ہیں

۔(موصب آرام سے انھیں سمجھا رہا تھا۔ایک اچھے ڈاکٹر کی طرح۔وہ سب سے
بہت ہی نرم لہجے میں بات کرتا تھا۔اس وقت بھی وہ تصبیہا کے بابا سے بہت تمیز
سے بات کر رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تصبیہا کے والد ہیں۔)

۔

کیا حال ہے ؟(انعم اور حرا تصبیہا کو دیکھنے اس کے گھر آ ہیں تھیں۔۔۔)

مجھے کیا ہوا ہے ؟(تصبیہا نے الٹا ان سے سوال کیا)

لو بھئی اور سنو اس کی باتیں۔وہ جو ایک ہفتہ ہو سپیٹل میں رہ کر آئی ہو وہ کیا تھا پھر ۔۔۔(حرا بولی)

نام مت لے اس ہو سپیٹل کا،وہ منحوس یاد آجاتا ہے۔اتنی زور سے انجیکشن لگایا تھا ۔۔۔(وہ رونی شکل بنا کر غصے سے بولی)

کون منحوس؟(وہ ہم آواز بولیں)

ارے وہ ہی جیسے حمزہ سمجھ کر اس کی پینٹنگ بنائی تھی۔(تصبیہا نے آہستہ آواز میں کہا)

www.novelsclubb.com

اووو تو بیٹا بدلہ لیا ہے اس نے تجھ سے۔۔۔(حرا نے ہستے ہوئے کہا)

چھوڑو اس کو کچھ اور بات کرتے ہیں۔(تصبیہا نے برا سا منہ بنا کر کہا)

اچھا یہ بتا علی بھائی کیسے ہیں؟ وہ آئے تھے تجھے دیکھنے؟ (انعم نے تسبیہا کہ منگیتر کے بارے میں پوچھا)

ہاں ان کہ گھر والے آئے تھے۔ (تصبیہا نے بتایا)

علی بھائی نہیں آئے۔ کیوں۔۔ (حرا صدمے سے بولی)

مجھے کیا پتا کیوں نہیں آئے۔۔ (تصبیہا نے اکتاتے ہوئے کہا)

تو بھی عجیب ہے۔ آج کل لوگ اپنے منگیتر کہ ساتھ ساری ساری رات باتیں کرتیں ہیں، گھومتے پھرت ہیں، اور ایک یہ ہے جو گھومنا تو چھوڑ و موبائل پر بات تک نہیں کرتی۔ (انعم نے اس کا مزاق اڑاتے ہوئے کہا)

ہماری شریعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میں ایک نامحرم سے راتوں کو چھوپ کر فون پر باتیں کرو یا گھوموں پھرو۔۔ منگی ہی ہوئی ہے لیکن وہ ابھی بھی میرے لیے نامحرم ہی ہے۔ ہمارے معاشرے میں منگنی کا نام ڈھنگنی ہونا چاہیے

کیونکہ منگنی کے بعد لڑکی کہ ڈھنگ دیکھے جاتے ہیں، پسند نہیں آئے تو توڑ دی منگنی۔

اور ہم لڑکیاں صرف منگنی ہی ہو جانے پر ہی کیا کچھ کر جاتی ہیں۔۔۔ارے کس بات کی جلدی ہے کیا نکاح کہ بعد نہیں ہو سکتا یہ سب۔ مگر نہیں ہم تو ہیں ہی جلد باز قوم۔۔۔(تصبیہا نے آرام سے جواب دیا)

تصبیہا کہ ہوسپیٹل سے واپس آنے کہ ایک ہفتے بعد موصب نے تصبیہا کہ والد کو راستے میں کھڑا دیکھا تو گاڑی ان کہ پاس روک دی۔۔۔

www.novelsclubb.com

انکل آپ یہاں ؟سب خیریت ہے ؟(موصب گاڑی سے اتر کر ان کہ پاس آیا)

کسی سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔(وہ مسرا کر بولے)

تو چلیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔(موصب نے اپنی خدمات پیش کیں، وہ ایسا ہی تھا ہر کسی کی مدد کرنے میں آگے رہتا تھا)

ارے نہیں بیٹا میں چلا جاوں گا۔۔(انھوں نے اسے پیار سے سمجھایا)

بیٹا بھی کہہ رہے ہیں اور منا بھی کر رہے ہیں۔ چلیں بیٹھیں جلدی۔۔۔(موصب نے روب سے کہا تو وہ مسکرا کر بیٹھ گئے)

(گاڑی میں بیٹھ کر تھوڑی ادھر ادھر کی باتوں کہ بعد وہ بولا)

کوئی خاص کام تھا آپ کو جو آپ اتنی گرمی میں گھر سے نکلے؟

ہاں وہ تصبیہا کہ سسرال گیا تھا۔۔۔(انھوں نے بتایا تو وہ چونکا)

اس کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔(موصب نے دل میں سوچا)

www.novelsclubb.com

اچھا مبارک ہوں۔کب ہے شادی؟۔(منہ پر زبردستی مسکراہٹ لا کر بولا)

ایسی مہینے ہے۔بس تیاریاں ہی چل رہی ہیں۔(انھوں سے سکون سے بتایا)

تم آو گے نا؟

آپ بولا یں اور میں نا آوں ایسا ہو سکتا ہے، میں ضرور آوں گا،اور کوئی کام ہو تو مجھے ضرور بتاہیے گا۔

(اور موصب نے باتوں باتوں میں لڑکے کی ساری انفورمیشن بھی لے لی۔)

دو دن کہ اندر اندر موصب نے علی کہ بارے میں پتا کر لیا۔اس کا دماغ میں جو چل رہا تھا وہ واقع ریسکی تھا مگر اسے کہا پروا تھی۔

----

www.novelsclubb.com

(تصبیہا مایوں کا ڈریس پہنے ہوئے تھی۔پیلے رنگ کی لمبی فراک جس پر سیلور رنگ کا کام ہوا تھا۔لمبے بالوں کی چوٹیا بنائے ان میں پھول لپیٹے ہوئے تھے اور

پھولوں کی ہی جیولری پہنے ہوئے ہلکا سا میکپ کیے، سر پر ڈوپٹا لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔)

ماشااللہ۔۔۔(تصبیہا کی امی بولیں جو کہ اسے ہی دیکھنے آ ہیں تھی کہ وہ تیار ہوئی یا نہیں اور دروازہ کھولتے ہی ان کی نظر جب تصبیہا پر پڑی تو وہ بے اختیار بول اٹھیں ۔)

کیسی لگ رہی ہو؟

(تصبیہا نے مسکرا کر پوچھا۔)

بہت پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی۔۔۔ نظر نا لگ جائے۔(انھوں نے پیار سے کہا)

ماں کی نظر کیسے لگ سکتی ہے۔۔۔(تصبیہا ان کے قریب آئی اور ان کے ہاتھ پکڑ کر چومے)

ماں کی نظر نہیں لگ سکتی مگر پیار کی لگ جاتی ہے۔اللہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

(وہ دونوں باتیں ہی کر رہی تھیں جب حرا اندر آئی اور بولی)

www.novelsclubb.com

انٹی علی بھائی کی امی اور ابو آئے ہیں۔۔(اس نے آکر بتایا)

اتنی جلدی؟(تصبیہا بولی)

ہاں اتنی جلدی اور یہاں کیوں حال میں کیوں نہیں گئے۔(تصبیہا کی امی فکر مندی سے بولیں۔)

انٹی بس وہ دونوں ہی آئے ہیں۔(حرا بھی فکر مند نظر آرہی تھی)

چلو دیکھتے ہیں، تم آرام سے بیٹھو۔(وہ تصبیہا کو کہتی ہوئی باہر چلی گیئں حرا وہی تصبیہا کے پاس ہی روک گئی)

(وہ باہر آہیں تو وہ دونوں حبیب صاحب سے باتیں کررہے تھے۔موصب بھی وہی موجود تھا۔وہ سیدھی ان لوگوں کی طرف آہیئں۔)

www.novelsclubb.com

کیاہو سب خیریت تو ہے۔۔۔(حبیب صاحب نے فکر مندی سے پوچھا تو وہ لوگ ہچکچا کر بولے)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ۔۔وہ بھائی صاحب دراصل بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔ علی نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔۔۔اس کا کہنا ہے کہ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے۔اور اگر ہم نے اس کی بات نہ مانی تو وہ خودکشی کر لے گا۔ کل رات کو اس کا فون آیا تھا۔وہ کل رات سے گھر نہیں آیا۔۔۔۔۔بھائی صاحب میرا ایک ہی بیٹا ہے اور مجھے وہ بہت عزیز ہے۔اس کی خوشی میرے لیے بہت اہم ہے۔

(علی کی امی روتے ہوئے بولیں۔)

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ اگر اسے نہیں پسند تھا تو پہلے کیوں نہیں بولا اس نے ۔آخری وقت میں جب سارے مہمان موجود ہیں۔آپ رشتے سے انکار کر رہی ہیں۔آپ اس کا مطلب بھی سمجھتی ہیں۔

(حبیب صاحب غصے سے بولے۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر دیں)

(مجھے اس بات کا اندازہ ہے مگر ہم مجبور ہیں بھائی صاحب۔(وہ ندامت سے بولے اور وہاں سے چلے گئے)

www.novelsclubb.com

(حبیب صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے ان کا دماغ معاوف ہو چکا تھا۔موصب چوپ چاپ سب دیکھ رہا تھا۔تسبیہا کی امی رونے لگیں۔دو تین عورتیں انھیں چوپ کروانے لگیں۔)

ناجانے تصبیہا کہ نصیب میں کیا لکھا ہے۔پہلے منگنی ٹوٹ گئی تھی۔اب این شادی کہ وقت انکار ہو گیا۔۔۔کیا ہو گا میری بچی کا۔(وہ رورہی تھیں۔)

(موصب حبیب صاحب کہ پاس آیا اور ان سے بولا)

انکل مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے،پلیز میرے ساتھ آ ہیے۔(وہ انھیں لے کر باہر آگیا اور بولا)

مجھے معاف کر دیجیے گا اگر میری بات بری لگے تو۔۔۔(وہ روکا تو حبیب صاحب بولے)

کیا کہنا چاہتے ہو کہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں تصبیہا سے نکاح کرنا چاہتا ہوا بھی اور اسی وقت، اگر آپکو کوئی اعتراض نہ ہو تو ۔۔۔۔(موصب ان کی بلکل اعتماد سے بولا)

(کچھ دیر تو حبیب صاحب اس کا منہ دیکھتے رہے۔انھیں خاموش دیکھ کر موصب بولا)

انکل کچھ تو بولیں۔

تم ایموشنل ہو رہے ہو بیٹا، یہ ممکن نہیں ہے۔(انھوں نے منا کیا)

کیوں ممکن نہیں ہے۔۔۔(وہ بزید تھا)

بیٹا ایسے معاملے جلد بازی میں نہیں ہوتے۔تمہارے اور ہمارے اسٹیٹس میں بہت بڑا گیپ ہے جو کبھی نہیں پھر سکتا۔(انھوں نے موصب کو سمجھانے کی کوشش کی)

یہ بات میں آپ سے کرنے والا تھا مگر پھر پتا چلا کہ آپ نے اس کی شادی تے کر دی ہے اس لیے چپ ہو گیا۔(وہ بھی اپنی بات پر قائم تھا۔

www.novelsclubb.com

پلیز۔۔۔آپ کو مجھ سے کبھی کوئی شکایت نہیں ہو گی۔۔۔۔(بہت زید کرنے پر وہ راضی ہو گئے)

آپ نکاح کی تیاری کریں میں موم،ڈیڈ کو بلواتا ہوں۔(فتح کے اثار اس کے چہرے سے واضع تھے۔)

(موصب نے اپنے ڈیڈ کو کال کر کے سب کچھ بتا دیا۔ایک گھنٹے میں اس کے گھر والے تصبیہا کہ گھر پہنچے۔حبیب صاحب سے ملاقات کے بعد انھیں وہ لوگ بہت پسند آئے۔)

(حبیب صاحب تصبیہا کہ پاس آئے تو وہ ان کہ گلے لگ گئی۔۔۔۔)

نہیں بیٹا دل چھوٹا نہیں کرتے،اللہ بہت مہربان ہے۔وہ کبھی اپنے بندے کو تنہا نہیں چھوڑتا۔(انھوں نے تصبیہا کا سر سہلاتے ہوئے کہا)

آپ پریشان مت ہوئیں بابا،میں بلکل ٹھیک ہوں۔بس اپ پریشان نا ہوں۔(تصبیہا ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی)

www.novelsclubb.com

بیٹا میں نے تمہارا نکاح تے کیا ہے آج ہی ہو گا، تمہاری کیا رائے ہے۔(انہوں نے ایک عاس سے پوچھا)

میں یہ نہیں پوچھوں گی کہ کون ہے وہ، کیونکہ ماں باپ کبھی اپنے بچوں کے لیے برا نہیں کرتے۔۔۔(وہ بول رہی تھی جب وہ بولے)

علی سے رشتہ بھی میں نے ہی تے کیا تھا۔۔(وہ شرمندہ ہو کر بولے تو وہ بولی)

بعض اوقات فیصلے غلط ہو جاتے ہیں،اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ماں باپ کی نیت غلط تھی۔آپ کو بھی تو نہیں پتا تھا کہ وہ ایسا نکلے گا۔(تصبیہا نے بہت نرم لہجے میں انھیں سمجھایا)

وہ لوگ آج نکاح اور رخصتی بھی چاہتے ہیں۔۔۔۔(حبیب صاحب نے اس کہ چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،)

مگر۔۔۔۔(وہ کچھ بولتی مگر اپنے باپ کی عزت کا خیال آیا تو بولی)

آپ کو کوئی اعتراض؟(اس نے الٹا ان سے سوال کیا)

نہیں، وہ بہت اچھا۔نیک بچہ ہے۔(وہ بہت پیار سے بولے)

جیسے آپ کی مرضی بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔(وہ آرام سے بولی،ان کی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی)

تصبیہا کہ سائن کروانے کہ بعد مولوی صاحب موصب سے پوچھ رہے تھے۔کیا آپ کو قبول ہے؟

www.novelsclubb.com

میں نے تم جیسا گھٹیا انسان اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔۔(تصبیہا کی آواز اس کے دماغ میں گونج رہی تھی۔)

قبول ہے۔۔۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے؟

آج کے بعد اپنی شکل مت دیکھنا ورنہ۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے؟

پتا نہیں کیا دیکھ کر انعم نے تمہیں پسند کیا ہے۔۔۔۔۔

(موصب نے دانت پیچ کر کہا)

قبول ہے۔۔۔۔(اور اس نے سائن کر دیے۔)

نکاح کہ بعد رخصتی ہوئی، تصبیہا وہی پیلے جوڑے میں تھی۔

www.novelsclubb.com

--

تصبیہا کو موصب کہ کمرے میں لایا گیا۔وہ بہت خوبصورت اور بڑا کمرا تھا۔وہاں کی ہر چیز قیمتی تھی جس کا دیکھتے ہی اندازہ ہو رہا تھا۔تصبیہا کمرے دیکھ رہی تھی جب موصب اندر آیا۔تصبیہا نے دروازے کی طرف دیکھا تو موصب کو دیکھ کر اس کی آنکھیں کھول گئیں۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا نکاح اس شخص سے ہوا ہے۔۔۔۔۔(

تم۔۔۔۔۔(وہ صدمے سے بولی)

(موصب دروازہ بند کر کہ آیا اور بیڈ کہ کنارے پر کھڑا ہو کر بولا۔)

ہاں میں۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔۔دولہا پسند نہیں آیا۔۔(وہ کہہ کر مسکرایا،تصبیہا کچھ نہیں بولی بس اسے دیکھتی رہی۔)

www.novelsclubb.com

کیا سوچ رہی ہو۔آج کچھ بولو گی نہیں،اس دن تو بہت بول رہیں تھیں۔(موصب کا لہجہ کاٹدار تھا جیسے تصبیہا نے صاف محسوس کیا)

وہ سب میں غلطی سے آپ کو کہہ گئی تھی۔میں سمجھی تھی کہ آپ حمزہ ہیں۔ایم سوری۔(اس نے صفائی دینی ضروری سمجھی تو بولی۔)

تم معافی کیوں مانگ رہی ہو۔(موصب دو قدم بڑھا کر اس کی طرف آیا اور اس کی آنکھوں میں جھنکتے ہوئے بولا)

نہیں میری غلطی تھی مجھے پہلے کنفورم کرنا چاہیے تھا۔(تصبیہا شرمندہ تھی)

وہ غلطی نہیں تھی گناہ تھا،جس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی۔۔(موصب نے اس کا بازو اتنی زور سے پکڑا کہ تصبیہا کو محسوس ہوا کہ اس کی انگلیاں اس کے ہاتھ میں پیوست نا ہو جاہیں۔وہ غراتے ہوئے بولا)

چھوڑو مجھے۔(وہ درد سے چلائی۔مگر اس پر کوئی اسر نہیں ہوا)

www.novelsclubb.com

کیا مطلب ہے تمہارا اور اور۔۔۔یہ سب کیا ہے چھوڑو مجھے ے ے ے(وہ اپنے آپ کو چھوڑوانے لگی)

(موسب نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا تو وہ بیڈ پر جا گری)

مطلب یہ ہے کہ تمہاری شادی میں نے تڑوائی ہے۔ علی کسی کو پسند نہیں کرتا تھا اسے میں نے کڈنیپ کروایا تھا، دو دن اپنے پاس اس کی خدمت کی پھر جا کہ وہ بولنے پر راضی ہوا تھا اور اس نے اپنے گھر فون کر کہ وہ سب بولا تھا۔ (موصب نے ایک ایک لفظ چبہ کر بولا)

(تصبیہا اسے بے یقینی سے دیکھتی رہی پھر بولی) مگر کیوں؟ میں نے ایسا کیا ہے؟

کیا کیا ہے۔ یہ تم پوچھ رہی ہو۔۔ ہاں میری اتنی بے عزتی، میرے ہی ہوسپتل میں اتنے لوگوں کے سامنے کرنے کہ بعد تم پوچھ رہی ہو میں نے کیا کیا ہے۔۔۔

میں نے کہا تو ہے کہ وہ سب انجانے میں ہوا تھا میں نے۔،۔۔۔ (تصبیہا بول رہی تھی کہ اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا)'

www.novelsclubb.com

اینف۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے بولو گی سوری اور میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ تمہیں یہاں لایا ہی اسی لیے ہوں کہ دور رہ کر تو تم سے بدلہ نہیں لے سکتا تھا۔ اسی لیے میں نے یہ پلین بنایا تھا۔ علی کہ بارے پتا لگوایا پھر اسے اٹھوایا اتنا سب میں نے

تمہارا سوری سننے کہ لیے نہیں کیا ہے۔(وہ غصے سے بولا اس کی انکھیں سرخ تھیں دماغ کی نسیں ابھری ہوئی تھیں مگر تصبیہا نے کوئی نا لیتے ہوئے کہا)

تم سایکو تو نہیں ہو۔۔۔ مطلب ایسا کون کون کرتا ہے اتنی سی بات پر تم نے یہ سب کیا۔۔۔(وہ بھی غصے سے بولی اور زور سے بولی)

آواز ہلکی رک کر بات کرو ورنہ (موصب نے غرا کرا سے بولا اور اس کا ہاتھ پکڑا تو اس بار تصبیہا نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھڑوایا اور زور سے ہی بولی)

ورنہ۔۔۔ورنہ کیا،،ہاں۔۔ کیا کرو گے۔ ہمم تم سمجھتے ہو کہ مجھ سے شادی کر کہ مجھے ٹورچر کرو گے اور میں چوپ چاپ سب کچھ برداشت کرلوں گی۔۔۔۔ سوچ ہے تمہاری۔۔(وہ کہہ کر طنزیہ مسکرائی)

پرندہ جب قید ہوتا ہے نا تو تھوڑا پھڑ پھڑاتا ضرور ہے، بولو جو بولنا ہے۔۔۔(موصب کہہ کر سامنے صوفے پر گرنے کہ انداز میں بیٹھا تھا)

www.novelsclubb.com

یعنی تم مجھے قید کرو گے۔۔۔ تصبیہا تو۔۔۔۔ تم مجھے جانتے نہیں ہو کہ میں ہو کیا چیز ۔تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں یہاں ایک منٹ بھی اور روکوں گی۔۔۔(وہ کہہ کر آگے بڑھی تو موصب اس کے آگے آگیا اور بولا)

کیا کہو گی اپنے بابا سے کہ کیوں واپس آگئیں تم۔۔ ہمم (انکھوں میں شیطانیت لیے وہ بولا)

(تصبیہا کچھ بولی نہیں بس اسے گھورتی رہی)

کچھ گھنٹے پہلے ایک لڑکے نے تم سے شادی سے انکار کر دیا اور جس سے شادی ہوئی وہاں سے بھی کچھ ہی گھنٹوں میں واپس آگئیں وہ بھی طلاق لے کر پھر کیا کریں گے بچارے تمہارے ماں باپ۔۔۔ چچچچ اور مجھ سے کسی نے کچھ پوچھا تو میں تو صاف کہہ دوں گا کہ تمہارا کردار اچھا نہیں تھا تم۔۔۔۔۔(وہ اگے کچھ بولتا کہ تصبیہا غصے سے چیخی)

مؤصب۔۔۔ تم اتنے گر سکتے ہو۔

www.novelsclubb.com

کیا موصب ہمم۔۔۔جب یہ سب تمہارے ماں باپ کو پتا چلے گا کہ تمہارا افیر کسی کہ ساتھ ہے اور شادی کی رات تم اس سے ملتے ہوئے پکڑی گئی ہو

تووووو۔۔۔۔(فل ڈرامائی انداز میں وہ بولا)

میں تمہارے موم ڈیڈ کو بتاتی ہوں کہ تم۔۔۔۔(اس کہ خیالات سن کر وہ واقع ڈر گئی تھی۔کیا ہوتا اگر ابھی وہ شور مچا کر سب کو جھوٹی کہانی بتا دے۔)

شوق سے بتاو مگر اس سے پہلے اپنا دماغ استعمال کرو کیا وہ تمہارا یقین کریں گے؟ تم یہاں میری وجہ سے ہو، اگر میں ہی کہہ دو کہ۔۔۔۔۔پھر دھکے مار کہ نکال دیں گے تمہیں۔۔۔(سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ اس سامنے کھڑا تھا، تصبیہا کا دل کیا کہ اس کہ لمبے بال پکڑ کر دیوار میں مار دے۔۔۔۔غصے سے مٹھیاں بیھنج لیں)

(تصبیہا کہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔۔اس کی بکواس سنے بغیر یہ چلی بھی گئی اور اس نے آگے سے اس کے کریکٹر کہ بارے میں الٹا سیدھا بول دیا تو وہ کیسے اپنی صفائی دے گی۔اس کا دماغ معاوف ہو رہا تھا۔اس کی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔)

(موصب چپ چاپ اس کہ چہرے کہ اتار چڑھاو دیکھ رہا تھا۔غصے نے اس کے چہرے پر لالی بیکھیر دی تھی، پیلے رنگ اس کی رنگت کو اور نکھار رہا تھا۔)

بہتغلط کر رہے ہو تم۔اس کا انجام بہت برا ہو گا۔تصبہیا دوستی نبھائے یا نا نیبھائے مگر دشمنی بہت اچھی نیبھاتی ہے۔۔۔(وہ آگے بڑھنے لگی جبھی موصب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر قریب کیا اور اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا)

بسٹ اوف لک بیبی۔۔۔(تصبیہا نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور واش روم چلی گئی۔)

دس منٹ کے بعد جب وہ واپس آئی تو وہ بلیک ٹروزر میں ٹی شرٹ پہنے پورے بستر پر لیٹا تھا۔تصبیہا نے گھورا اور صوفے کی طرف بڑھ گئی۔موصب اسے ہی دیکھ رہا تھا،اسے صوفے پر لیٹا دیکھ کر وہ بولا)

www.novelsclubb.com

اچھی بات ہے انسان کو اپنی اوقات کا پتا ہونا چاہیے۔۔۔۔

(وہ کچھ بولی نہیں چوپ چاپ لیٹ گئی۔ موصب نے لاہٹ اوف کر دی۔ لائٹ کہ بند ہوتے ہی اسکی آنکھ سے آنسو نکل گئے جنھیں وہ کب سے روکے ہوئے تھی۔۔ یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔)

ساری رات آنکھوں میں گزار دی اس نے فجر کی آزان کی اواز آئی تو وہ اٹھی اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگئ۔ دعا کے لیے جب ہاتھ اٹھائے تو آنسو خود باخود نکلنے لگے ۔)

میں کیا کرو میرے اللہ مجھے راستہ دیکھا، کچھ سمجھ نہیں آرہا، ہر راستے پر اندھیرا ہے ۔ کوئی روشنی کی کرن تک نظر نہیں آرہی۔ (وہ روتے روتے سجدے میں ہی گر گئ ۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر بولی)

آپ نے اسے میرا نصیب بنایا ہے نا تو میں آپ کی رضا میں راضی ہوں کیونکہ آپ نے ہی تو فرمایا کہ

ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے۔ ہو گا وہی جو میری چاہت ہے ۔ مگر تو اپنی چاہت کو بھی قربان کر دے گا اس پہ جو میری چاہت ہے تو میں تجھے وہ بھی عطا کر دوں گا جو تیری چاہت ہے۔

تو بس میں آپ کی رضا پر قربان کرتی ہوں سب کچھ سب مجھے ساب ت قدم رکھنا میرے رب۔۔۔۔۔

(دعا کہ بعد وہ اٹھی۔اب اسے کوئی فکر، کوئی غم نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے رب کی مرضی پر راضی تھی اور جب بندہ اپنے رب کی کی رضا میں راضہ ہوتا ہے تو وہ پر سکون ہو جاتا ہے۔اسے کوئی غم نہیں رہتا۔

آج ہم اتنے بے سکون اس لیے ہی ہیں کیونکہ ہم اپنی خواہشوں کہ پیچھے بھاگتے ہیں اور جب کوئی چیز جو ہمیں پسند ہوتی ہے اور ہمیں نہیں ملتی تو بجائے صبر کرنے کہ ہن شکوہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ سوچے بغیر کہ اس میں ہمارے لیے کوئی شر ہو گا جس سے اللہ نے ہمیں بچا لیا۔ ہمیں تو شکر گزار ہونا چاہیئے اور ہم ناشکری کرتے ہیں)

www.novelsclubb.com

صبح وہ کمرے سے باہر آئی لاونج میں بس بیٹھے تھے۔)ارے بہو۔۔آو بیٹا اندر آو۔۔۔۔(تیمور صاحب بولے۔وہ اندر آگئی۔۔۔اور امنا بیگم کہ پاس بیٹھ گئی ۔۔۔)موصب نہیں آیا تمہارے ساتھ۔۔(آمنہ بیگم نے پوچھا تو وہ بولی)وہ سو رہے ہیں۔میں نے اٹھایا تھا مگر گہری نیند میں تھے۔۔(صفائی سے جھوٹ بول دیا اس نے)

اچھا اچھا۔۔۔(وہ مسکرانے لگیں)

چلیں تو پھر ناشتہ لگوائیں بھئی بہت تیز بھوک لگی ہے موم۔)شاہ رخ بولا جو موصب کا چھوٹا بھائی تھا)

www.novelsclubb.com

(تیمور صاحب نے دو شادیاں کیں تھیں۔ایک موصب کی ماں تھیں جو کہ موصب کی پیدائیش کے ایک سال بعد ہی اللہ کو پیاری ہوں گئیں۔دوسری شادی تیمور صاحب نے آمنہ سے کی جن کا بیٹا شاہ رخ تھا۔آمنہ بہت اچھی تھیں کبھی

موصب اور شاہ رخ میں فرق نہیں کیا مگر موصب ہمیشہ ان سے دور ہی رہتا تھا کبھی کبھی ہی ان سے بات کرتا تھا۔ مگر شاہ رخ میں اس کی جان تھی۔ اپنے چھوٹے بھائی کو وہ بہت چاہتا تھا اور شاہ رخ بھی موصب پر جان دیتا تھا۔ موصب تھوڑا کم گو تھا اور اپنی غصیلی طبیت کی وجہ سے الگ ہی رہتا تھا۔ تیمور صاحب بھی ڈاکٹر تھے اور آمنہ بھی ڈاکٹر تھیں، شاہ رخ بھی ڈاکٹر بن رہا تھا اور رہا وس جوب وہ موصب کہ ہو سپیٹل میں ہی اسٹارٹ کرنے والا تھا۔)

سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھنے والے تھے کہ موصب اوپر سے اترتا ہوا آیا۔ وہی مغرور چال، ایک ہاتھ میں بینڈس، ایک ہاتھ میں گھڑی، گلے میں لاکٹس لٹک رہے تھے ، اس کے لمبے بال جو کہ اس نے باندھے ہوئے تھے، بلیک پینٹ پر بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے ایک ہاتھ میں لیب کوٹ لیے وہ اترا تو آمنہ بہت پیار سے بولیں۔)

آو بیٹا اچھے وقت پر آ گئے۔ سب ایک ساتھ ناشتہ کر لیں گے۔ آجاو شاباش۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈیڈ میں ہوسپیٹل جارہا ہوں۔۔۔(آمنہ کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ تیمور سے بولا جو کہ وہ ہمیشہ کرتا تھا۔۔۔یہ بات وہاں بھیٹے لوگوں کہ لیے نئ نہیں تھی مگر تصبیہا کہ لیے یہ اجیب تھا۔)

بیٹا ناشتہ تو کرلو۔۔۔(تیمور صاحب بولے تو اس نے ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں آمنہ، تصبیہا اور شاہ رخ موجود تھے، اور بولا)

مجھے نہیں لگتا کہ یہاں میری ضرورت ہے۔۔۔(لہجے میں تنز تھا جو سب نے محسوس کیا)

کسی باتیں کررہے ہو موصب، اور یہ آج کہ دن تم کیوں جارہے ہو؟۔۔۔(تیمور صاحب اسے شادی کے پہلے دن ہی ہوسپیٹل جاتا دیکھ کر بولے)

کیوں آج کیا نیا ہے؟(الٹا اس نے سوال کردیا)

بھائی کل آپ کی شادی ہوئی ہے اور آپ آج جارہے ہیں ڈیس نوٹ فیر ۔۔۔(جواب شاہ رخ کی طرف سے آیا)

www.novelsclubb.com

شادی ہوئی ہے تو کیا کروں بیوی کی پلو سے لگا رہوں۔۔۔۔چلتا ہوں اللہ حافظ

۔۔(کہہ کر وہ روکا نہیں باہر چلا گیا اور وہ لوگ تصبیہا کو دیکھ رہے تھے۔وہ شرمندہ تھے اس سے مگر تصبیہا نظریں جھوکائے نیچے دیکھ رہی تھی۔اسے پتا تھا کہ کس بات کا غصہ ہے موصب کو۔)

موصب رات کو گھر آیا تو سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔وہاں کوئی نہیں تھا، پھر اسے تصبیہا کا خیال آیا۔پورے کمرے میں دیکھنے کہ بعد بھی جب وہ نہیں ملی تو وہ کمرے سے نکل کر کچن میں گیا مگر وہ وہاں بھی نہیں تھی بس ایک ملازمہ تھی تو اس نے ملوزمہ سے ہی پوچھا)

تصبیہا کو دیکھا ہے تم نے؟(روب دار آواز میں پوچھا)

جی وہ ان کے والد آئے تھے تو وہ ان کہ ساتھ چلی گئیں۔۔۔(اس نے ڈرتے ڈرتے بتایا)

موصب کہ ماتھے پر بل پڑ گئے،اس کا خون کھولنے لگا،وہ اپنے کمرے میں جانے کہ لیے پلٹا ہی تھا کہ تصبیہا اندر آتی دیکھائی دی۔تسبیہا کو دیکھ کر اس نے اپنی مٹھیاں بیچ لیں۔آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھنچتا ہوا کمرے کی طرف چل دیا۔۔)

موصب میرا ہاتھ چھوڑو میں گر جاو گی۔۔۔(تصبیہا اپنا ہاتھ چڑوا رہی تھی مگر اس نے بھی کمرے میں جا کر اسے دھکا دیا اور دروازہ زور سے بند کیا۔۔۔)

کہا گئیں تھیں؟(اس کی انکھیں سرخ ہو رہی تھیں،ماتھے پر بل لیے،غرارتے ہوئے اس نے پوچھا)

بابا کی طرف۔۔۔۔۔(تسبیہا نے بغیر کوئی اسر لیے مختصر جواب دیا)

کس سے پوچھ کر گئی تھیں؟(اگلا سوال اس نے کیا)

www.novelsclubb.com

انکل سے۔۔(اس نے تیمور صاحب کا بتایا)

تمہاری شادی مجھ سے ہوئی ہے یا انکل سے ہاں(وہ چیختے ہوئے بولا اور اس کا بازو جھٹکے سے پکڑا)

موصب۔۔۔دماغ درست ہے تمہارا کیا کہہ رہے ہو۔۔۔(اس کی بات سن کر تصبیہا کو بھی غصہ آگیا تو وہ بھی چیختے ہوئے بولی)

موصب کو احساس ہوا کہ وہ غلط بات کہہ چکا ہے۔۔۔ مگر تصبیہا پر ظاہر کیے بغیر بولا)

اگر آئندہ مجھ سے پوچھے بغیر ایک قدم بھی باہر نکالا تو جان سے مار دوں گا ۔۔ سمجھیں۔۔۔(اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ وارن کر رہا تھا۔۔۔)

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔(اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیے بغیر وہ بولی۔۔۔اس بات نے موصب کو اور غصہ دلا دیا اس نے تصبیہا کا ہاتھ اتنی زور سے دبایا کہ انگلیاں اس کہ گوشت میں پیوست ہوتی معلوم ہوئی۔۔۔۔)

www.novelsclubb.com

ہاتھ چھوڑو میرا۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔(تصبیہا چیخی تکلیف سے تو اسے تکلیف میں دیکھ کر اسے خوشی ہوئی۔اپنے چہرے کو اس کے چہرے کے قریب کر کے وہ بولا)

ابھی تو بہت سی تکلیفیں دیکھنی ہیں تمہیں، یہ شروعات ہے۔(کہہ کر اس نے تصبیہا کا ہاتھ چھوڑ دیا اور چینج کرنے چلا گیا۔)

تصبیہا اپنا ہاتھ سہلاتی رہ گئی۔)جنگلی انسان پتا نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو۔۔۔۔(وہ غصے میں بولی بند دروازے کو دیکھ کر۔)

اسے اس گھر میں آئے ایک ہفتہ گزر گیا۔سب بہت اچھے تھے اس کے ساتھ۔)

آج چھٹی کا دن تھا تو سب ہی گھر میں تھے۔موصب لاونج میں آکر بیٹھا اور ٹی وی آن کر کے نیوز دیکھنے لگا کہ کچن سے آتی تصبیہا کی آواز اس کا بلڈ پریشر بڑھا رہی تھی۔وہ جس مقصد کے لیے اسے یہاں لایا تھا وہ تو پورا نہیں ہو رہا تھا۔وہ تو ہنس رہی تھی، خوش تھی۔اسے اپنا پلین فیل ہوتا نظر آرہا تھا۔تو اس نے اپنا دماغ چلانا شروع کیا۔

ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے سب ناشتہ کر رہے تھے جب شاہ رخ بولا)

ڈیڈ آج کہی باہر چلنے کا پلین بنایں۔اتنے دنوں بعد تو سب ایک ساتھ گھر پر ملے ہیں ۔ورنہ کبھی اپ نہیں ہوتے، کبھی موم نہیں ہوتیں تو کبھی بھائی نہیں ہوتے۔۔۔کیوں بھائی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں ؟(اس نے کہہ کر موصب سے تصدیق چاہی)

ہممم(اس بس ہمم کہنے پر اکتیفا کیا)

آپی آپ کیا کہتی ہیں۔(موصب کا پھیکا سا جواب سننے کہ بعد اس نے تصبیہا سے رائے چاہی۔وہ تصبیہا کو آپی کہتا تھا)

بابا سے پوچھو جیسا وہ کہنیں۔۔۔(اس کے بابا کہنے پر موصب کو جھٹکا لگا اس نے جھٹ تصبیہا کی طرف دیکھا۔آنکھوں کی تپیش محسوس ہوئی تو تصبیہا نے

موصب کی طرف دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔آنکھوں میں غصہ اور نفرت تھی۔تصبیہا نے نظریں گھمالیں۔)

چلو آج ڈنر سب باہر ایک ساتھ کریں گے مگر جگہ تصبیہا کی پسند کی ہو گی ۔۔۔۔(تیمور نے بہت پیار سے کہا تو موصب کہ تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔تصبیہا نے فتحانہ مسکراہٹ موصب کی طرف اوچھالی۔تو موصب نے مٹھیاں بینچ لیں۔)

ڈنر سے واپس آکر تصبیہا بہت تھک گئی تھی۔اس لیے وہ چینج کر کہ صوفے پر سونے کے لیے لیٹ گئی۔تبھی موصب اندر ایا اور اسے لیٹا دیکھ کر وہ اس کی طرف برھا اور چادر کھینچ کر اتاری اور اس کو جھٹکے سے اٹھایا۔تھکن اور نیند کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔لٹین اس کے چہرے پر آرہی تھیں۔وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی مگر موصب پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔)

تم سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں۔میرے گھر والوں کو اپنے قابو میں کر لو گی۔بھول ہے تمہاری۔۔۔(وہ غصے سے بولا۔وہ تصبیہا کہ بہت قریب تھا اس کی سانسوں کی گرمائش تصبیہا کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔تصبیہا کا سانس روک گیا اسے اپنے اتنا قریب دیکھ کر اگلے ہی لمحے خود پر قابو پا کر اس نے موصب کو دھکا دے کر دور کیا اور غصے سے بولی)دور رہ کر بات کیا کرو مجھ سے۔آئندہ میرے قریب مت آنا(انگلی اٹھا کر اسے غصے سے بولی)

اور مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کو قابو کرنے کی،نا ہی میرا ایسا کوئی ارادہ ہے سمجھے۔۔۔اب جاو یہاں سے۔(اسے کہہ کر اپنی چادر اٹھائی اور سونے لیٹ گئی ۔موصب اسے دیکھتا رہ گیا،اس کی جگہ کوئی اور ہوتی تو ڈر جاتی مگر یہ تو۔۔۔۔۔وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔۔)

(ڈر تو وہ بھی گئی تھی آخر لڑکی تھی مگر وہ موصب کے سامنے کمزور نہیں بنا چاہتی تھی۔وہ اس کہ ساتھ رہ رہی تھی اسے قبول بھی کر چکی تھی مگر اپنی تذلیل

برداشت نہیں کر سکتی تھی۔اور نہ ہی کرنا چاہیے ورنہ لوگ آپ کو ویسے ہی ٹریٹ کرنے لگ جاتے ہیں۔)

ڈیڈ میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔۔۔(اس نے تیمور صاحب کو بتایا)

کیوں؟(انھوں نے حیرت سے پوچھا)

اسلام اباد والا ہوسپیٹل ابھی نیا ہے تو مجھے اسے دیکھنا ہے وہاں کچھ پرابلم ہیں جو سولو کرنی ہیں۔(اس نے گما پھرا کہ جواب دیا)

ٹھیک ہے۔۔کتنے دن کے لیے جا رہے ہوں؟(انھوں نے اگلا سوال کیا)

www.novelsclubb.com

دو تین مہینے تو لگ جاہیں گے۔۔

تو پھر اکیلے جاوگے؟(ایک اور سوال)

نہیں پوری ٹیم جا رہی ہے میرے ساتھ۔۔۔۔۔

میں ٹیم کی بات نہیں کر رہا۔۔

تو پھر؟(اس نے انجان بنتے ہوئے کہا)

میں تصبیہا کی بات کر رہا ہوں۔کیا وہ بھی ساتھ جائے گی؟

جی۔۔۔(مختصر سا جواب دیا اس نے)

ٹھیک ہے۔۔۔شاہ کب تک جائے گا؟

ایک ہفتے بعد وہ بھی پہنچ جائے گا۔۔۔

کب جانا ہے؟

پرسو۔۔۔

چلو خیر خیریت سے جاو۔

کمرے میں آیا تو وہ کتاب پڑھ رہی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ سے کتاب چھین کر وہ بولا)

تیاری کرو چلنے کی۔۔۔۔

کہاں؟

اسلام آباد۔۔

مگر کیوں؟

کیونکہ میں کہہ رہا ہوں اس لیے۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔۔بول تو ایسے رہا جیسے ہنی مون پر لے کر جا رہا ہو۔۔۔(اس بڑبڑاتے ہوئے کہا مگر آواز موسب کے کانوں تک چلی گئی۔۔۔)

تمہیں بڑا شوق ہے میرے ساتھ ہنی مون پر جانے کا۔۔۔(اس نے کاٹدار لہجے میں کہا تو تصبیہا نے دونتوں تلے زبان لا کر بولی)

استغفراللہ۔۔۔۔۔سن لیا۔۔۔۔(اخر کہ الفاظ منہ مین بولی)

میں تم سے پوچھ نہیں رہا ہوں، بتتا رہا ہوں کہ پرسو ہم جا رہے ہیں۔۔۔(وہ جاتنے والے لہجے میں بولتا ہوا واش روم میں چلا گیا تو تصبیہا اس کی نقل اتارتی ہوئی بولی)

پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں ہنہہ

اگلے دن وہ ہوسپیٹل جانے کہ لیے ریڈی ہو رہا تھا جب تصبیہا کمرے میں آئی وہ اپنے لاکٹس گلے میں ڈال رہا تھا۔ تصبیہا نے برا سا منہ بنایا اور اس کی کافی سایڈ ٹیبل پر رکھ کر اسے دیکھنے لگی کہ جو بولنے آئی ہے وہ بولے یا نہیں۔ خود کو دیکھتا پا کر وہ بولا
(

کیا ہوا ہے؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟(اس نے ابرو اچکا کر پوچھا)

www.novelsclubb.com

وہ میں پوچھ رہی تھی کہ میں آج بابا کے گھر چلی جاوں؟(اس نے آخر بول ہی دیا)

کس خوشی میں؟

وہ کل پھر اسلام آباد چلی جاوں گی تو پتا نہیں کب ملنا ہو۔۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں بھی جانے کی گھر میں رہو۔۔۔(وہ غصے سے بولتا باہر چلا گیا اور وہ اس کی پشت دیکھتی رہ گئی۔)

اس گئے ایک گھنٹا ہی گزرا تھا کہ تصبیہا کا موبائل بجنے لگا۔۔۔دیکھا تو کوئی نمبر تھا ۔تھوڑی دیر بجنے کہ بعد اس نے اٹھالیا)

ہیلو۔۔۔۔۔(تصبیہا کی آواز میں غصہ صاف تھا۔)

ہیلو۔۔۔۔(دوسری طرف موصب تھا۔وہ اس کی آواز پہچان گئی تھی۔)

ڈرائیور کو بھیج دیا ہے تم اس کے ساتھ چلی جانا اپنے بابا کی طرف۔۔۔(وہ ایسے بول رہا تھا جیسے احسان کررہا ہو، تصبیہا کو ایسا ہی لگا۔)

مجھے کہیں نہیں جانا اب۔۔۔۔(اس نے غصے سے کہہ کر فون کاٹ دیا۔اور فون بیڈ پر اچھالتے ہوئے بولی)

www.novelsclubb.com

مجھ پر احسان کررہا ہے ہنہہ نہیں جاوں گی میں بھی۔۔۔

(ڈرائیور آیا تو اسے واپس بھیج دیا۔اس نے جاکر موصب کو بتایا تو دل میں بولا)

بھاڑ میں جائے مجھے کیا۔۔۔

وہ ہوسپیٹل سے گھر آیا تو تصبیہا کچن میں تھی۔اس کی آواز سن کر وہ کچن میں آیا تو آمنہ بیگم کے ساتھ کام کروا رہی تھی۔اسے دیکھ کر وہ بولا)

کھانا نکال دو جلدی، میں چینج کر کے آرہا ہوں۔(انداز ایسا تھا جیسے حکم دے رہا ہو۔۔۔۔وہ ایک نظر آمنہ بیگم پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔)

کمرے میں آیا تو چہرے پر مسکراہٹ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ بہت غصے میں ہو گی۔ایسی لیے اس کو حکم دے کر آیا تھا۔چینج کر کے وہ کچن میں آیا تو آمنہ بیگم اسے دیکھ کر وہاں سے چلی گئیں اب کچن میں بس وہ دونوں ہی تھے۔وہ کرسی آگے کر کے بیٹھ گیا۔نظریں تصبیہا پر ہی تھیں جس کی پیٹھ تھی اس کی طرف۔تھوڑی دیر جب اس نے کھانا نہیں دیا تو وہ بولا)

www.novelsclubb.com

اب کیا بھوکا مارنا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔

کاش۔۔۔۔(اس نے منہ میں بڑبڑایا)

کیا کہا تم نے؟(اس نے سن لیا تھا)

میں نے کہا کاش میں ایسا کر سکتی مگر۔۔۔۔۔۔(وہ بھی کہاڈرنے والی تھی چہرا موڑ کر اسے جواب دیا)

مگر تمہاری قسمت اتنی اچھی نہیں۔۔۔ہے نا۔۔۔(اس کا جملا اس نے پورا کیا)

ہنہہ۔۔۔۔(چہرا موڑ کر اس نے کھانا نکال کر اس کے آگے رکھا اور وہاں سے جانے لگی تو وہ بولا)

تیار ہو جاو تمہارے بابا کے گھر لے جاو گا۔۔۔۔۔(نوالا منہ میں ڈالتے ہوئے بولا)

پہلے تو وہ ٹھٹکی پھر بنا کچھ بولے چلی گئی۔وہ اسے جواب دینا چاہتی تھی مگر ماں باپ سے ملنے کے لیے وہ چوپ ہو گئی)

www.novelsclubb.com

\---

\-----------------------------

گھر واپس آئے تک انھیں کافی ٹائم ہو گیا تھا۔ تصبیہا خوش تھی اپنے ماں باپ سے مل کر۔ اسے موصب سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ اسے لے جائے گا۔ وہ یہ سب سوچ رہی تھی جب موصب کمرے میں آیا اور اسے بیٹھا دیکھا تو بولا)

کیا سوچ رہی ہو کہ میں اتنا اچھا کیسے ہو گیا۔۔۔۔ تو میں تمہاری یہ غلط فہمی دور کر دیتا ہوں۔ میں تمہیں وہاں اس لیے نہیں لے کر گیا تھا کہ تم چاہتی تھیں، بلکے دنیا دیکھاوا بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔۔ تا کہ تمہارے گھر والوں کو بھی تو پتا چلے کہ میں کتنا اچھا ہو۔۔۔۔ (مسکرا کر اسے بتا رہا تھا اور آخر میں آنکھ مار کر بیڈ پر لیٹ گیا
(

www.novelsclubb.com

تصبیہا کچھ نہیں بولی صرف اسے دیکھتی رہی پھر ڈریسنگ روم چلی گئی۔۔۔ اس کے کوئی جواب نا دینے والا عمل اسے اور تپا دیتا تھا۔ وہ غصے مین چھت کو گھور رہا تھا جبھی سعد کی کال آنے لگی، اس نے کال رسیو کی۔)

کب تک نکلنا ہے بھائی کل۔۔۔(سعد نے اس نے جانے کا پوچھا)

جب تیرا دل کرے۔۔۔(اس نے برا سا منہ بنا کر جواب دیا)

تجھے کیا ہوا ہے۔۔(وہ بھی اس کی رگ رگ سے واقف تھا اس لہجا پہچان گیا تھا کی اس کا موڈ اوف ہے۔)

کچھ نہیں۔۔۔

تو پھر یہ کیوں کہہ رہا ہے کہ جب دل کر آ جا۔ہم ساتھ نہیں جا رہے کیا؟

نہیں تصبیہا بھی میرے ساتھ ہے اس لیے۔۔۔(تصبیہا کا نام لیتے ہوئے اس نے اتنا برا منہ بنایا جیسے کونین کی گولی کھالی ہو۔)

کیا بھابی جی بھی جا رہی ہیں۔۔۔اوئے ہوئے ے ے ے ے۔(اس نے چھیڑ نے والے انداز میں بولا)

www.novelsclubb.com

اس میں اتنا خوش ہونے والی کیا بات ہے؟(اس غصہ ہی چڑ گیا)وہاں مجھے اتنی جلدی کوئی نوکرانی نہیں ملے گی۔گھر کے کام تو کرے گا کیا۔۔اس لیے اسے لے لر

جارہا ہوں۔(ایک ایک لفظ موصب نے چبا کر بولا۔اس کی آواز اتنی بلند ضرور تھی کہ تصبیہا تک با آسانی جاسکے اور گئی بھی تھی اس کی آواز جیسے تصبیہا نے سن لیا تھا

--

اس کی بات سن کر تصبیہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔آخر کب تک اس کے تنز بھرے تیر برداشت کرتی۔کہتے ہیں جب دکھ حد سے بڑھ جائے تو آنسو بہا دینے چاہیے اس سے نیے دکھ سہنے کا حوصلہ مل جاتا ہے۔وہ بھی یہ ہی کر رہی تھی مگر اس بات سے انجان تھی کہ آگے ابھی بہت کچھ دیکھنا ہے اسے۔۔۔)

اسلام آباد پہنچ کر اس نے فیروز کو کال کی،)ہاں پہنچ گیا تو بتا جو کام کہا تھا وہ ہو گیا؟ (تصبیہا سے کچھ دور جا کر وہ بات کر رہا تھا)

ہاں ہو گیا ہے میں وہیں ہوں تیرے لیے گاڑی بھیجی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔(وہ فون جیب میں رکھتا ہوا اس کے پاس آیا۔)

اب ہم کس کا ویٹ کر رہے ہیں؟(تصبیہا نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا)

گاڑی کا۔(اس نے مختصر جواب دیا اور موبائل میں لگ گیا)

تھوڑی دیر میں گاڑی وہاں پہنچ گئی۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے۔گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔تصبیہا کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔موصب نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنے موبائل میں لگا رہا۔ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی ۔کچھ دیر بعد گاڑی جس علاقے میں رکی۔تصبیہا حیران اور پریشان رہ گئی۔۔۔)

اترو۔۔۔(وہ اسے حکم دے کر خود اتر گیا اور فیروز سے جا کر گلے ملا جو کہ اس کا دوست تھا اور وہ بھی ڈاکٹر تھا اسی کے ہوسپیٹل میں۔)

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم بھابی۔۔(تصبیہا کو آتا دیکھ کر اس نے سلام کیا، مگر تصبیہا تو ارد گرد کو ہی دیکھ کر پریشان تھی۔۔)

اسے پریشان دیکھ کر موصب کو بڑا سکون ملا۔۔)

یہ کہاں آ گئے ہم؟(اس نے موصب سے پوچھا۔جو کہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔)

ہم یہیں رہیں گے۔۔۔۔(اس نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔اس کا جواب سن کر تصبیہا نے نظریں گھمائیں تو ارد گرد جنگل بیابان تھا۔دور دور تک کوئی گھر نہیں تھا اور جہاں وہ رہنے کا کہہ رہا تھا وہ ایک پرانا، بوسیدہ سا گھر تھا جو کہ باہر سے ہی آسیب زدہ لگ رہا تھا۔۔۔)

چلو اندر۔۔۔۔(وہ اور فیروز سامان اٹھا کر اندر چلے گئے تو مجبوراً اسے بھی جانا پڑا ۔اندر کا منظر دیکھ کر تو اسے چکر ہی آنے لگے۔وہ گھر اس قدر گندہ تھا جیسے صدیوں سے بند پڑا ہو۔ہر جگہ مکڑی کے جالے لگے تھے، مٹی دھول تھی۔وہ ایک چھوٹا سا گھر تھا جس میں ایک کمرا، ایک کچن، ایک اسٹور نما سا کمرا تھا، چھوٹا سا سہن تھا بس۔۔)

www.novelsclubb.com

میں یہاں نہیں رہوں گی۔۔۔(اس گھر کو دیکھ کر اس دماغ گھوم گیا، اس نے غصے میں کہا)

چاہو یا نا چاہو تمہیں رہنا تو یہیں ہے۔اب یہ تم پر میسر ہے کہ رہ کر رہو یا ہنس کر۔۔۔(اس نے تصبیہا کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا، فیروز خاموش کھڑا یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا۔)

مگر۔۔۔(وہ کچھ کہتی مگر موصب نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی اور بولا)

شیششششش۔۔۔۔۔۔

(تصبیہا نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔تو وہ مسکرا کر پیچھے ہوا اور بولا)

میں فیروز کے ساتھ جا رہا ہوں میرے آنے سے پہلے یہ گھر صاف ہو جانا چاہیے سمجھیں۔۔۔۔(وہ تصبیہا کو حکم سے کر فیروز کے ساتھ چلا گیا)

(کتنی دیر تو وہ ڈری سہمی ایسے ہی کھڑی رہی۔۔۔پھر اللہ کا نام لے کر وہ آگے بڑھی ۔۔۔پھر کچھ خیال آنے پر اس نے اپنے بیگ میں موبائل دیکھا تو وہاں موبائل موجود نہیں تھا۔وہ پریشان ہو گئی)

www.novelsclubb.com

کہا چلا گیا۔ یہیں تو رکھا تھا۔(وہ پریشان سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھا کہ اچانک اس کہ دماغ میں موصب کا خیال آیا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ اسی کا کام ہے۔

شیٹ یار۔۔۔(اس نے دیوار پر ہاتھ مارا)

یار یہ سب کیا کر رہا ہے تو۔۔(وہ فیروز کے گھر پر تھا جہاں سعد بھی موجود تھا۔)

کیا؟(وہ انجان بنتے ہوئے بولا)

تجھے اچھے سے پتا ہے میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔(فیروز نے تپے ہوئے انداز میں کہا) تجھے معلوم بھی ہے وہ علاقہ کتنا خطرناک ہے۔۔کوئی بھی کبھی بھی گھوس جائے،ان کے ساتھ کچھ غلط ہو جائے کون ضمیدار ہو گا اس کا۔ (فیروز غصے میں تھا کہ اس کا دوست اس حد تک جا سکتا ہے۔)

www.novelsclubb.com

ویسے فیروز ٹھیک کہہ رہا ہے۔ایسا بھی کیا کر دیا ہے اس نے۔جو کچھ بھی ہوا وہ ایک غلط فہمی تھی یہ تو بھی جانتا ہے۔تیری بے عزتی ہوئی تو لے اپنا بدلہ لیکن کسی کی جان تو داو پر نہ لگا۔۔۔۔۔(سعد بھی بول پڑا جو کب سے خاموش تھا)

(ان دونوں کی باتیں وہ خاموشی سے سنتا رہا، دل میں ایک خوف پیدا کر دیا تھا ان کی باتوں نے کہ کہیں اس کی وجہ سے تصبیہا کہ ساتھ کچھ غلط ہو گیا تو۔۔۔۔۔۔اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔وہ فورن وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔)

تصبیہا کبھی اس گندے گھر کو دیکھتی تو کبھی خود کو۔اس کی عادت تھی کہ اسے گندی جگہ پر بے چینی ہوتی تھی جب تک اسے صاف نہیں کر لے اسے سکون نہیں آتا تھا۔اپنی عادت سے مجبور ہو کر وہ آگے بڑھی جالے کو ہاتھ سے ہٹاتے ہٹاتے وہ کمرے میں گئی تو وہ ایک اسٹور روم تھا۔وہاں کہ جالے ہٹا کر ادھر ادھر دیکھا ایک لکڑی کا اسٹول، جھاڑو وغیرہ مل گئی۔اس نے منہ پر اپنا ڈوپٹہ باندھا اور گھر کی صفائی

میں لگ گئی۔صفائی کرتے کرتے اسے پورا دن گزر گیا مگر موصب کا کچھ پتا نہیں تھا ۔کمرا، کچن، باتھ روم، صحن ،اسٹور کی صفائی کرتے اس حالت بری ہو گئی۔صفائی سے فارغ ہو کر وہ فریش ہونے چلی گئی۔نہا کر جب وہ آئی تو اسے شدید بھوک لگ رہی تھی مگر وہاں کھانے کو کچھ نہیں تھا،وہ صدیوں سے بند گھر میں کھانے کو کہا سے ملے گا۔۔تصبیہا صوفے پر بیٹھ گئی اور اپنے بیگ سے قران پاک نکالا اور صورۃ بقرا کی پڑھنے لگی۔کیونکہ جب سے وہ اس گھر میں آئی تھی اسے ایک اجیب سا ڈر محسوس ہو رہا تھا۔اس لیے اس نے صورۃ بقرا پڑھنی شروع کر دی،کیونکہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں صورۃ بقرا پڑھی جاتی ہے شیطان وہاں سے چلا جاتا ہے۔)

موصب گھر آیا تو گھر کا نقشہ دیکھ کر حیران وہ گیا کہ یہ وہی گھر ہے جس میں وہ صبح آیا تھا۔وہ کھنڈران گھر لگ رہا تھا وہ تصبیہا کو سرائے بغیر نہ رہ سکا۔اس کا خیال اتے ہی

موصب آگے بڑھا تو وہ صوفے پر ہی بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی۔دوپٹہ سر سے لپٹا ہوا تھا چھوٹا سہ قرآن اس نے سینے سے لگایا ہوا تھا۔)

یہ یہاں سو رہی ہے اور وہ لوگ مجھے اتنی باتیں سنا رہے تھے ہنہہ۔۔۔۔(وہ بڑبڑاتا ہوا کمرے کی طرف چل دیا۔کمرے کا دروازہ جان بوجھ کر زور سے بند کیا۔آواز اتنی تیز تھی کہ تصبیہا ہڑبڑا کر اٹھ گئی۔پہلے تو وہ سمجھ نہیں پائی کہ ہوا کیا ہے پھر ایک خیال آیا کہ شاید موصب آیا ہو۔وہ اٹھی اور کمرے کا دروازہ نوک کیا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔اس نے پھر نوک کیا تو تھوڑی دیر کے بعد اس نے دروازہ کھولا۔)

کیا ہوا ہے؟(وہ تصبیہا کو گھورتے ہوئے بولا)

تمہیں شرم نہیں آتی مجھے یہاں آکیلے چھوڑ کر کہا چلے گئے تھے۔(اس کا بھوک سے پہلے ہی برا حال تھا اوپر سے اس کا ایسا رویہ،تصبیہا کا تو دماغ ہی گھوم گیا۔)

نہیں آتی شرم پھر؟(وہ بھی بنا سر لیے بولا)

www.novelsclubb.com

یہ مت بھولو کہ تم مجھے یہاں لے کر آئے ہو میں اپنی مرضی سے نہیں آئی تو اب یہ تمہاری زمیداری ہے کہ میری ضرورت کا خیال رکھو۔ بھوک سے میرا برا حال ہو رہا ہے اور تم۔۔۔۔(کہتے کہتے اس کی آنکھیں نم ہو گئی تو وہ وہاں نہیں روکی)

(موصب نے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ لیے تھے موصب کو دکھ ہوا اس نے سعد کو کال کی۔)

ہیلو سعد۔۔یار ایک کام کر۔

ہاں بول کیا ہوا۔۔۔

یار مجھے کھانا اوڈر کرنا تھا مگر یہاں تو اس وقت کوئی نہیں آئے گا۔۔۔باقی تو تو سنجھ گیا ہو گا۔۔۔

ابھی تو تو کھانا کھا کر گیا تھا یہاں سے؟(اس نے حیرت سے پوچھا)

مجھے پھر بھوک لگ رہی ہے کوئی مسئلہ۔۔۔(موصب تپے ہوئے لہجے میں بولا)

اچھا اچھا لا رہا ہو۔۔۔۔(اس نے کہہ کر کال کٹ کی۔)

تھوڑی دیر بعد سعد دروازے پر کھڑا گیٹ نوک کر رہا تھا۔تصبیہا نے سنا تو وہ گیٹ کھولنے جانے لگی۔تو دروازے کی آواز سن کر موصب کمرے سے باہر آیا اور تصبیہا سے بولا۔

رک جاو۔۔(اس کی آواز سن کر وہ روک گئی۔موسب نے جاکر دروازہ کھولا ے تو باہر سعد تھا۔موصب کے ساتھ سعد بھی اندر آگیا۔جیسے ہی اندر آیا تو گھر کی حالت دیکھ کر شوکڈ رہ گیا۔)

یہ کس نے کیا؟(وہ حیرانی سے موصب سے بولا)

کیا؟(موصب نا سمجھی سے بولا)

یہ گھر کی حالت۔۔۔(وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا بولا)

www.novelsclubb.com

موصب کچھ دیتا کہ سعد کی نظر تصبیہا پر پڑی تو اس نے سلام کیا۔تصبیہا نے بھی اس کے سلام کا جواب دیا۔تو وہ بول)

بھابی یہ سب آپ نے کیا ہے؟(وہ جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا)

بھابی؟؟؟؟(تصبیہا نے اسے ایسے دیکھا جیسے پتا نہیں اس نے کیا کہہ دیا ہو)

(سعد بیچارا پزل ہو گیا کہ کیا غلط کہہ گیا۔ موصب بھی اسے دیکھ رہا تھا)

کچھ غلط کہہ دیا میں نے؟(سعد نے پوچھا تو وہ بولی)

خبردار جو مجھے بھابی کہا تو۔۔۔ تصبیہا نام ہے میرا۔ آئندہ نہیں سنو میں یہ لفظ۔
(اس نے غصے سے کہا اور آخر میں موصب کو گھور کر چلی گئی)

یہ تیرا غصہ مجھ پر اترا ہے نا؟(سعد نے موصب گھورتے ہوئے پوچھا)

(موصب اسے دیکھ کر مسکرانے لگا تو اس نے آگے بڑھ کر ایک مکا اسے مارا)

میں نے کیا کہا ہے؟(موصب کندھے کو صلاتے ہوئے بولا)

آپ کہا کچھ کرتے ہیں آپ تو جلیبی کی طرح معصوم ہیں۔۔۔(سعد تپے ہوئے لہجے میں بولا)

ایک بات بولوں(سعد اس کے کان میں گھوستے ہوئے بولا)یہ ہری مرچ بہت تیز ہے، بتا رہا ہوں میں بچ کہ رہ۔۔۔۔

آج تک ایسا کوئی نہیں پیدا ہوا جس سے موصب خان کو ڈرنا پڑے۔(موصب نے مغرور لہجے میں کہا)

تیرا اوور کونفیڈینس ہی تجھے مروائے گا(سعد نے انگلی دیکھاتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا)

(موصب سر جھٹک کر کچن میں آیا جہاں تصبیہا بیٹھی پانی پی رہی تھی

۔۔۔۔موصب نے اسے دیکھا اور کھانے کا شوپر اس کے برابر میں رکھتے ہوئے بولا)

یہ کھانا کھالو۔۔۔۔(اس کی آواز مہیں ایک غرور تھا جیسے اس نے تصبیہا پر بہت بڑا احسان کیا ہو)

www.novelsclubb.com

(تسبیہا نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر شوپر پر ڈالی پھر شوپر اٹھالیا۔بھوک جو بہت زور کی لگی تھی ایسے میں کیا اسے کہتی۔موصب جاتے جاتے مڑا اور بولا)

کل صبح ریڈی رہنا تم کل سے میرے ساتھ ہوسپیٹل چلو گی۔۔۔(اس نے ایک نیا حکم سنایا تو تصبیہا نے چونک کر اسے دیکھا پھر بولی)

میرا کیا کام وہاں ؟(تصبیہا کی سمجھ نہیں ائی اس کی یہ بات کہ بھلا وہ اسے کیوں اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہے)

جو کہا ہے وہ کرو اپنا دماغ مت چلاو۔۔۔(وہ ایک دم غصے سے بولا)

ایسے کیسے چلی جاوں ؟پہلے مجھے وجہ بتاو ؟(وہ کہا اس کے غصے سے ڈرنے والی ۔وہ بھی ڈھیٹائی سے بولی)

ہوسپٹل کی جمادارنی چلی گئی ہے ایسی لیے تمہیں لے کر جا رہا ہوں۔بس اب خوش ۔۔۔(اس نے تصبیہا کا ہاتھ پکڑ کر کھنچا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا اور پھر اس کا ہاتھ جھٹک کر وہاں سے چلا گیا)

(تصبیہا اپنا ہاتھ صہلاتے ہوئے بولی) جنگلی ،وحشی۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

صبح تصبیہا کی آنکھ کھلی تو نماز کا وقت ہو رہا تھا۔ وہ اٹھی اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگی۔ نماز پڑھ کر وہ قرآن کی تلاوت کرنے لگی۔ وہ تلاوت کر رہی تھی جب موصب نماز پڑھ کر مسجد سے آیا تو اس کی آواز سن کر وہیں رک گیا۔ تصبیہا کی پیٹھ تھی اس کی طرف اس وجہ سے وہ موصب کو دیکھ نہ سکی۔ وہ تلاوت بہت پیاری آواز میں کر رہی تھی۔

تلاوت کے ساتھ ساتھ وہ اس آیت کا ترجمہ بھی پڑھ رہی تھی۔ جب موصب اندر آیا تو وہ سورۃ نور کی آیت نمبر 31 کی تلاوت کر رہی تھی۔

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ

مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يَظۡهَرُوۡا عَلٰى عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ‌ ۖ وَلَا يَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِيُـعۡلَمَ مَا يُخۡفِيۡنَ مِنۡ زِيۡنَتِهِنَّ‌ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيۡعًا اَيُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانوں! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

اس نے تلاوت رک کر قرآن رکھا تو موصب بے چین ہو گیا وہ چاہتا تھا کہ وہ پڑھتی رہے اور وہ سنتا رہے کیونکہ وہ پڑھ ہی اتنا اچھا رہی تھی۔وہ جائے نماز طے کر کے مڑی تو موصب کو سامنے پا کر چونک گئی۔کہ وہ کب باہر گیا۔ مگر اس کو قمیض شلوار میں دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ وہ نماز پڑھ کر آیا ہے۔وہ بنا کچھ کہے اسٹور روم میں چلی گئی۔موصب اسے ہی دیکھ رہا تھا۔پھر وہ بھی تیار ہونے کمرے میں چلا گیا۔وہ تیار ہو کر باہر آیا تو اپنے اسی حلیے میں تھا بلیک جینس اس پر سرمائی ٹی شرٹ اور اس پر نیلی رنگ کی شرٹ پہنے،گلے میں لوکٹ،سن گلاسیسز اور لیب کوٹ ہاتھ میں لیے۔

وہ باہر آیا تو تصبیہا وہیں کھری تھی وہ عبایا پہنے،بوٹل گرین کلر کا اسکارف اوڑھے ہے ۔موصب نے اسے دیکھا اور آگے بڑھ گیا۔باہر نکل کر پیچھے دیکھا تو پیچھے کوئی نہیں تھا۔)

www.novelsclubb.com

یہ کہارہ گئی۔۔۔۔(وہ بڑبڑاتے ہوئے اندر آیا تو وہ صوفے پر بیٹھی تھی ۔۔۔۔۔اسے دیکھ کر موصب کو غصہ آگیا۔۔)

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟(اس نے غصے سے ہی پوچھا)

تو پھر کہاں ہونا چاہیے تھا مجھے ؟(اس نے موصب کو دیکھ کر آبرو اچکا کر پوچھا)

ہمیں دیر ہو رہی ہے اور تم یہاں آرام سے بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے بولا چلنے کو۔۔۔۔(اس نے موصب سے ہی سوال کر ڈالا)

کیا مطلب۔۔۔(وہ سمجھا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہی ہے)

بھئی تم خود ہی باہر چلے گئے تم نے مجھے بولا کہ چلو۔۔۔۔(اس نے آرام سے اپنا بولا)

اس کی بات سن کر موصب کا دماغ گھوم گیا۔وہ تپے ہوئے لہجے میں بولا)

تصبیہا میڈم آپ چلنا پسند کریں گی۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔(ایک ایک لفظ اس نے چبا کر بولا،اس کے لہجے سے غصہ صاف واضع تھا۔)

www.novelsclubb.com

تصبیہا کو ہنسی آگئی مگر وہ چھوپا گئی۔۔۔۔اور کھڑی ہو گئی اور اس کے آگے چلنے لگی۔

گاڑی میں بیٹھ موصب نے دروازہ اتنی زور سے بند کیا کہ چونک گئی۔ مگر بولی کچھ نہیں۔کافی دیر بعد وہ بولا)

وہاں کسی کو یہ پتا نہیں چلنا چاہیے کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔۔۔۔(موصب نے اس کی طرف منہ کر کہ بولا)

ہمارا رشتہ ہے؟(اس نے تر کی بات ر کی پوچھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ پھر بولا)

تم وہاں میری اسیسٹنٹ ہو گی۔

کیا؟؟؟ مگر مجھے تو میڈیکل کا ایم بھی نہیں آتا۔ میں وہاں کیا کروں گی؟(اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے گی وہاں

اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور نہیں ڈالو۔ سب سمجھ آجائے گا بس جو کہا ہے وہ کرو۔(وہ سکون سے بولا)

---

www.novelsclubb.com

وہ ہوسپیٹل پہنچے تو سعد اور فیروز انھیں دیکھ کر حیران رہ گئے۔۔۔۔)

یہ کیا دیکھ رہا ہوں میں، تو بھی وہ ہی دیکھ رہا ہے؟(فیروز نے سعد سے کہا)

ہاں دیکھ تو میں بھی وہی رہا ہوں۔(سعد خود حیران تھا)

موصب اور تصبیہا ان کے قریب پہنچے تو سعد اور فیروز سے موصب گلے ملا اور فیروز سے بولا۔)

تصبیہا کو میری کا کام سمجھا دو یہ آج سے میری کی جگہ کام کریں گی۔۔۔

کیوں میری کہا گئی اور بھابی کیوں۔۔۔۔۔۔(وہ اپنی بات پوری کرتا کہ موصب بولا)

وہ نہیں آئے گی اور یہ یہاں ایمپولائی ہیں سو یہ بھابی کا وڈ دوبارہ نہیں سنو میں اور ایک اور بات یہاں کسی کو بھی ہمارے بارے میں پتا نہیں چلنا چاہیے۔ان کا اور میرا صرف بوس اور ایمپولائی کا رشتہ ہے بس۔۔۔۔۔۔اب جاو۔۔۔۔۔۔(وہ غصے سے بولا اور آخری بات اس نے تصبیہا کو دیکھ کر بولی تو فیروز چپ ہو گیا۔سعد بھی چپ چاپ سب دیکھ رہا تھا۔فیروز نے سعد کو دیکھا تو اس نے اسے جانے کا اشارا کیا تو وہ تصبیہا کی طرف مڑا اور بولا)

www.novelsclubb.com

آیئے۔۔۔۔۔(تصبیہا بھی اس کے پیچھے چل دی)

(ان کے جانے بعد سعد، موصب سے بولا) یہ سب کیا ہے؟

کیا؟(موصب نے ناسمجھی سے پوچھا)

یہ یہاں کیا کر رہیں؟(اس نے تصبیہا کہ بارے میں پوچھا)

ہمیں دیر ہو رہی ہے چلیں۔(موصب نے بات ختم کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا ، سعد نے نفی میں سر ہلایا اور اس کے پیچھے چل دیا)

فیروز نے اسے کام سمجھا دیا۔کافی دیر کام سمجھنے کے بعد وہ بولی۔)

اتنا سارا کام۔۔۔۔(اس نے انکھیں بڑی کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا)

جی۔۔میری بھی یہ ہی کام کرتی تھی۔آپ کو کام سمجھ میں تو آگیا نہ۔(فیروز نے نے تصدیق چاہی)

ہاں سمجھ میں تو آگیا مگر ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ یہ میری کی بچی کیوں نہیں ۔۔۔۔۔(وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی)

وہ کیا؟(فیروز کی سمجھ نہیں آئی اس کی بات)

کچھ نہیں رہینے دو۔۔۔(اس نے بات ادھری ہی چھوڑ دی)

ہیلو فیروز کیا حال ہے اور یہ کون ہیں؟(فائزہ جو کہ ان کے ہوسپیٹل میں ہی ڈاکٹر تھی۔ان کے پاس آئی اور فیروز سے تصبیہا کہ بارے میں پوچھنے لگی)

ہیلو کیسی ہو۔۔ان سے ملو یہ ہیں موصب کی۔۔۔۔۔(وہ کچھ بولتے بولتے روکا)

میرا نام تصبیہا ہے اور میں موصب سر کی نیو اسیسٹنٹ ہوں۔۔۔۔۔۔(فیروز کو روکتا دیکھ کر وہ بولی،وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا بولنے والا ہے۔)

www.novelsclubb.com

اووو ہیلو میں فائزہ ہو۔آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔۔۔(ان دونوں نے ہاتھ ملائے)

مجھے بھی۔۔۔۔۔(تصبیہا نے بھی مسکرا کر کہا)

اور مجھے بھی۔۔۔۔(ان دونوں کے بیچ مین فیروز کوداا اور بولا تو وہ تینوں ہنسنے لگے)

یہاں سے ان تینوں کی دوستی کی ہوئی شروعات۔

تصبیہا اپنی ٹیبل پر بیٹھی کام کررہی تھی جب فون بجا۔)

ہیلو۔۔۔۔(اس نے بے دلی سے کہا)

کیبن میں آو جلدی۔۔۔۔۔(موصب نے حکم دیا)

کون ؟(تصبیہا اس کی آواز پہچان گئی تھی مگر اسے تنگ کرنے کے لیے بولی)

تصبیہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(موصب نے اس نام لمبا لیا جس سے اس کا غصہ واضع تھا۔تصبیہا نے فورا فون رکھ دیا۔)

تصبیہا بنانوک کیے اندر چلی گئی جو کہ اس کی بہت غلط عادت تھی۔۔۔)

تم نے بلایا۔۔۔۔(موصب نے اسے ایسے دیکھا جیسے ابھی کچا چبا جائے گا۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آہیندہ بنانوک کیے اندر مت آنا اور دوسری بات تم نہیں آپ کہنے کی عادت ڈالو سمجھیں۔۔۔ (اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا)

یہ کہنے کہ کیے بولا یا تھا۔۔۔۔آآآآآآپ نے۔۔ (وہ بھی تصبیہا تھی بنا اس کی ڈانٹ کا اسر لیے بولی)

تمہیں کوئی بھی بات سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔ (موصب کا غصہ ابھی بھی برکرار تھا)

تو پھر کیوں سمجھاتے ہو۔۔۔۔ (دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے بندھ کر کھڑی ہو گئی)

موصب اسے گھورنے لگا پھر بولا۔) فیروز نے کام سمجھا دیا تھا؟

ہاں۔۔۔ (اس کے ہاں کہنے پر اس کا خون کھول جاتا تھا، مگر چوپ رہا اسے اتنا تو پتا چل گیا تھا کہ وہ جس کام سے اسے روکے گا وہ وہی کرے گی)

ٹھیک۔۔۔ مجھے بیڈ نمبر 23 کی فائل کی سمری ریڈی کر کے لا کر دو جلد از جلد اور آج کا جو بھی اسکیجول ہے وہ ڈسکس کر لینا مجھ سے۔ اب تم جا سکتی ہو۔۔۔۔ (اسے

سارے کام بتا کر وہ فائل پڑھنے لگا۔۔۔پہلے تو تصبیہا نے اسے گھورا پھر جانے کے لیے مڑ گئی۔۔۔ مگر موصب کی آواز نے اسے روک دیا)

ان سب کاموں سے پہلے مجھے ایک کپ کافی بنا کر لا کر دو۔۔۔(فائل پر نظریں جمائے وہ اسے نیا حکم دے رہا تھا)

کافی؟؟؟؟میں بنا کر لاؤں؟؟؟؟؟؟؟؟؟

ہاں۔۔۔۔

لیکن فیروز نے تو مجھے ایسا کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

میں بتا رہا ہوں۔اب سے جب میں صبح آؤں گا تو پہلے تم مجھے کافی بنا کر لا کر دو گی سمجھیں۔(تصبیہا کا دل کیا کہ جو فائل اس کے ہاتھ میں ہے وہی اس کے سر پہ دے مارے۔۔۔۔وہ تیزی سے باہر نکل گئی مگر نکلتے وقت اس نے دروازہ زور سے بند کیا۔جس پر موصب خون کے گھونٹ پہ کر رہ گیا)

www.novelsclubb.com

رات تک کام کرتے کرتے اس کا تھکن سے برا حال ہو گیا۔ موصب گھر جانے کے لیے اسے لینے آیا تو وہ کرسی پر سر ٹیکائے آنکھیں بند کر کہ بیٹھی تھی۔ موصب نے پیپر ویٹ روز سے ٹیبل پر مارا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔ سامنے موصب کو دیکھ کر بولی)

کیا ہوا؟؟؟؟؟؟

اگر نیند پوری ہو گئی ہو تو گھر چلیں۔۔۔۔(وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ تصبیہا نے برا سامنہ بنایا اور اٹھ کر اس کے پیچھے چل دی۔)

(وہ گاڑی کی طرف بڑھنے والی تھی جب موصب نے اسے کہا)

رکو۔۔۔۔یہاں سے نہیں۔ آگے اسٹاپ ہے وہاں پر چل کر جاو۔ وہاں سے گاڑی میں بیٹھنا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی میرا نام بھی تمہارے ساتھ لے۔۔۔(وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور زن کر کے گاڑی لے گیا)

تصبیہا کا غصے سے برا حال تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر دے۔۔۔۔پھر کچھ سوچ کر آگے بڑھی۔اسٹاپ پر اس کی گاڑی دیکھی۔موصن نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔تصبیہا گاڑی میں بیٹھنے کہ بجائے رکشے میں بیٹھی اور چلی گئی۔موصب نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھیچ لیں۔ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر مارا اور گاڑی اسٹارٹ کر کہ آگے بڑھ گیا۔

وہ جب گھر پہنچا تو وہ سامنے رکشے میں آرہی تھی۔وہ رکشے سے اتری اور رکشے والے سے کچھ کہہ کر گھر کہ دروازے پہ جاکر کھڑی ہوگئی۔موصب جب گاڑی سے اترا تو وہ رکشے والا اس کہ پاس آیا اور اس سے بولا)

صاحب پیسے۔۔۔۔۔

پیسے کس چیز کہ ؟(موصب نے حیرت سے پوچھا)

www.novelsclubb.com

وہ انھوں کہا کہ ان کہ پیسے آپ دیں گیں۔(رکشے والے نے تصبیہا کی طرف اشارا کیا۔۔۔موصب نے پہلے تصبیہا کی طرف دیکھا پھر دانت بھیچ کر پوکٹ سے

والٹ نکال کر پیسے اسے دیے اور گھر کا تالا کھول کر اندر آگیا۔ تصبیہا بھی اندر آگئی ۔رواز ہ بند کر کہ جب وہ لاونج میں آئی تو وہ بولا)

یہ سب کیا تھا؟(وہ زور سے بولا)

وہی جو تم کیا۔۔(اس نے آرام سے جواب دیا)

جب میں نے تم سے کہا تھا کہ اسٹاپ پر گاڑی میں بیٹھنا تو رکشے میں آنے کا کیا جواز بنتا ہے۔بولو۔۔۔۔۔(وہ غصے ڈھاڑا)

اسٹاپ سے بھی بیٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔باتیں تو لوگ وہاں بھی بنا سکتے ہیں ۔اس لیے میں اب تمہارے ساتھ نہیں جاوں گی اور نا ہی آوں گی۔(وہ بھی غصے میں تھی مگر آواز میں نرمی رکھتے ہوئے بولی اور اسٹور روم میں چلی گئی۔)

کچن میں گئی تو وہاں کچھ ہوتا تو وہ کھاتی۔اب تو دماغ ہی گھوم گیا اس کا۔ مگر چوپ کر کہ بیٹھ گئی اسے پتا تھا کہ جب اسے بھوک لگے گی تو وہ خود آئے گا۔

ایسا ہی ہوا تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے باہر آیا اور تصبیہا سے بولا جو کہ صوفے پر آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی تھی۔)

اب کھانا دو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(اس نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ زور سے بولا)

تصبیہا!!!!!!!!!!!

کیوں چیلا رہے ہو۔۔۔اور کہاں سے دوں میں کھانا گھر میں کچھ لا کر رکھا ہے۔۔گھر صرف پانی ہے وہ پی لو۔۔۔(اس نے تپے ہوئے لہجے میں بولا تو موصب خاموش ہو گیا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہے۔۔۔مگر وہ موصب ہی کیا جو اپنی غلطی مان لے۔پھر جھونجھلاتے ہوئے بولا)

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا یہ سب۔۔۔۔(اس بات سن کر تسبیہا نے غصے سے اسے دیکھا پھر بولی)

میں نے نہیں بتایا۔۔۔ صبح ہوتے ہی مجھے ہوسپیٹل لے گئے، وہاں گدھے کی طرح سارا دن کام کرواتے رہے، اب مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ میں نے نہیں بتایا

۔۔۔۔۔۔۔۔(وہ اور کچھ بولتی مگر موصب نے بیچ میں اسے روک دیا اور بولا)

اچھا بس دیکھ ہے تم لیسٹ بنادو جو جو لانا ہے، بلکے ایک کرو تم ساتھ چلو۔۔۔

میں کہیں نہیں جا رہی تمہاری اس کھٹارا میں۔۔۔۔۔(اس کا غصہ برقرار تھا)

خبردار جو میری گاڑی کو کھٹارا کہا تو۔(موصب نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا)

کہوں گی ایک بار نہیں دس بار کہوں گی۔(وہ کہا ڈرنے والی تھی کہہ کر لسٹ بنانے چلی گئی۔)

لسٹ موصب کہ ہاتھ میں دی تو پہلے تو وہ حیران رہ گیا۔۔۔۔۔)

www.novelsclubb.com

اتنی بڑی لسٹ؟(اس نے حیرت سے پوچھا)

یہ راشن کی لسٹ کہ ساتھ ساتھ اسے جس میں رکھیں گے تو وہ بھی اس لسٹ میں شامل ہیں۔۔۔۔(تصبیہا نے مصنوئی سہ مسکرا کر اسے بتایا تو پہلے تو اس نے تصبیہا کو دیکھا پھر بولا)

میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کہ تم سے بحث کروں۔۔۔۔(وہ غصے سے باہر نکل گیا)

پتا نہیں کیا سمجھتی ہے خود کو۔۔۔۔اس کا دماغ تو میں ٹھیکا نے لگاوں گا۔۔۔(وہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا)

مارکٹ پہنچا اور سارا سامان جو جو لسٹ میں لے لیا۔ مگر وہ بہت تھک چکا تھا کیونکہ یہ کام وہ زندگی میں وہ پہلی مرتبہ کر رہا تھا۔ واپسی پر ہوٹل سے کھانا لیا اور گھر پہنچا تو اسے دیکھ کر تصبیہا بولی)

اتنی دیر کہاں لگا دی تم نے؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

اس کا سوال سن کر موصب نے اسے گھورا اور اپنے ہاتھ سے شوپر صوفے پر رکھے اور باہر گیا دوسرے شوپر لینے۔ وہ سامان لا لا کر رکھ رہا تھا اور تصبیہا اسے حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ اس نے اتنی شوپنگ کر کیسے لی۔ سارا سامان رکھنے کہ بعد وہ بولا)

جلدی سے کھانا نکالو مجھے بہت تیز بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔(اس وقت وہ بلکل بچہ لگ رہا تھا اسے جیسے بچے کھانے کا بولتے وقت معصوم لگتے ہیں وہ بلکل ویسا لگ رہا تھا، تصبیہا بنا کچھ کہے کھانا نکالنے چلی گئی۔)

کھانا اس کے آگے رکھ کر وہ جا رہی تھی جب وہ بولا)

تم نہیں کھاو گی۔۔۔۔۔۔(اسے یاد آیا کہ اس نے صرف ہوسپیٹل میں ہلکا سہ ناشتہ کیا تھا)

www.novelsclubb.com

تم کھالو مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔(تصبیہا اس کہ ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں چاہتی تھی۔اس لیے جھوٹ بول گئی)

ابھی تو تم مجھے اتنی باتیں سنا رہی تھیں اور اب کہہ رہی ہو بھوک نہیں ہے، چپ چاپ کہاو پھر تمہیں وہ سب سامان بھی رکھنا ہے۔(وہ تصبیہا کا ڈانٹے ہوئے بولا)

بھوک تو اسے لگی ہی تھی، چپ چاپ بیٹھ گئی اور کھانا کھانے لگی)

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھی جب شاہ رخ کی آواز آئی۔۔۔۔

آپی۔۔۔آپ یہاں؟؟؟؟(وہ تصبیہا کو ہوسپیٹل میں دیکھ کر حیران تھا)

شاہ۔۔۔۔واٹ آ سرپراز۔۔۔۔(تصبیہا اسے دیکھ کر بھی حیران مگر خوش تھی)

ہاں جی آج سے ہی جوائینگ ہے بھائی کا حکم جو تھا بس سامان رکھ کر سیدھا آرہا ہوں

بہت خوشی ہوئی تمہیں یہاں دیکھ کر۔۔۔۔۔

مجھے بھی۔۔ ویسے کیا بھائی کا دل نہیں لگ رہا تھا آپ کہ بغیر جو آپ کو اپنے ساتھ یہاں بھی لے آئے۔۔۔۔(وہ تصبیہا کو تنگ کر رہا تھا)

تصبیہا صرف مسکرائی۔۔۔۔۔چلو تمہیں ہوسپیٹل دیکھاتے ہیں۔۔(تصبیہا نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا)

جی ضرور مگر پہلے بڑے بھائی سے تو ملوں۔ کہاں ملیں گے وہ۔(شاہ نے موصب کہ بارے میں پوچھا)

وہ ابھی اوپریشن تھیٹر میں ہیں۔۔۔

ووووو ساری خبر رکھی ہے اپنے ان کی۔۔۔۔(شاہ رخ پھر شروع ہو گیا تھا)

www.novelsclubb.com

چلو آجاو۔۔(وہ ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور تصبیہا اسے ہوسپیٹل دیکھا رہی تھی ۔پھر تھوڑی دیر بعد بولی)

شاہ۔۔۔۔۔۔

جی۔۔؟

ایک بات کہوں تو مانو گے ؟

کیا؟؟؟؟؟

یہاں کسی کو بھی یہ نہیں پتا کہ میں اور موصب کا کیا رشتہ ہے۔میں یہاں صرف ان کی اسیسٹنٹ ہوں بس۔تو میں چاہتی ہوں کہ تم بھی اس بات کو اپنے تک رکھو۔۔۔۔۔(وہ اسے سمجھا رہی تھی)

مگر کیوں آپی؟؟؟؟(اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے)

میں سب بعد میں بتا دوں گی مگر ابھی تمہیں اس بات کا خیال رکھنا ہے اوکے ۔(تصبیہا نے ایک عاس سے اس کی طرف دیکھا)

www.novelsclubb.com

ٹھیک مگر آپ مجھے پوری بات بتاہیں گی بعد میں، پرامس کریں َ۔۔۔(اس نے وعدہ چاہا)

وعدہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تصبیہا نے اس سے وعدہ کر لیا)

ہاں بھائی کیسا لگا آپ کو اپنا ہوسپیٹل ؟(سعد نے شاہ رخ سے پوچھا۔وہ سب کیفیٹیریا میں بیٹھے تھے۔سعد،فیروز،شاہ رخ،تصبیہا اور فائزہ۔)

بہت اچھا۔۔۔۔۔میرے بھائی کی کیا بات۔۔۔۔۔(شاہ رخ نے موصب کا ذکر فخر سے کیا)

ہاں ہاں یہ تو وقت بتائے گا بیٹا۔(فیروز نے اسے ڈرانا چاہا)

کیوں ڈارا رہے ہو میرے بھائی کو۔وہ سب کچھ سبھال لے گا۔۔۔(تصبیہا بولی)

ویسے ایک بات بتاو شاہ رخ کہ تم تصبیہا کو آپی کیوں کہتے ہو؟(فاہزہ نے شاہ رخ سے پوچھا)

www.novelsclubb.com

پہلے شاہ نے تصبیہا کو دیکھا تو وہ مسکرادی شاہ کو دیکھ کر۔پھر وہ بولا)

میری ہمیشہ سے ایک خواہش تھی کہ میری بھی بہن ہو۔جس پر میں حکم چلاوں ،جسے بھائی مجھے ٹریٹ کرتے ہیں ویسے ہی میں اپنی بہن کو ٹریٹ کرنا چاہتا تھا۔سب

اللہ نے میری سن لی اور مجھے آپی دے دی۔۔۔(شاہ رخ نے اپنے دل کی بات بتائی)

مگر تصبیہا مگر تصبیہا چھوٹی تو نہیں ہے تم سے۔ پھر تم اس پر حکم کیسے چلاو گے ؟(فائزہ نے ایک اور سوال کیا اس سے۔ مگر جواب شاہ کی جگہ تصبیہا نے دیا)

بھائی چاہے بڑے ہوں یا چھوٹے، وہ بہنوں کے لیے ہمیشہ بڑے ہی ہوتے ہیں ۔۔۔۔(اس بات سن کر شاہ رخ نے گردن اکڑا کر بیٹھ گیا۔اس کی اس حرکت پر سب ہنسنے لگے۔ پیچھے سے موصب کی آواز پر سب خاموش ہو گئے جو کہ تصبیہا کو دی گئی تھی)

تصبیہا۔۔۔(اس کی آواز سن کر تصبیہا اٹھی اور بولی)

www.novelsclubb.com

جی؟؟؟

اکاونٹ آفس جاہیے اور وہ جو پیپرز آپ کو دیں وہ لے کر میرے آفس میں آیں ۔(وہ حکم سنا کر، سب پر نگاہ ڈرا کر چلا گیا)

--

یہ رہے پیپرز۔۔۔(وہ بنا نوک کیے اندر آئی اپنی عادت کہ مطابق اور موصب کی ٹیبل پر پیپرز رکھے)

موصب نے اسے ایسے دیکھا جیسے پتا نہیں کیا گناہ کر دیا ہو۔ موصب کو ایسے دیکھتے ہوئے وہ بولی 9

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟

(وہ اٹھا اور اس کہ پاس آیا اور بولا)

میں تمہیں یہاں کام کہ لیے لایا ہوں بتا تیں بنانے کہ لیے نہیں لایا ہوں۔ کام کرو کام آہیندہ مجھے تم اس طرح باتیں کرتی نہ دیکھوں۔(اس کا اشارہ کچھ دیر پہلے والے منظر کی طرف تھا)

ایک کام کرو تم نا میرے سانس لینے پر بھی پابندی لگا دو تب تمہیں سکون ملے گا ۔۔ہے ناں۔(وہ غصے سے کہتی باہر چلی گئی۔وہ غصے میں ہی جا رہی تھی کہ کسی سے بری طرح ٹکرائی۔۔۔)

یا اللہ۔۔۔(تصبیہا سر پکڑ کر بولی۔)

کیا مصلہ ہے دیکھ کر نہیں چل سکتے ؟(وہ کسی کا غصہ کسی پر نکال رہی تھی)

میں تو دیکھ کر ہی چل رہا تھا مگر لگتا ہے آپ یہ کام سر انجام نہیں دے رہی تھیں ۔۔۔(اس نے تصبیہا کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا)

ہاں ہاں ساری غلطی میری ہی ہے،مجھے تو لگتا ہے میں نے کہ میرا پیدا ہونا ہی غلطی تھی۔۔۔(وہ اپنی ہی آپ سے بولتی ہوئی چلی گئی۔۔۔ مگر جہانگیر کی نگاہوں نے اس کا پیچھا دور تک کیا)

میں اندر آ سکتا ہو؟(جہانگیر نے موصب کہ کیبن میں جھانکتے ہوئے اجازت چاہی)

جہانگیر۔۔۔۔۔۔اندر آو۔۔۔(موسب کرسی سے اوٹھا اور اس کے گلے لگا۔)

کیسا ہے یار؟؟؟؟؟؟؟؟؟(موصب نے الگ ہوتے ہوئے پوچھا)

میں ٹھیک ہوں تو بتا کب سے آیا ہوا ہے تو یہاں اور مجھ سے ملنے بھی نہیں آیا ۔(جہانگیر نے اس سے خفا ہوتے ہوئے بولا)

یار بس مصروف اتنا تھا کہ وقت نکالنا نا ممکن تھا۔۔۔۔(موصب نے اسے سچ بتایا)

چل کوئی بات نہیں اب تو ملتے رہیں گے۔ویسے کب تک ہے تو یہاں؟

یار بس شاہ جیسے ہی سب سبھال لے گا تو میں چلا جاوں گا۔

شاہ بھی آیا ہوا ہے؟

ہاں یہاں ہی ہے۔

گھر کب آ رہا ہے؟

لگاوں گا چکر جلد۔۔۔۔ تم بتاو کیا لوگے چائے یا کوفی؟

کچھ بھی نہیں بس چلوں گا آفس جانا ہے۔۔۔۔

(موصب اور جہانگیر کی دوستی یونیورسٹی میں ہوئی تھی۔ موصب میڈیکل کا اسٹوڈینٹ تھا اور جہانگیر بزنس اسٹوڈینٹ تھا۔ جہانگیر عالم سردار کا بیٹا تھا۔ کم موصب بھی نہیں تھا۔ ان دونوں کی دوستی وقت کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی گئی۔)

دورازے کی دستک پر موصب دروازہ کھولنے گیا تو شاہ سامنے کھڑا تھا۔ بھائی سے گلے ملا اور اسے اندر لے آیا۔۔۔۔)

تمہیں یہاں کا راستہ کس نے بتایا اور رات کے وقت کیوں آئے ہوی۔ یہ علاقہ اس ٹائم خطرناک ہو جاتا ہے۔ (موسب نے فکر مندی سے کہا)

آپ کو کیا لگا آپ مجھے ہوسٹیل میں رہنے کا بولیں گے اور گھر کا نہیں بتاہیں گے تو مجھے پتا نہیں چلے گا۔۔۔ اور مجھے ایک بات بتاہیں یہ کس علاقے میں رہ رہیے ہیں

آپ؟جو علاقہ میرے آنے کے لیے خطرناک ہے تو وہ آپ کے اور آپی کے لیے کیسے ٹھیک ہے؟

(موصب اسے جواب دیتا اس سے پہلے تصبیہا شاہ کی آواز سن کر کچن سے باہر آئی)

آرے شاہ تم؟(تصبیہا اسے یہاں دیکھ کر حیران تھی)

کیسی ہیں آپ؟؟؟؟

تم یہاں اس وقت کیوں آئے،یہ علاقہ۔۔۔۔۔۔(تصبیہا کے لہجے سے فکر صاف تھی۔وہ بھی موصب کی طرح بولی تو شاہ بولا)

اب آپ بھی بھائی کی طرح بول رہی ہیں۔اگر میرا آنا برا لگا تو میں چلا جاتا ہوں ۔۔۔۔(شاہ نے فل ڈرامائی انداز میں کہا۔موصب تصبیہا کو دیکھ رہا تھا جو اس کے لیے فکر مند نظر آرہی تھی)

آرے اسے کیسے چلا جاوں میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔خیر بیٹھو۔۔۔۔

ویسے ایک بات بولوں آپ دونوں ایک جیسے ہی ہیں۔(شاہ کی بات پر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔تصبیہا نے نظریں گھوما کر شاہ سے بولی)

تم نے کھانا کھالیا؟

نہیں۔۔۔۔

چلو میں کھانا لگا رہی ہوں۔(وہ کہہ کر کچن میں چلی گئی)

تھوڑی دیر میں اس نے کھانا لگا یا تو موصب اور شاہ بھی دستر خوان پر بیٹھے۔اسنے دم کا قیمہ بنایا تھا۔)

واہ آپی کمال کر دیا۔۔۔(شاہ کھانا کھاتے ہوئے اس کی تعریف کرنا تو جیسے اپنا فرض سمجھتا تھا۔موصب بولا)

www.novelsclubb.com

چپ کر کہ کھانے کھاتے ہیں کتنی دفعہ سمجھایا ہے شاہ۔۔۔(موصب نے اسے چپ کروادیا کیونکہ تصبیہا کی تعریف وہ سن نہیں سکتا تھا)

کھانا کھانے کہ بعد وہ تینوں بیٹھے چائے پہ رہے تھے جب شاہ بولا)

بھائی موم، ڈیڈ کا بھی آنے کا پروگرام ہے یہاں۔۔۔(شاہ تو بم ہی بھوڑ دیا)

کیا؟ کب؟(موصب نے فوراپوچھا)

پتانہیں مگر آئیں گے ضرور۔۔۔(وہ بڑے آرام سے اسے بتارہا تھا)

چلیں میں نکلتا ہوں۔۔۔(شاہ نے کپ رکھااور صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا)

ہوسٹل پہنچ کر فون لازمی کر دینا مجھے۔(موصب نے اسے تنبہی کی)

شاہ کے جانے بعد تصبیہا نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔وہ جب نماز پڑھ کر اٹھی تو برتن دھونے لگی۔ صبح سے ہی اس کے سر میں درد ہو رہا تھا مگر اب بہت شدید ہو رہا تھا۔ وہ موصب سے نہیں کہنا چاہتی تھی مگر جب اس کی برداشت سے باہر ہو گیا تو اس نے کمرے میں جانے کا سوچا کیونکہ میڈیسن تو موصب کہ ہی ڈرار میں تھیں۔وہ کمرے میں گئی تو موصب اندر نہیں تھا۔واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی یعنی وہ نہار ہا تھا تو تصبیہا نے شکر کیا اس کی مدد نہیں لینی پڑی۔وہ نیچے جھک کر ڈرار سے میڈیسن ڈھونڈنے لگی۔)

کہاں رکھی ہیں مڈیسن۔۔وہ منہ میں ہی بڑبڑا رہی تھی اور ایک ڈرار سے دوسری ۔جب اسے نہیں ملی تو وہ اٹھی اور جیسے ہی مڑی اسے نہیں پتا تھا کہ وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا ہے اور وہ موصب سے ٹکرائی اور اس کا پیر مڑ گیا جس کی وجہ سے وہ بیلنس برکرار نہیں رک سکی اور گرتے گرتے بچی کیونکہ موصب نے اسے پکڑ کیا تھا ۔تصبیہا کی سانس رک گئی تھی، موصب کہ اتنا قریب وہ بھی تب جب وہ بنا شرٹ کہ صرف ٹراوزر میں تھا۔تصبیہا کے دونوں ہاتھ اس کے بازوں پر تھے اور موصب کے ہاتھ اس کی کمر پر تھے۔)

یہاں کیا کر رہی ہو تم؟(موصب نے اس سے اسی پوزیشن میں ہی پوچھا)

وہ میں وہ۔۔۔۔(پہلی بار ایسا ہوا تھا جب تصبیہا سے کچھ کہا نہیں جا رہا تھا، وہ کنفیوز سی ہو گئی تھی اور موصب کو پتا نہیں کیوں اس کا یہ گھبرایا ہوا روپ بہت پسند آیا ایسی لیے بات کو لمبا کرنے کہ لیے بولا)

وہ کیا؟؟؟؟(اس کی آنکھوں میں انکھیں ڈالے اس نے پوچھا تو تصبیہا کو چھوڑانا چاہا تو موصب نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا مگر پکڑ ابھی بھی برقرار تھی۔)

میں میڈیسن لینے آئی تھی۔۔۔(اس نے اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے کہا)

کس لیے؟ تمھیں کیا ہوا؟؟(موسب نے وجہ جاننی چاہی تو اسنے بتایا)

میرے سر میں درد ہو رہا تھا تو سر درد کی دوا لینے آئی تھی۔۔۔(تصبیہا اب واقع گھبرا رہی تھی موصب کے اتنے قریب رہنا اس کے لیے مشکل تھا)

اسٹیر تج جو دوسروں کہ سر میں درد کرتی ہے آج اس کہ سر میں درد ہو رہا ہے ۔۔۔(موصب نے مسکر کہا تو چڑ کر بولی)

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔(تصبیہا نے اپنے آپ کو چھوڑوانے کی سہیی کی تو موصب نے اپنی پکڑ ڈھیلی کر دی تو تصبیہا نے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا اور باہر چلی گئی۔۔۔۔موصب اسے جاتا دیکھتا رہا)

www.novelsclubb.com

ایک تو سر کا درد اوپر سے کچھ دیر پہلے والی حرکت اسے سونے نہیں دے رہی تھی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنا سر دبانے لگی۔۔۔

موصب کو نیند نہیں آرہی تھی بار بار تصبیہا کا خیال آرہا تھا کہ پتا نہیں اس کہ سر میں درد زیادہ نہیں ہو رہا۔وہ خود بھی اپنی اس حالت سے انجان تھا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اس کہ ساتھ۔۔۔۔کافی اپنے دل کو سمجھانے کہ بعد جب نہیں مانا تو وہ اٹھا،ڈرار سے سر درد کی مڈیسن نکالی اور باہر آیا۔باہر آیا تو وہ صوفے پر بیٹھی اپنا سر خود ہی دبا رہی تھی۔)

یہ لو،، کھالو۔۔۔(موصب نے اس کے آگے مڈیسن کی تو تصبیہا نے پہلے موصب کو دیکھا پھر مڈیسن کو۔۔مگر لی نہیں)

لو بھی۔۔۔۔(وہ پہلے ہی اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھا اوپر سے وہ مڈیسن نہیں لے رہی تھی۔وہ جھنجھلاتے ہوئے وہیں مڈیسن رکھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔تصبیہا کی حیرت کا کوئی ٹھیکانا نہیں تھا۔وہ موصب کو جاتا دیکھتی رہی ۔۔۔پھر مڈیسن کھا کر سونے لیٹ گئی۔۔۔۔)

صبح جب وہ نماز کے لیے مسجد جانے کہ لیے کمرے سے باہر آیا تو وہ صوفے پر ہی سو رہی تھی۔وہ وہی کھڑا اسے دیکھنے لگا۔وہ سوتے ہوئے کسی معصوم سے بچے کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔۔موصب آگے بڑھا اور اس کے چہرے پر آئے ہوئے بالوں کو پیچھے کیا۔پھر سر جھٹک کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

واپس آیا تو وہ صوفے پر نہیں تھی۔۔اس نے ادھر ادھر دیکھا تو کچن سے باہر آئی ہاتھ میں چائے کا کپ تھا۔۔۔موصب اسے دیکھ کر آگے بڑھ گیا۔)

یہ تصبیہا کہاں ہے نظر نہیں آ رہی آج۔۔(سعد نے فیروز سے پوچھا)

یار زیادہ تر وہ چایلڈ واڈ مین ہی پائی جاتی ہے۔ابھی بھی شرط لگا لے وہیں ملے گی ۔۔(فیروز نے بتایا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یار وہ جو کل بچہ آیا تھا۔۔کیا نام تھا اس کا حسن ہاں حسن۔۔وہ کیسا ہے۔۔اس نے کچھ کھایا یا نہیں۔۔(سعد نے حسن کے بارے میں پوچھا جو کہ دس سال کا تھا۔وہ اتنا ضدی تھا کہ کچھ کھا پی نہیں رہا تھا۔۔۔)

کیا ہو رہا ہے؟؟(موسب پیچھے آیا اور سعد کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے پوچھا اور کرسی آگے کر کے بیٹھ گیا۔وہ تینوں اس وقت کیفے ٹیریا میں تھے۔۔۔)

کچھ نہیں۔۔۔۔تو بتا کیا چل رہا ہے؟؟؟؟(فیروز چائے پیتے ہوئے بولا)

کچھ نہیں۔۔۔۔(موصب کی چائے آگئی تھی،وہ چائے پیتے ہوئے بولا)

اس بچے کا کیا ہوا؟؟؟(سعد نے موصب سے پوچھا)

کون سا بچہ۔؟(موسب نے ناسمجھی سے پوچھا)

حسن کی بات کر رہا ہے۔۔۔(فیروز نے اسے بتایا)

اچھا وہ۔۔۔ہاں یار وہ کچھ کھا ہی نہیں رہا۔کل بھی اسے ڈریپ کے انجیکشن کہ ذریعے خراک دی تھی۔۔۔(موصب کہ تفصیل بتائی)

www.novelsclubb.com

مؤصب یہ جہانگیر کیوں آیا تھا یہاں ؟(فیروز نے اس سے جہانگیر کہ بارے میں پوچھا)

وہ مجھ سے ملنے آیا تھا۔۔(موصب نے سرسی سا بتایا)

دور رہنا اس سے۔۔۔۔۔مجھے وہ بندہ کچھ عجیب لگتا ہے۔تو خود سوچ اس جیسا مصرف بندہ یہاں آئے گا صرف تجھ سے ملنے۔(فیروز نے اپنا خدشہ ظاہر کیا)

یار ایسا کچھ بھی نہیں ہے وہ میرا اچھا دوست ہے۔اسے پتا چلا میں یہاں ہوں تو چلا آیا۔۔(موصب نے اسے سمجھانا چاہا)

ٹھیک ہے تو کہہ رہا ہے تو مان لیتے ہیں مگر احتیاط بہتر ہے۔۔۔(فیروز نے کہا)

چلو میں چلتا ہوں۔۔(موصب نے چائے ختم کی اٹھ گیا)

لے جاو میں نے نہیں کھانا کوئی کھانا۔۔۔۔۔۔(حسن نرس پر چلا رہا تھا)

تصبیہا جو کہ وہاں سے گزر رہی تھی اتنی تیز آواز سن کر وہ اندر گئی تو نرس اسے کھانا کھیلانے کے جتن کر رہی تھی۔9

کیا ہوا؟(تصبیہا نے نرس سے پوچھا)

وہ یہ کھانا نہیں کھا رہے۔میں کب سے کوشش کر رہی ہوں۔(نرس نے اپنی مشکل بتائی)

اچھا آپ جاہیں یہ مجھے دے دیں۔۔۔(تصبیہا اس نرس سے کہا تو وہ وہاں سے چلی گئی)

ہمم تو کیا نام ہے آپ کا؟(تصبیہا نے اس سے پوچھا مگر وہ کچھ نہیں بولا)

اووو۔۔۔۔۔تو تم کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟؟؟(تصبیہا نے اس سے دوسرا سوال کیا مگر اس نے پھر کوئی جواب نہیں دیا)

ویسے تم بلکل ٹھیک کر رہے ہو۔ایسا مریضوں والا کھانا کون کھاتا ہے۔۔۔(اس نے سوپ کا ایک چمچہ پیا اور برا سامنہ بنا کر بولی تو حسن اسے دیکھنے لگا۔۔پھر بولا)

www.novelsclubb.com

میں بھی تو یہ ہی کہہ رہا ہوں مگر میری کوئی سن ہی نہیں رہا۔۔۔(حسن نے بچارا سا منہ بنا کر کہا)

آرے ایسے کیسے کوئی نہیں سن رہا میں ہو نا تمہاری دوست میں سنو گی تمہاری بات ۔۔۔ مجھ سے دوستی کرو گے۔۔(تسبیہا نے اپنا ہاتھ اس کہ آگے کیا تو پہلے اس نے تصبیہا کہ ہاتھ کو گھورا پھر تصبیہا کو۔۔۔اور پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا) یہ ہوئی نا بات۔۔۔۔

تصبیہا نے نرس کو بلوایا۔۔۔۔

ایک کام کریں دوسرا سوپ لا دیں اور ہاں تھوڑا مزے دار لا ہیے گا۔۔۔(تصبیہا نے نرس سے کہا اور انکھ ماردی جس سے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہی سوپ لانا ہے مگر گرم)

--

www.novelsclubb.com

اپ کہا جا رہی ہیں ؟(موصب نے نرس سے پوچھا)

وہ تصبیہا جی نے مجھے کہا ہے کہ حسن کہ لیے دوسرا سوپ لاوں۔۔۔وہ ہی لینے جا رہی ہوں۔۔(اس نے موصب کو بتایا)

دوسرا سوپ؟؟؟؟؟؟

جی۔۔۔۔

کہاں ہے وہ؟

وہ حسن کہ روم میں ہیں۔۔۔(نرس بتا کر چلی گئی اور موصب نے حسن کہ کمرے کا رخ کیا۔جب وہ وہاں پہنچا تو وہ دونوں ہنس ہنس کر باتین کر رہے تھے
۔۔۔۔موصب حیران رہ گیا کہ جو بچہ دو دن سے سوائے چیخنے کہ کچھ نہیں کر رہا تھا وہ تسبیہا سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔نرس بھی سوپ لے آئی۔۔۔

تصبیہا نے اپنے ہاتھ سے اسے سوپ پیلایا اور وہ پی بھی گیا۔موصب خوش بھی ہوا اور تھوڑا حیران بھی۔۔۔۔وہ جب اسے لیٹا کر جانے لگی تو حسن بولا)

www.novelsclubb.com

تم نے کہا تھا کہ اسٹوری سناو گی۔وہ کہا ہے؟(وہ منہ بنا کر بولا)

اووہاں مگر میرے پاس تو کوئی کتاب نہیں ہے۔۔۔۔میں کل ضرور لے کر آوں گی۔۔۔(تصبیہا نے اسے بھلانا چاہا مگر وہ ضد کرنے لگا تو موصب نے اپنا موبائل نکال کر تصبیہا کو دیا اور بولا)

اس میں سرچ کر کہ اسے کہانی سنا دو۔۔۔۔(تصبیہا نے موصب سے موبائل لیا اور حسن سے بولی)

ہاں بھئی کون سی کہانی سنو گے؟(تصبیہا نے موبائل میں دیکھتے ہوئے کہا)

لو اسٹوری۔۔۔۔۔(حسن نے مرے سے کہا تو تصبیہا نے حیریت سے حسن کو دیکھا پھر موصب کو جو چہرا نیچے کیے مسکرا رہا تھا۔تصبیہا نے موصب کو گھور کہ دیکھا)

www.novelsclubb.com

میں جارہا ہو۔کام ہو جائے تو موبائل دے دینا۔۔۔(موصب کہہ کر کمرے سے چلا گیا اور تصبیہا اسے اسٹورے سنانے لگی۔وہ اسٹوری سنتے سنتے سو گیا تو تصبیہا نے وہاں سے اگئی۔موصب کا موبائل دینے اس کہ کیبن میں گئی۔)

تمہارا موبائل۔۔۔۔(تصبیہا نے اس کا موبائل اس کے آگے کیا)

سنادی لو اسٹوری۔۔۔(موصب نے موبائل لیتے ہوئے شریر لہجے میں کہا)

ہاں سنادی۔۔۔(تصبیہا نے تھکے ہوئے انداز میں کہا)

تھینکس۔۔۔(موصب نے نرمی سے کہا)

کس لیے،اسٹوری سنانے کے لیے۔۔؟(وہ نا سمجھی سے بولی)

نہیں۔۔حسن کو سنھالنے کہ لیے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اووووا چھا۔۔۔۔(اس نے اوو کو لمبا کرتے ہوئے کہا)خیر چلتی ہوں(وہ جانے لگی پھر کچھ یاد انے پر مڑی اور موصب سے بولی)

ایک بات پوچھو موصب؟؟؟

ہاں پوچھو۔۔۔(وہ کچھ زیادہ ہی نرم پیش ارہا تھا)

حسن کو کیا ہوا ہے۔۔۔میرا مطلب ہے کہ اسے کیا بیماری ہے؟(ایک سوال جو اسے کب سے پریشان کر رہا تھا آخر پوچھ ہی لیا)

موصب نے لمبی سانس لی پھر بولا)اسے کنسر ہے۔۔۔وہ بھی لاسٹ اسٹیج ۔۔۔(موصب نے دکھ سے بتایا)

کیا۔۔۔۔(تصبیہا کی آواز کسی کھائی سے آتی معلوم ہوئی۔)مگر وہ تو بہت چھوٹا ہے؟(اسے نہیں پتا وہ کیا کہہ رہی تھی)

بیماری عمر نہیں دیکھتی تصبیہا۔۔۔(موصب نے اس کی انکھوں میں آنسو دیکھلیے تھے۔۔۔)

(تصبیہا بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ اٹھی اور مرے مرے قدموں سے باہر نکلی۔۔۔موصب کو اسے دیکھ کر دکھ ہوا)

وہ پہنچے تو تصبیہا نے کھانا لگا دیا اور خود صحن میں چلی گئی۔۔۔جب وہ کافی دیر نہیں آئی تو موصب صحن میں گیا تو وہ کرسی پر گھٹنوں میں منہ رکھ کر بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔(

تصبیہا۔۔۔یہاں کیا کر رہی ہو۔کھانا نہیں کھا رہیں؟؟

(اس کی آواز سن کر تصبیہا نے چہرا اٹھایا اس کی انکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔۔)

تم رہ رہی ہو؟؟؟کیوں کیا ہوا؟؟؟میں نے تو کچھ کہا بھی نہیں ہے ابھی۔۔۔(موصب کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے ہوا کیا ہے)

موصب وہ کتنی تکلیف میں ہو گا۔۔۔۔(تصبیہا کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے)

تم حسن کی بات کر رہی ہو؟(موصب اسے پہلی مرتبہ اسے اداس اور روتا ہوا دیکھ رہا تھا)

موصب کہ سوال پر اس نے سرہاں میں ہلایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تصبیہا یہ سب اللہ کی مرضی ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم صرف دوا دے سکتے ہیں اس میں شفا دینا اللہ کا کام ہے اور پھر موت تو برحق ہے نا۔ کچھ جلدی اس دنیا سے چلے جاتے ہیں، کچھ دیر سے مگر جانا تو ہے نا۔۔۔(وہ پہلی بار اس طرح نرمی سے اس کے ساتھ بات کر رہا تھا)

چلو کھانا کھالو ڈھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔

مجھے بھوک نہیں لگ رہی، تم کھالو۔۔۔(وہ ابھی بھی دکھی تھی)

تم چل رہی ہو یا اٹھا کر لے کر جاوں (موصب نے تیوری چڑھا کر کہا)

تصبیہا چپ چاپ اٹھی اور اندر چلی گئی)

----

www.novelsclubb.com

--

تصبیا ظہر کی نماز پڑھ کر کیفے ٹیریا میں آئی تو سب وہیں بیٹھے باتیں اور ہنسی مزاق کر رہے تھے۔ وہ وہاں آکر بیٹھی تو سعد بولا)

یار تصبیہا کی گڈ ویل دن بادن بڑھتی جا رہی ہے ہوسپیٹل میں تم لوگوں نے نوٹ کیا۔۔۔(سعد نے اسے تنگ کرنا چاہا۔موصب بھی وہیں بیٹھا تھا۔۔۔تصبیہا پہلے تو مسکرائی اور بولی)اللہ تو سب کو عزت دینا چاہتا ہے۔!

وہ ہمیں اعزاز کی اس مسند پہ بٹھانا چاہتا ہے جس کے ہم لائق تو نہیں ہوتے... لیکن ۔۔۔.وہ ہماری اوقات نہیں اپنی عطا دیکھتا ہے

اور انسان ذلت کی راہ پہ ہمیشہ چلتا ہے۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس راہ میں سوائے رسوائی اور خالی دامن کے کچھ ہاتھ نہیں آتا لیکن نفس کی انگلی تھامے, شیطان کی راہ پہ چلتے انسان پھر ایسی بھول بھلیوں میں کھو جاتا ہے کہ جس سے واپسی کے تمام ...راستے کھو جاتے ہیں...اور مسدود راہوں پہ پھر اللہ کی یاد ستانے لگتی ہے

ہمیں اللہ تب ہی یاد کیوں آتا ہے جب گناہوں کی ذلت سارے وجود کا احاطہ کر لیتی ہے...جب نفس کی دھول سے بند آنکھیں دیکھنے سے قاصر ہو جاتی ہیں...جب ...مردہ روح میں ظلمت کے اندھیرے اپنے پنجے گاڑ لیتے ہیں

یہ بھی نعمت ہے...اک نعمت...اللہ کا اس وقت یاد آجانا...کتنے ہی اس لذت یاد

...الہی سے نا آشنا اس دنیا سے چلے گئے

...اور اللہ چاہے ذلت کی پستیوں میں ہی کیوں نہ یاد آئے اسے یاد کر لینا

اللہ کو کیچڑ میں لپٹا کنول بھی قبول ہے.. وہ ہاتھ بڑھا کہ اپنی محبت سے, بہت چاہت سے اس کیچڑ کو دھوڈالے گا...اسے کبھی بھولنا مت...اسے بس اخلاص اور ندامت کا اک چوٹا سا آنسو منانے کے لیے کافی ہے۔۔۔۔

(سب اس کی بات کو سن کر اپنا تجزیہ خود کر رہے تھے۔۔۔ ہمیں بھی اپنا تجزیہ کر لینا چاہیے کہ ہم کہا کھڑے ہیں۔)

ڈاکٹر امر جنسی۔۔۔۔(ایک واڈ بوہے نے آکر موصب کو بتایا تو وہ فور بھاگا،)

جہانگیر تم؟ کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے؟(موصب جہانگیر کو دیکھ کر حیران ہوا کہ یہاں کیا کر رہا ہے)

موصب دادو کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی ہے تو دیکھ جلدی۔۔(جہانگیر نے اپنی دادی کا بتایا۔وہ بہت پریشان تھا۔جہانگیر اپنی دادی سے بہت پیار کرتا تھا)

میں دیکھتا ہو تو پریشان نہ ہو۔۔۔(موصب نے اسے دلاسہ دیا)

تھوڑی دیر باہر آیا اور جہانگیر سے بولا)

دو دن میں دادو کو یہیں رکھو گا صرف اپنی سیٹیسفیکیشن کہ لیے۔۔۔(موصب نے اسے پروفیشنل وے میں کہا)

سب ٹھیک تو ہے نہ؟(اس نے پریشانی سے کہا)

ہاں ہاں بس کچھ ٹیسٹ کروں گا۔۔۔(موصب نے اسے تسلی دی)

سر آپ باہر جاہیں مجھے ان کی ای سی جی کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(نرس)

اسے کب سے کہہ رہی تھی مگر وہ سن ہی نہیں رہا تھا بس اپنی دادی کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا

تھا۔وہ انھیں ایک پل کہ لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔جب وہ بار بار بول کر اسے تنگ کر رہی تھی تو وہ اکتا کر بولا)

آپ کو جو کرنا ہے آپ کریں میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کروگا۔۔

سر آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں۔۔۔آپ یہاں نہیں رکھ سکتے۔۔۔(نرس نے اسے سمجھانے کی کوشیش کی)

تصبیہا جو وہاں آئی اسے اس نرس سے کام تھا۔۔۔مگر وہاں آکر اس نے دیکھا کہ وہ نرس کسی کو بار بار ایک ہی بات کہہ رہی ہے مگر وہ نہیں سن رہا۔تصبیہا کو غصہ آیا ۔وہ وہاں گئی اور بولی)

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟جہانگیر کی پیٹھ تھی اس کی طرف۔اس نے نرس سے پوچھا ۔تو وہ بولی)

میں کب سے انہیں سمجھا رہی ہو کہ تھوڑی دیر کہ لیے باہر چلے جاہیں مگر یہ سن ہی نہیں رہے۔۔۔۔(نرس نے تنگ اکر تصبیہا کو بتایا تو تصبیہا نے جہانگیر سے کہا)

ہیلو۔۔۔۔۔۔(اس نے جہانگیر کہ آگے چوٹکی بجائی، تو اس نے پلٹ کر دیکھا تو تصبیہا کو اپنے سامنے پایا۔۔۔۔)

آپ کو سمجھ نہیں آ رہا وہ کیا کہہ رہی ہیں آپ سے۔۔۔۔(تصبیہا نے تھوڑا غصے سے کہا)

میں نے تو ان سے کہا ہے کہ انھیں جو کرنا ہے وہ کر لیں۔۔۔(جہانگیر نے تصبیہا کو ایسے کہا جیسے کوئی بچہ کسی کی شکایت لگا رہا ہو)

جہانگیر کی بات سن کر تصبیہا نے نرس کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے پوچھا تو وہ بولی)

میم مجھے ان کی ای سی جی کرنی ہے۔۔۔۔۔۔(وہ آگے بولتی کہ تصبیہا نے اسے روک دیا اور جہانگیر سے بولی)

آپ اٹھیں اور آیئے میرے ساتھ۔۔۔۔(جہانگیر نے اسے ایسے دیکھا کہ کہہ رہا ہو کہ مجھے نہیں جانا۔۔۔۔تصبیہا نے نرم لہجے میں کہا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھیے۔۔۔انھیں کچھ نہیں ہو گا میں آپ سے کہہ رہی ہوں بس کچھ دیر کی ہی بات ہے پھر آپ ان کہ پاس آجاہیے گا۔۔۔(تصبیہا نے نرمی سے کہا تو جہا گیر نے پہلے اپنی دادی کا ہاتھ چوما اور اٹھ کر تصبیہا کہ ساتھ باہر نکل گیا۔۔۔۔وہ باہر آئے تو تصبیہا نے اس سے پوچھا)

وہ کون ہیں اپ کی؟؟؟؟

میری دادو ہیں وہ۔۔۔۔

کیا ہوا ہے انھیں۔۔(اس نے اگلا سال کیا)

کل رات ان کی طبیت اچانک خراب ہو گئی تھی تو میں انھیں یہاں لے آیا۔۔۔

انشااللہ وہ ٹھیک ہو جاہیں گی پریشان نہیں ہوں۔۔۔۔۔(تصبیہا نے مسکرا کر کہا تو ایک منٹ کہ لیے تو جہانگیر کا دل کیا کہ اس کہ چہرے سے نظریں ہی نا ہٹائے۔۔۔۔)

اتنے میں نرس بھی باہر آگئی۔تصبیہا بولی)

لیں ہو گیا کام۔۔آپ ایسے ہی گھبرا رہے تھے۔جایئے اب اندر۔۔۔۔(اس نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔ مگر جہانگیر کا دل چارہا تھا کہ اسے وہیں روک لے۔ مگر وہ جا چکی تھی۔۔وہ سر جھٹک کر اندر چلا گیا)

یار میری بات تو سنو۔۔۔نور۔۔۔۔نوررررر ہیلو۔۔۔۔(شاہ موبائل کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا جب سعد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسنے موبائل بند کر دیا کیونکہ کال تو ویسے ہی کٹ گئی تھی)

میرے آتے ہی کال دیسکنیکٹ کر دی۔۔۔(سعد نے اسے اڑے ہاتھوں لیا)

نہیں نہیں وہ کال ہی کٹ گئی تھی۔۔(شاہ نے اپنی صفائی دی)

اچھا تو نور نے بات نہیں کی۔۔۔(سعد نے نور کا نام لیا تو شاہ شوکڈ رہ گیا ک اسے کیسے پتا چلا)

تمھیں کیسے پتا نور کا؟؟؟؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹا ہم اڑتی چڑیا کہ پر گن لیتے ہیں۔۔۔۔(سعد اپنا کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہا)

اچھا کیا پتا ہے تمھیں؟(شاہ نے اس سے جاننا چاہا کہ وہ کیا جانتا ہے)

وہ میں بتا ہی دوں گا پلے تو بتا کہ یہ کب سے چل رہا ہے اوررررررر موصب کو پتا ہے اس سب کہ بارے میں؟؟؟؟؟؟؟(سعد نے انکھیں چھوٹی کر کہ اس سے پوچھا تو شاہ بولا)

تو اپنا منہ بند رکھے گا تو نہیں پتا چلے گا۔۔(شاہ نے برا سا منہ بنا کر کہا تو سعد نے ہنسنے لگا)

ہنس لے بیٹا تیرا ابھی وقت آئے گا تب پوچھو گا تجھ سے(شاہ اسے ایک مکا مار)

اچھا بتا مسلہ کیا ہے۔ہو سکتا ہے میں کچھ مدد کر دوں(سعد نے اپنی ہنسی روکھتے ہوئے کہا)

نہیں میں کر لوں گا خود ہی کچھ نا کچھ(شاہ نے برا سا منہ بنا کر کہا)

چل ٹھیک ہے جیسی تیری مرضی۔۔۔مگر کوئی ہیلپ چاہیے ہو تو بتانا۔۔۔(اس نے کہا تو شاہ بے دلی سے مسکرایا اور اٹھ کر چلا گیا)

کیا ہوا ہے اتنی خاموش کیوں ہو؟(تصبیہا نے فائزہ سے پوچھا جو خاموش بیٹھی تھی
(

میں کچھ سوچ رہی ہوں۔۔(فائزہ نے اسے بتایا)

ہیں سچی تم یہ کام بھی کرتی ہو۔۔۔(تصبیہا نے ہستے ہوئے کہا)

میں سنجیدہ ہوں۔۔۔(فائزہ بولی)

اچھا بتاو ہوا کیا ہے کیا سوچا جارہا ہے۔؟(تصبیہا نے سنجیدگی سے کہا)

یار فیروز کا برتھ ڈے ہے کل میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نا اسے سرپرائز دیں

۔۔۔(فائزہ نے تصبیہا سے رائے چاہی)

آئیڈیا تو اچھا، تیاری شروع کرو۔ کیا کرنا ہے مجھے بتاو۔۔۔

فارم ہاوس میں ارینجمیڈ کر لیتے ہیں۔۔۔

کس کہ فارم ہاوس میں ؟؟/

موصب کہ ۔۔۔۔

(اس کا فارم ہاوس بھی ہے۔۔۔۔تصبیہا نے دل میں سوچا)

ہاں تو تم موصب سے بات کر لو۔۔(تصبیہا نے کہا۔کیونکہ اسے پتا تھا وہ بولے گی تو وہ کبھی اجازت نہیں دے گا)

ہاں میں موصب سے بات کرتی ہوں۔۔(وہ یہ کہہ کر موصب کو ڈھونڈنے بھاگی)

کیا حال ہے دوست ؟(تصبیہا حسن کہ روم میں آئی تھی اس سے ملنے۔اتفاق سے موصب وہی تھا۔اس کی رپورٹس چیک کر رہا تھا۔۔۔۔)

میں تم سے ناراض ہوں۔۔۔(حسن نے منہ بنا کر کہا)

ہیں وہ کیوں ؟؟؟(تصبیہا کی سمجھ نہیں آیا کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہا ہے)

تم نے کہا تھا کہ ہم کل مووی دیکھیں گے۔۔۔(اس نے تصبیہا کو یاد دیلایا)

(تصبیہا نے اپنے دانتوں تلے زبان کی۔۔۔کیونکہ وہ واقع بھول گئی تھی۔۔۔موصب نے تصبیہا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔کہ مووی کیسے دیکھاوں اسے۔۔۔وہ سمجھ گیا اور بولا)

میرے آفس میں جاو وہاں لیپ ٹوپ ہو گا وہ لے کر آو۔۔۔۔۔

(تصبیہا گئی اور لیپ ٹوپ لے کر آئی۔۔موصب نے پاسورڈ کھولا اور تصبیہا کو دے دیا)

تصبیہا حسن کہ برابر میں بیٹھ گئی اور وہ دونوں مووی دیکھنے لگے۔۔۔موصب وہاں سے چلا گیا)

تصبیہا تم بھی چلو نا میرے ساتھ۔یہاں قریب میں ہی تو ہے مول۔۔۔(فائزہ نے اس سے ضد کی)

یار میں کیسے جاسکتی ہوں موصب سر اجازت نہیں دیں گے۔۔۔(اس نے اپنی مشکل بتائی)

تم ایک دفعہ پوچھ کر تو دیکھو۔۔۔۔(فائزہ نے اسے فورس کیا)

اچھا دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔(اسے پتا تھا اجازت تو ملنی نہیں ہے پھر بھی کوشش کر کہ دیکھ لیتی ہوں)

(وہ بنا دستک کہ ہی اس کہ کیبن میں گئی جیسا وہ ہمیشہ کرتی تھی۔ موصب نے اسے دیکھا اور ایک لمبی سانس لی پھر نفی میں سر ہلا کر فائل دیکھنے لگا)

مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا۔۔۔

کیا؟

وہ۔۔۔فائزہ مجھے اپنے ساتھ مول جانے کا کہہ رہی ہے۔ میں جاوں؟

اسے بتانا نہیں اجازت لینا کہتے ہیں۔۔(موصب نے اس کی تصیح کی)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم سمجھ گئے نا کافی ہے۔۔۔میں جاوں؟؟؟؟(تصبیہا نے چڑتے ہوئے کہا تو

موصب نے اسے دیکھا پھر بولا)

کرنا کیا ہے وہاں جا کر تم نے؟

وہ فیروز کا برتھ ڈے ہے نا اس کی تیاری کے لیے۔۔(تصبیہا نے سچ سچ بتا دیا)

ٹھیک ہے جاو۔۔۔(تصبیہا کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے اجازت دے دی۔وہ موصب کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔اس نظر جب اپنے اوپر محسوس ہوئی تو موصب نے فائل سے نظریں گھوما کر اسے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی)

اب کیا ہوا؟ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

مجھے یقین نہیں آرہا کی تم نے مجھے جانے کی اجازت دی ہے۔۔۔(اس نے دل کی بات بول دی۔وہ ایسے ہی تھی جو بات اس کے دل میں ہوتی وہی زبان پر۔۔۔۔)

موصب نے اسے صرف گھورا جس پر وہ چپ کر کہ باہر نکل گئی۔)

(وہ دونوں مول میں شوپینگ کر رہیں تھیں فیروز کی برتھ ڈے کہ لیے۔وہ دونوں ایک شاپ پر کھڑی تھیں جب پیچھے سے کسی کی آواز آئی)

ارے آپ لوگ یہاں؟؟؟(اس کی آواز پر پلٹ کر دیکھا تو پیچھے جہانگیر کھڑا تھا ۔۔۔۔)

آپ؟آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟(فائزہ بولی)

پہلے سوال میں نے کیا تھا۔۔۔(جہانگیر نے تصبیہا کو دیکھتے ہوئے فائزہ کو جواب دیا تو اس کی بات پر فائزہ بولی)

وہ فیروز کا برتھ ڈے ہے تو اسے سرپرائیز پارٹی رکھی ہے۔اسی کی تیاری کر رہے ہیں ہم لوگ۔۔

اووو زبردست۔۔۔۔کب ہے برتھ ڈے؟

کل۔۔۔(فائزہ نے خوشی خوشی بتایا)

مجھے نہیں بلایئں گی۔۔؟(جہانگیر نے فائزہ سے کہا تو پہلے تو فائزہ نے تصبیہا کو دیکھا جو کہ کارڈ دیکھنے میں مصروف تھی، پھر جہانگیر سے بولی)

آپ آہیں گے اگر ہم کہیں گے تو؟؟؟؟(فائزہ نے الٹا اس سے سوال کیا)

کیوں نہیں آپ کہہ کر تو دیکھیں۔۔(جہانگیر نے ایک ادا سے بولا تو تصبیہا نے کارڈ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا جو تصبیہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔تصبیہا نے نظریں گھما لیں)

ایسی بات ہے تو آپ کل موصب کہ فارم ہاوس پہنچ جاہیں۔۔۔بلکے نہیں ایک کام کریں آپ موصب، سعد اور فیروز کہ ساتھ ہی آ جاہیں۔۔(فائزہ نے اسے تفصیل بتادی۔۔تصبیہا کا دل کر رہا تھا کہ فائزہ کا سر دیوار میں مار دے)

ہاں یہ ٹھیک ہے۔پھر کل ملتے ہیں۔۔۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔(جہانگیر نے پروگرام ڈن کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا)

اس کہ جاتے ہی تصبیہا، فائزہ پر چڑھ گئی)

کیا ضروت تھی اسے انوائیٹ کرنے کی؟

یار میں نہیں اس نے خود ہی اپنے کو انوا ہیٹ کیا ہے۔۔(فائزہ بچاری بولی)

ہاں۔۔۔اسے پورا پلین تو اس کی پھپھو بتا رہیں تھی نا۔۔(اسے ابھی بھی غصہ تھا)

چلو کوئی بات نہیں ویسے بھی وہ موصب کا بہت اچھا دوست ہے۔۔۔(فائزہ نے ایک اور دلیل پیش کی)

موصب سر کا فرینڈ ہے تو وہ انوائیٹ کریں تم نے کیوں کیا۔۔(تصبیہا کی ٹانگ وہیں اڑی ہوئی تھی)

اچھا ٹھیک ہے میں انھیں منا کر دیتی ہوں فون کر کہ۔۔۔(فائزہ نے برا سا منہ بنا کر کہا)

ہاں اب اچھا لگے گا نا پہلے بولا لیا، بعد میں منا کر دیا۔۔ایک منٹ تمھارے پاس اس کا نمبر بھی ہے؟

ہاں انھوں نے خود دیا تھا جب ان کی دادی ایڈمٹ تھیں۔۔۔(اس کی بات سن کر تصبیہا نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا)

کل کا پلین کیا ہے ؟موصب نے فائزہ سے پوچھا۔۔۔وہاں سعد،شاہ،تصبیہا سب موجود تھے۔۔۔)

فیروز کو پتا نہیں چلنا چاہیے اس کہ بارے میں ورنا سارا سرپرائیز خراب ہو جائے گا۔۔۔ہیں اور تصبیہا شاہ کہ ساتھ پہلے فارم ہاوس چلے جاہیں گے،ارینجمنیٹ کے لیے،پھ تم،سعد اور جہانگیر مل کر فیروز کو کسی بھانے سے وہاں لے آنا ۔۔۔۔(اس کی بات کے اختیتام پر سعد بولا)

یہ جہانگیر کہاسے آگیا بیچ میں ؟(سعد نے ابرو اچکا کہ پوچھا)

وہ اس دن مول میں مل گیا تھا اور اس نے بولا کہ مجھے نہیں بولاو گی تو مجھے منا کرنا اچھا نہیں لگا۔۔سوری تم لوگوں سے پوچھے بغیر میں نے۔۔۔۔(فائزہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے بتایا کہ ان سے پوچھے بغیر اس نے جہانگیر کو انوائٹ کر لیا)

وہ کچھ اور بولتی اس سے پہلے موصب بولا)

کوئی بات نہیں۔۔۔۔(مؤصب کو اس کا شرمندہ ہونا اچھا نہیں لگا)

آپی چلیں ؟(شاہ اس کے پاس آیا اور تصبیہا کو فارم ہاوس چلنے کو کہا)

ہاں چلتے ہیں بس یہ اکاونٹس دیکھ لوں۔۔۔(تصبیہا نے مصروف سے انداز میں کہا)

تو یہ آپ کیوں دیکھ رہی ہیں ؟ یہ تو اکاونٹیٹ کا کام ہے۔۔۔(شاہ نے اکتاتے ہوئے کہا)

ہاں وہ آج نہیں آئے تو میں دیکھ رہی ہوں آخر اپنی ڈگری کہی تو استعمال کروں ۔۔۔۔(تصبیہا نے مسکراتے ہوئے شاہ سے کہا)

آپ بزنیس اسٹوڈینٹ تھیں۔۔(شاہ نے حیرت سے پوچھا)

جیییییسیی۔(اس نے جی کو لمبا کرتے ہوئے کہا)

لو میں تو ابھی تک سمجھ رہا تھا کہ آپ انٹر کی اسٹوڈینٹ ہوں گی۔۔۔(شاہ نے اسے نہی بات بتائی)

کیا؟؟؟(تصبیہا نے حیریت سے پوچھا)

ہاں۔۔۔۔۔واقعی آپ کو دیکھ کر کوئی بھی یہ ہی سمجھے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر کوئی تمھاری طرح بے واقوف نہیں ہوتا۔۔۔(تصبیہا نے اس کا مزاق اڑاتے ہوئے کہا تو وہ بولا)

آپ بھی یہ ہی کہہ رہی ہیں۔۔نور بھی یہ ہی بولتی ہے۔۔(شاہ روانی سے بولتا گیا اور جب احساس ہوا تو اپنی زبان دانتوں تلے دبالی)

کون نور؟؟؟؟(تصبیہا نے حیرت سے پوچھا کیونکہ یہ نام اس نے شاہ کہ منہ سے پہلی مرتبہ سنا تھا)

ہیمیں دیر ہورہی ہے۔مجھے لگتا ہے اب چلنا چاہیے۔۔(شاہ نے بعد کو ختم کرنے کہ لیے کہا مگر وہ بھی تصبیہا تھی ایسے چھوڑ ہی نہ دے اسے)

کوئی دیر نہیں ہورہی۔پہلے بتاو نور کون ہے؟؟(تصبیہا نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا)

پہلے پرومس کریں بھائی نہیں بتاہیں گیں۔۔۔۔۔(شاہ نے ہار مانتے ہوئے کہا)

یہ تو بات سنے کہ بات ڈیسایڈ ہو گا بیٹا۔۔۔(تصبیہا نے اسے پوچکارتے ہوئے)

وہ نور میری کلاس فیلو تھی میڈیکل کالج میں۔۔۔

صرف کلاس فیلو؟(تصبیہا نے ابرو اچکا کر پوچھا)

نہیں میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

اوووووووووو(تصبیہا نے اوو کو لمبا کرتے ہوئے کہا)

تو مسلئہ کیا ہے؟کیا وہ مان نہیں رہی؟

نہیں وہ بھی مجھ سے پیار کرتی ہے۔انفیکٹ ہماری لڑائی ہی ابھی اس بات پر چل رہی ہے کہ میں اس کہ گھر رشتہ کیوں نہیں بھیج رہا۔۔(شاہ نے بیچارا سامنہ بنا کر کہا)

تو؟؟موم ڈیڈ کو بتا دو۔۔۔۔۔بتا کیوں نہیں رہے؟(اسے ابھی بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیوں نہیں بتا رہا)

یار بھائی،،بھائی نہیں مانیں گے۔۔۔

کیوں موصب کو کیا پرابلم ہے؟

بھائی چاہتے ہیں کہ پہلے میں ڈاکٹر بن جاوں اس کہ بعد کچھ اور کرنے کا سوچنا (شاہ نے موصب کا پوائنٹ بتایا تو تصبیہا نے اپنا ہاتھ سر پر مارا)

یااللہ کیا ہے یہ بندہ۔۔۔۔۔

چلو چلتے ہیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔میں موصب کو بتا دو ورنہ پھر سے سنے کو ملے گی۔ (تصبیہا نے بات ختم کرتے ہوئے کہا)

موصب۔۔۔تصبیہا اندر آئی تو چونک اٹھا کیونکہ وہ آئی ہی اتنی جلدی میں تھی ۔وہ اکثرا ایسے ہی آتی تھی)

تم کبھی آرام سے کیوں نہیں آیتی ؟(اس نے تصیبیہا کو گھورتے ہوئے کہا)

آسکتی ہوں۔۔(اس نے بڑے آرام سے کہا)

تو آتی کیوں نہیں ہو؟(وہ ترکی باترکی بولا)

اگلی بار سوچوں گی اس بارے میں بھی۔۔۔(وہ چڑ کر بولی) لیکن ابھی میں تمھیں بتانے آئی ہوں کہ میں اور فائزہ، شاہ کہ ساتھ جا رہے ہیں۔۔۔۔

اتنی جلدی کیوں؟؟؟؟(موصب نے جھٹ پوچھا)

تیاریاں جو کرنی ہیں۔۔۔(اس نے بھی اس کہ انداز میں کہا)

ہمیں وہاں رات میں پہنچنا ہے اور تم صبح سے جا رہی ہو؟(وہ الجھا ہوا تھا ایسا تصبیہا کو لگا)

جانے میں بھی ٹائم لگے گا(تصبیہا اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا تو وہ خاموش ہو گیا)

تو میں جاوں؟(تصبیہا نے پوچھا اس نے صرف گردن ہلا دی)

اسے گئے ابھی کچھ گھنٹے ہی ہوئے تھے اور ان چند گھنٹوں میں وہ بہت چڑ چڑا ہو گیا تھا ۔اسے کتنے کام خود کرنے پڑ گئے تھے۔ان تصبیہا کا غصہ دوسروں پر اتر رہا تھا۔ٹی

بوئے اس کے لیے کافی بنا کر لایا۔۔۔۔ایک گھونٹ لیتے ہی اس ٹھوک دی اور اس سے بولا)

یہ کافی بنائی ہے تم نے ؟(وہ غصے سے چیخا)

سوری سر میں نیا آیا ہوں تو مجھے نہیں پتا آپ کا ٹیسٹ اور ویسے بھی آپ کی کافی ہمیشہ تصبیہا میڈم ہی بناتیں ہیں۔۔۔(اس نے جیسے ہی تصبیہا کا نام لیا تو وہ اور غصہ ہو گیا)

اچھا۔۔یعنی تصبیہا میڈم نہیں ہو نگی تو مجھے کافی پینی نصیب نہیں ہو گی ؟(موصب نے دانت پیستے ہوئے انتہائی غصے میں کہا)

میں دوسری بنا دیتا ہوں(اس بیچارے کو اپنی نوکری کی فکر تھی اس لیے بولا)

کوئی ضرورت نہیں ہے۔جاو یہاں سے۔۔۔(موصب غصے سے ڈھاڑا تو وہ لڑکا جانے لگا کہ سعد موصب کہ کیبن میں آیا اور اسے غصے میں دیکھ کر بولا)

کیا ہوا اتنی گرمی کیوں ہو رہی ہے۔۔۔؟(سعد نے ٹی بوائے کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ بولا)

ڈاکٹر صاحب کو کافی پسند نہیں آئی۔۔(وہ منہ لٹکا کر بولا)

کوئی بات نہیں مجھے دے دو۔۔ تم جاو۔۔(۔ سعد نے اس سے کافی لی اور موصب کے سامنے جا کر بیٹھ گیا وہ کچھ بولا نہیں بس موصب کو ایک ٹیک دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔موصب نے چڑتے ہوئے کہا)

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہا ہے۔۔؟

دیکھ رہا ہوں ابھی اسے گئے چند گھنٹے ہی ہوئے ہیں تو جناب کا یہ حال ہے۔جب وہ ہمیشہ کے لیے چلی جائے گی تب کیا ہو گا۔۔۔(سعد کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا)

کس کی بات کر رہا ہے تو؟(موصب کو واقعی سمجھ نہیں آیا کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔ابھی وہ اس کنڈیشن میں ہی نہیں تھا کہ کچھ اور سوچتا)

تو واقعی اتنا شریف ہے یا مجھے دیکھا رہا ہے۔۔۔۔(سعد اسے مزید تنگ کرنے لگا)

پہلیاں کیوں بجھوا رہا ہے سیدھا سیدھا بتانا کون جا رہا ہے؟(موصب نے تنگ آکر کہا)

تصبیہا۔۔۔۔تصبیہا کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔(اس نے موصب کی انکھوں دیکھتے ہوئے کہا)

تصبیہا کہاں جا رہی ہے اور کیوں؟(اس کے جانے کا سن کر ہی اسے کچھ اجیب لگا)

کیوں کا کیا مطلب؟تو کب تک اسے اس طرح رکھے گا۔ایک نا ایک دن تو تیرا فیصلہ یہ ہی ہو گا نا آخر کو اپنا بدلہ بھی تو پورا کرنا ہے نا۔۔۔(سعد کی نظریں اس کے چہرے پر ہی تھیں وہ موصب کہ چہرے کہ اڑتے رنگ دیکھ سکتا تھا اسی لیے تھوڑا رک کر پھر بولا)

ایک منٹ کہیں ایسا تو نہیں کہ تجھے اس سے محبت ہو گئی ہو۔۔۔(سعد کی بات سن کر موصب بلکل خاموش ہو گیا)

بہت بری بیماری میں مبتلہ ہو گیا ہے تو۔اس کا تو کوئی علاج بھی ہے ڈاکٹر صاحب (سعد نے ہنستے ہوئے کہا تو موصب بولا)

تیرا تو دماغ خراب ہو گیا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔جیسا تو سوچ رہا ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔(موصب نے فائل اپنے منہ کہ آگے کر لی تو سعد بولا)

ویسے ایسا ہو جائے تو کوئی برائی تو نہیں ہے۔۔۔(سعد نے شرارت سے کہا تو موصب نے اسے گھورا اور بولا)

تجھے اور کوئی کام نہیں ہے؟(موصب نے اسے بھگانا چاہا)

نہیں۔۔۔(سعد نے دانت دکھاتے ہوئے کہا تو وہ بولا)

اچھا یہ بتا نکلنا کب تک ہے ہمیں؟(وہ فارم ہاوس جانے کہ بارے میں پوچھنے لگا تو سعد بولا)

دیکھا کہا تھا نا آ رہی ہے نا اس کی یاد۔۔۔(سعد نے چھیڑتے ہوئے کہا تو موصب نے پین کھینچ کر مارا مگر تب تک وہ باہر بھاگ چکا تھا۔)

شام کو وہ سب فارم ہاوس کے لیے نکل گئے۔۔فیروز کو یہ کہہ کر کہ سب مل کر لونگ ڈرائیو پر جا رہے ہیں اور اسے زبردستی تیار کیا کیونکہ وہ جانے کہ لیے بلکل راضی نہیں تھا۔)

اب موڈ ٹھیک کر لے یار۔۔(سعد نے فہروز سے کہا جو منہ پھولا کر بیٹھا تھا)

تم لوگوں کو سچ میں نہیں پتا آج کیا ہے؟(فیروز نے موصب اور سعد کو دیکھتے ہوئے کہا)

یار آج ہفتہ ہے یہ پتا ہے اس کہ علاوہ اور کیا ہے(سعد نے ناسمجھی سے کہا)

لعنت ہو تم جیسے دوستوں پر۔۔۔(فیروز یہ دکھ تھا کہ اس کی برتھ ڈے کسی کو یاد نہیں ہے۔)

انھیں وہاں پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی اور سب اچھی بات یہ تھی کہ فیروز آدھے راستے میں ہی سو گیا تھا اور جب وہ لوگ وہاں پہنچے موصب نے اسے اٹھایا نہیں بلکہ اسے جھنجھوڑ دیا۔وہ ہڑبڑا کر اٹھا)

کیا ہوا؟؟؟؟؟؟؟؟؟(اسپیچارا نے ادھر ادھر دیکھا تو بولا)

یہ کہا آ گئے ہم؟

اندر چلیں۔۔(موصب نے اس کہ گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اندر لے گیا)

وہ اندر آئے تو اندھیرا تھا۔۔۔فیروز نے موصب سے کہا)

آ بے یہ کہاں لے آیا۔۔۔۔(وہ کافی اندھیرا تھا)

اندر تو آآآآآآآآآ(موصب اور باقی سب تھوڑا اندر آئے تو ایک دم سے لوئٹ آن ہوئی اور وہ سب ایک آواز میں چیختے ہوئے بولے)

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فیروز تو حیران رہ گیا تھا اس کی خوشی کی کوئی انتیہا نہیں تھی۔

جب موصب کی نظر تصبیہا پر پڑی تو اسے ایسا لگا جیسے اس کی زندگی میں آکسیجن واپس آگیا ہو۔۔۔اور ایسا اسے پہلی مرتبہ محسوس ہوا تھا اور وہ خود بھی اپنی کیفیت سے ناواقف تھا۔۔۔مگر وہ اکیلا نہیں تھا کوئی اور بھی تھا جو تصبیہا کو دیکھ کر پلکیں جھپکا بھولا گیا تھا۔)

تصبیہا جو ہنستے ہوئے فیروز کو وش کر رہی تھی۔ موصب کو لگا کہ یہ بس یہیں تھم جائے۔ دن بھر کی جو چڑ چڑاھٹ تھی وہ تو کہیں غائب ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔ فیروز سب سے گلے مل رہا تھا، موصب سے بھی ملا۔ فیروز سے گلے ملتے ہوئے موصب کی نظر جہانگیر پر پڑی۔ اس نے جب اس کی سیدھ میں دیکھا تو وہ تصبیہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ مؤصب کو لگا شاید اسے کوئی دھوکا ہو ہے اس نے اپنا خیال سمجھ کر جھٹک دیا

(

تجھے پتا ہے یہ آئڈیا کس کا تھا (شاہ نے فیروز سے کہا)

کس کی پلیننگ تھی ؟؟؟ (فیروز نے شاہ سے کہا تو وہ بولا)

یہ سارا آئڈیا فائزہ کا تھا۔۔۔ ایسی نے یہ سب پلین کیا ہے۔ (شاہ کے بجائے تصبیہا نے جواب دیا تو فیروز بولا)

ویسے مجھے بھی فائزہ سے کچھ کہنا ہے۔۔ (فیروز نے فائزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سعد بولا)

وہ کیا؟؟؟؟؟(فیروز بغیر کوئی جواب دیے فائزہ کہ سامنے گیا اور اپنا ایک گھوٹنا زمین میں ٹیکا کر بیٹھا اور اپنا ایک ہاتھ فائزہ کہ آگے کر کہ بولا)

ویل یو میری می؟؟؟؟؟؟(فائزہ تو شوکڈ تھی کہ وہ ایسے اسے پرپوس کرے گا ۔۔۔اس کی اس حرکت پر سب آوازیں لگانی شروع کردیں)

اووووووووووووووووووووووو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سب ایک ساتھ بولے۔۔۔)

فائزہ نے سب کی طرف دیکھا تو وہ سب سرہاں میں ہلانے لگے کہ ہاں بولو۔۔۔فائزہ نے پھر فیروز کی طرف دیکھا اور مسکرا کر بولی)

ہاں۔۔۔۔۔(اس کہ ہاں بولتے ہی فیروز نے اپنی جیب سے رنگ نکالی اور اس کی انگلی پہنادی اور بولا)

کب سے لے کر گھوم رہا ہوں اسے آج اسے اپنی صحیح جگہ مل گئی۔۔۔(اس کہ رنگ پہناتے ہی سب مبارک بعد دینے لگے۔پھر فاہزہ نے فیروز کہ ساتھ مل کر کیک کاٹا۔۔۔۔۔

ـ

کھانے کے بعد تصبیہا عشاء کی نماز پڑھنے چلی گئی۔۔۔ نماز پڑھ کر جب اس کی نظر کھڑکی پر پڑی تو وہ وہیں کھڑی ہو گئی کیونکہ کھڑکی کچھ فاصلے پر موصب کھڑا ہنس رہا تھا سب کہ ساتھ۔ وہ بلیک جینس پر بلیک جیکٹ پہنے، ہمیشہ کی طرح لوکٹس لٹکائے، بالوں کو پیچھے باندھے ہوئے وہ تصبیہا کو بہت اچھا لگا۔ اور اس نے دل میں اپنے رب سے دعا کی)

یا اللہ جب آپ نے اس شخص کو میری قسمت میں لکھا ہے تو اس کہ دل میں بھی میرے لیے محبت ڈال دیں۔۔۔ (اس نے صرف دل میں ہی سوچا تھا مگر وہ پروردگار تو دلوں کہ حال جانتا ہے، اس کا علم تو ہماری شہہ رگ سر بھی زیادہ قریب ہے)

تصبیہا باہر آئی تو جہانگیر اس کہ پاس آیا اور بولا)

ارے آپ کہا چلی گیئں تھیں میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔

کیوں؟کوئی کام تھا؟(تصبیہا نے سنجیدہ ہو کر پوچھا)

کیا کوئی کام ہو گا تو کیا جب ہی میں آپ کو یاد کر سکتا ہو۔اس کہ علاوہ نہیں ؟(جہانگیر اس کہ تھوڑا قریب ہو کر بولا تو تصبیہا فورا پیچھے ہوئی اور غصے سے بولی)

دور رہ کر بات کریں۔۔۔(وہ غصے سے غرائی تو جہانگیر بولا)

سوری اگر آپ کو برا لگا ہو تو میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔(جہانگیر نے اس سے معافی مانگی)

آیندہ خیال رکھنا۔۔(تصبیہا نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا)

موصب جو انھیں بات کرتے دیکھ چکا تھا تصبیہا کو غصے میں دیکھ کر فورا اس کہ پاس آیا اور تصبیہا سے بولا)

کیا ہوا؟سب ٹھیک ہے؟(موصب نے فکرمندی سے پوچھا تو تصبیہا کہ بولنے سے پہلے جہانگیر بولا)

کیا ہونا ہے۔۔کچھ بھی نہیں سب ٹھیک ہے۔تو ایسے کیوں پوچھ رہا ہے؟(جہانگیر کو موصب کا تصبیہا کہ لیے فکرمند ہونا ٹھیک نہیں لگا۔۔موصب نے جہانگیر کی

طرف دیکھا پھر تصبیہا کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔ جہانگیر نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں تصبیہا کا ہاتھ، موصب کہ ہاتھ میں دیکھ کر۔۔۔)

سب ٹھیک ہے نا؟ کیا کہہ رہا تھا وہ؟ (چلتے ہوئے موصب نے اس کی طرف چہرا کیا اور بولا)

کیا کہہ سکتا ہے۔۔ کسی کی اتنی ہمت کہ تصبیہا کو کچھ کہہ دے۔۔۔ (تصبیہا نے ابرو اچکا کر کہا اور بولی)

ہاتھ تو چھوڑو میرا۔۔ (یہ کہہ کر اسنے موصب کہ ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور فائزہ کی طرف چل دی۔ موصب اسے جاتا دیکھ رہا تھا اور منہ میں بڑبڑایا)

کس کو اپنی شامت بلوانی ہے۔۔۔ (وہ مسکرایا)

رات انھیں کافی ہو گئی تھی تو وہ سب رات کو وہیں سو گئے۔۔۔ تصبیہا اور فائزہ ایک کمرے میں تھیں اور باقی لڑکہ الگ کمرے میں۔۔

تصبیہا کو نیند نہیں آ رہی تھی تو وہ باہر لون میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ بال اس کہ کھلے ہوئے تھے تو اس کہ بال کافی لمبے اور گھنے تھیں۔ وہ کوئی نہیں تھا اس لیے اس نے اسکارف نہیں پہنا ہوا تھا۔ موصب کو بھی نیند نہیں ارہی تھی بار بار اس کہ آنکھوں کہ سامنے جہانگیر کا چہرا آ رہا تھا جب وہ تصبیہا کو دیکھ رہا تھا۔۔ وہ اٹھا اور کھڑکی میں کھڑا ہوا تو باہر تصبیہا کو بیٹھے دیکھا)

یہ اتنی رات کو کیوں یہاں بیٹھی ہے۔۔۔(وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر آ گیا اور جن تصبیہا کہ برابر میں جا کر بیٹھ گیا۔ تصبیہا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور بولی (

تم۔۔۔ تم سوے نہیں۔۔(تصبیہا نے اس سے پوچھا تو وہ بولا)

میں بھی یہ ہی جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔(موصب نے اس کی آنکھوں دیکھتے ہوئے کہا تو تصبیہا نے اپنا چہرا موڑ لیا اور آسمان کو دیکھنے لگی اور بولی)

نیند نہیں آ رہی تھی اس لیے باہر آ گئی۔

نیند کیوں نہیں آ رہی؟

پتا نہیں۔۔(اس نے کندھے اچکا کر کہا۔ہوا بہت اچھی چل رہی تھی تصبیہا کہ بال اڑا اڑ کر اس کہ چہرے پر آرہے تھے۔موصب کا کیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے تصبیہا کہ چہرے سے بال ہٹائے پھر اپنے دل کو ڈپٹا اور بولا)

تصبیہا(موصب نے اسے نرمی سے پکارا)

ہمم(وہ اسے بغیر دیکھے بولی)

بال باندھو اپنے۔۔۔

کیا؟؟(اس نے نا سمجھی سے موصب کو دیکھا)

تم نے سن لیا ہے جو میں نے کہا ہے۔۔(موصب اور اپنی بات دھرائے،ایسا ہو نہیں سکتا

تصبیہا نے پہلے اسے گھورا پھر چپ چاپ اپنے بال سمیٹھ کر ڈھیلا سا جوڑا بنا لیا۔

کچھ دیر تو وہ دنوں خاموشی سے بیٹھے رہے۔۔کہتے ہیں خاموشی کی بھی اپنی ایک زبان ہوتی ہے۔۔۔

کچھ دیر بعد تصبیہا بولی)

موصب تم سے ایک بات کہوں؟

تم کب سے اجازت لینے لگیں اور بھی بولنے سے پہلے۔۔(موصب نے مسکراتے ہوئے کہا)

میں سنجیدہ ہو۔۔۔(تصبیہا نے اس دیکھتے ہوئے کہا تو وہ بولا)

اچھ بولو۔۔

نہیں پہلے تم وعدہ کرو کہ غصہ نہیں کرو گے۔۔۔(تصبیہا نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا)

ایسا کیا کیا ہے تم نے؟؟(موصب نے اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھا)

پہلے وعدہ تو کرو۔۔۔۔(تصبیہا نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا تو موصب نے اپنا ہاتھ اس کہ ہاتھ پر رکھ دیا اور بولا)

اب بولو۔۔۔۔(وعدہ لینے کہ بعد تصبیہا نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر موصب نے نہیں چھوڑا اور بولا)

پہلے بتاو کیا بھنڈ کیا ہے۔۔۔۔(تصبیہا کو پتا تھا اب جب تک بات نہیں سنے گا وہ ہاتھ نہیں چھوڑے گا تو تصبیہا بولی)

وہ۔۔۔۔شاہ کسی کو پسند کرتا ہے اور وہ تمہارے غصے اور ناراضگی کی وجہ سے کسی کو بھی یہ بات نہیں بتا رہا۔وہ کہتا ہے کہ تم نے منا کیا ہے۔پلیز اس کا رشتہ اس لڑکی سے کروا دو۔۔۔(تصبیہا معصوم سے شکل بنا کر کہا)

میں تمہیں رشتے کروانے والی آنٹی لگ رہا ہو جو مجھ سے کہہ رہی ہو۔۔۔اور اس شاہ کہ بچے سے تو میں پوچھتا ہوں۔۔(وہ کہتا ہوا اٹھا تو تصبیہا نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا اور اسے چھینچ کر بیٹھالا)

تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم غصہ نہیں کرو گے (تصبیہا نے انگلی اٹھا کر اس سے کہا)

موصب خاموشی سے بیٹھ گیا، تصبیہا پھر سے بولنا شروع ہوئی)

موصب وہ پریشان ہے۔کیونکہ نور اس سے ناراض ہے۔۔۔(تصبیہا ہلکے لہجے میں بولی)

بس اسی وجہ سے میں منا کرتا ہوں، کڑکیوں کہ چوچلے ہی ختم نہیں ہوتے (موصب نے منہ بنا کر کہا)

کیا مطلب ہے اس بات کا؟ (تصبیہا آواز میں سختی تھی)

بات بات پر ناراض ہو جاتیں ہیں، اب وہ بیچارا تو ٹینشن میں آگیا نا۔ ناوہ صیح سے کام کر سکتا ہے نا کچھ اور بس اسی کہ خیالوں میں گھم رہتا ہو گا۔۔ (موصب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا)

تو وہ پریشانی تم دور کر سکتے ہو نا۔۔ (ان وہ چڑ گئی تھی)

وہ کیسے ؟

تم موم، ڈیڈ سے بات کر واور اس کا رشتہ لے کر نور کہ گھر چلے جاو، ورنہ اس کہ گھر والے کہیں اور اس کا رشتہ کر دیں گے یار پلیز ززززززززز۔۔ (تصبیہا نے اس سے ریکویسٹ کی)

پہلی اور آخری دفعہ تم سے کچھ مانگ رہی ہوں پلیز مان جاو۔۔۔ (وہ بچوں کی طرح کہہ رہی تھی۔ موصب نے اپنی ہنسی کو روک کر بولا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رات زیادہ ہو گئی ہے چلو اندر۔۔۔

مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔(وہ کچھ اور بولتی کہ موصب بولا)

میں کہہ رہا ہوں نا اندر جاو۔۔۔(اس کہنے پر وہ غصے سے اٹھی اور اسے غصے سے دیکھتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔موصب بھی اس کہ پیچھے اندر چلا گیا)

صبح سب دیر سے سو کر اٹھے۔۔۔فائزہ اور تصبیہا نے مل کر ناشتہ بنایا۔وہ سب ٹیبل پر بیٹھے تھے تصبیہا اور فائزہ نے ناشتہ لگایا۔جہانگیرابھی تک نہیں آیا تھا۔)

جہانگیر کہاں ہے؟(فائزہ نے پوچھا)

وہ تیار ہو رہا ہے آرہا ہے۔۔۔(شاہ نے جواب دیا)

سعد،شاہ اور موصب ایک سائیڈ پر بیٹھے تھے اور دوسری سائیڈ پر فیروز،فائزہ تھے۔تصبیہا بھی جا کر فائزہ کہ برابر میں بیٹھ گئی۔موصب بلکل تصبیہا کہ سامنے بیٹھا تھا۔تھوڑی دیر میں ہی جہانگیر بھی آگیا اور سیدھا جا کر تصبیہا کی برابر والی کرسی پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کہ برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔موصب نے اپنی مٹھیاں بھیچ لیں۔سعد، شاہ اور فیروز نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر موصب کو۔

چلو بھئی ناشتہ شروع کرو۔۔(فائزہ بولی۔۔۔سب نے ناشتہ شروع کیا مگر موصب کی بھوک اوڑ گئی تھی۔ناشتے کے دوران جہانگیر بار بار تصبیہا سے کہہ رہا تھا کہ اٹھا دو، وہ دے دو۔۔۔۔۔۔اور موصب کی شکل اس وقت دیکھنے والی تھی۔۔۔۔موصب نے ایک نولا بھی نہیں کھایا۔اس کا سارا دھیان دوسری طرف تھا۔تھوڑی دیر میں تصبیہا اٹھی تو جہانگیر بولا)

آرے کہا جا رہی ہیں آُپ؟

بس کر لیا ناشتہ میں نے۔۔(تصبیہا نے اپنے لہجے کو نورمل رکھتے ہوئے کہا ،موصب ان دونوں ہی کو دیکھ رہو تھا)

اتنی جلدی؟کوئی نہیں بیٹھیں یہاں اور پورا کریں اسے۔۔(وہ اس طرح دھونس جما کر کہہ رہا تھا جیسے ان کہ درمیان بہت گہری دوستی ہو۔۔۔موصب کو اب تصبیہا کہ جواب ک انتیظار تھا)

آپی اتنا ہی کھاتیں ہیں۔۔(تصبیہا کچھ کہتی اس سے پہلے شاہ بول پڑا جو کب سے برداشت کرر ہا تھا۔۔تصبیہا وہاں سے چلی گئی۔کچھ دیر بعد موصب اٹھا اور وہ بھی باہر نکل گیا۔۔۔)

موسب نے سب کو جلدی نکلے کہ لیے کہا تو فائزہ بولی 9

ابھی سے۔۔۔پلیز موصب ابھی تو ہم نے صحیح سے تمہارا فارم ہاوس دیکھا بھی نہیں ہے۔۔۔

خدا کا خوف کرو کل صبح سے اپ یہاں ہیں میڈم۔۔۔(موصب تنضیہ بولا)

یار وہ تو ہم سارا دن تیاریاں کرر ہے تھے۔۔۔(فائزہ نے منہ بنا کر کہا)

بھائی رکھ جاتے ہیں نا، کبھی کبھی تو ٹائم ملتا ہے۔۔۔(یہ شاہ تھا جو موصب سے التجیائی انداز میں بولا)

تم تو رہینے ہی دو، تمہیں تو میں بعد میں پوچھوں گا بیٹا (موصب نے ذومعنی انداز میں کہا)

میں کیا ہے اب ؟(شاہ کو کچھ گڑبڑ لگی)

تصبیہا نے موصب کو آنکھیں دیکھائیں کہ کہیں وہ یہیں شروع نا ہو جائے شاہ پر۔۔موصب بولا)

ٹھیک ہے تم لوگوں کی مرضی۔۔۔(وہ کہہ کر ایک فون کرنے چلا گیا)

چلو کرکٹ کھلتے ہیں۔(فیروز بولا تو تصبیہا بولی)

بیڈ اور بول کہا ہے ؟اس کے بغیر کیسے کھلیں گے۔۔۔

میں ملی بابا سے پوچھتا ہوں (شاہ بولا اور اندر چلا گیا)

پورا دن وہ کرکٹ اور مختلف گیمس کھلتے رہے جس میں موصب شامل نہیں تھا اس کا مونڈ صبح والے واقع سے ہی خراب تھا۔۔بیچ میں تصبیہا گئی تھی اسے بولانے)

موصب تم نہیں کھلو گے؟ چلو نا سب تمہیں بلا رہے ہیں۔۔۔

میں نہیں جا رہا۔ تم جاو انجوائے کرو۔۔۔۔ (وہ موبائل میں دیکھتا ہوا بولا تو وہ کھندھے اچکا کر چلی گئی۔ موصب اسے جاتا دیکھتا رہا)

شام کے وقت جب سب چائے پی رہے تھے تو تصبیہا موصب کی چائے لے کر اندر گئی وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا تھا۔۔ تصبیہا اندر آئی اور بولی)

موصب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمم (وہ صرف اتنا ہی بولا)

چائے پی لو۔۔ وہ چائے اس کے برابر میں رکھے ہوئے بولی تو وہ آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا)

یاد آ گئی تمہیں میری۔۔۔۔۔ (انداز اکھڑا ہوا تھا۔ تصبیہا خاموش رہی مگر وہ حیران بھی تھی کیونکہ وہ موصب ایسا پہلی پر تبہ دیکھ رہی اور ایسی بات تو وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی اس کہ منہ سے سننے کا۔۔)

تمہیاری طبیت ٹھیک ہے؟ (تصبیہا نے اس سے آرام سے پوچھا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔(وہ نرمی سے بولا)

تو دوا کھا لو۔۔کہاں رکھی ہے میں دوں؟(تصبیہا نے اس سے کہا اور جانے لگی تو موصب نے آگے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ کر کھنچا۔تو وہ اس سب کہ لیے تیار نہیں تھی اسی لیے موصب کہ اوپر گری۔۔موصب کا ایک ہاتھ اس کی کمر پر تھا۔تصبیہا نے چہرا اٹھا کر اسے گھورا اور بولی)

یہ کیا بدتمیزی۔۔(وہ غصے سے بولی مگر اس کا دل زور زور سے ڈھڑک رہا تھا۔۔۔

موصب نبا کچھ کہے دوسرے ہاتھ سے اس کہ بال،جو اس کہ چہرے پر آ گئے تھے ۔ہٹانے لگا۔۔۔وہ اٹھنے لگی تو موصب نے احصار کو اور تنگ کر دیا۔۔۔

موصب چھوڑو مجھے۔۔۔(تصبیہا نے اپنے آپ کو چھوڑوانا چاہا تو وہ بولا)

آنکھیں نکال لوں گا میں اسکی۔۔۔(موصب نے جس طرح غصے سے کہا تھا تو تصبیہا پوچھے بنا نا رہ سکی)

کس کی بات کر رہے ہو؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کوئی حق نہیں ہے تمہیں دیکھنے کا۔۔۔(موصب نے اس کا گال سہلاتے ہوئے ایک سحر میں کہا تو تصبیہا سانس لینا بھول گئی)

آپیییییی کہا ہو یار ررر (شاہ اسے ڈھونتے ہوئے آیا اور اسے آواز لگائی تو تصبیہا بولی (

شاہ ارہا ہے موصب، چھوڑو مجھے۔۔(تصبیہا نے اس سے کہا تو وہ بولا)

یہ میرے لیے ممکن نہیں ہے۔۔۔(اس نے ایک سحر انگیز انداز میں کہا اور اپنا ہاتھ اس کی کمر سے ہٹایا وہ فورا اٹھی اور باہر بھاگ گئی۔ موصب کا دل کیا شاہ کو پکڑ کر خوب مارے)

کہا تھیں آپ ؟ کب سے ڈھنڈر رہا ہوں۔۔۔(وہ کمرے سے باہر آئی تو شاہ اسے دیکھ کر بولا9

وہ میں موصب کو چائے دینے گئی تھی۔۔۔(تصبیہا نے نورمل انداز رکھتے ہوئے اسے کہا)

دینے گئیں تھیں یا اپنے ہاتھ سے پلا رہیں تھیں۔۔۔(شاہ نے مزاق میں کہا

۔تصبیہا نے نظر اٹھا کہ اسے دیکھا تو بولا)

سوری آپی میں مزاق کر رہا تھا۔۔(شاہ سمجھ گیا تھا کہ تصبیہا کو اس کی بات پسند نہیں آئی)

تھوڑی دیر میں موصب نے سب کو نکلنے کا کہا اور نکلتے نکلتے مغرب کا ٹائم ہو گیا۔

تصبیہا بولی)

میں نماز پڑھ لوں پھر نکلتے ہیں۔(وہ کہہ کر چلی گئی۔موصب کال سن کر واپس آیا تو بولا)

چلو نکلے نہیں ابھی تک اور تصبیہا کہاں ہے۔۔۔

وہ نماز پڑھنے گئی ہے۔۔(جہانگیر بولا تو موصب نے نے دانت بیچ لیے)

تم لوگ نکلو،راستہ لمبا ہے اور موسم بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔(موصب نے شاہ سے کہا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تصبیہا آئے تو ساتھ ہی نکلتے ہیں۔۔(یہ جہانگیر تھا، موصب کچھ کہتا اس سے پہلے شاہ بولا)

نہیں بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں نکلنا چاہیے،،، بھائی آپی کو آپ لے آیئے گا۔۔۔(شاہ بھی اپنے بھائی کا چہرا دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ یہ دفعہ اور بولا تو جہانگیر تو گیا ۔وہ زبردستی اسے لے گیا۔۔۔سب گاڑی میں بیٹھے اور چلے گئے۔موصب اندر آیا تو وہ نماز پڑھ رہی تھی وہ اندر گیا وضو کر کہ باہر آیا اور تصبیہا کہ آگے جائے نماز بیچھائی اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔۔

تصبیہا نے سلام پھرا تو موصب کو نماز پڑھتے پایا وہ مسکرائی اور اذکار کرنے لگی۔پھر دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا کیا مانگے۔۔مگر اللہ تو جانتا ہے نا جو ہمارے گمان ب میں بھی ہے)

نماز پڑھ کر باہر آئی تو وہاں کوئی نہیں تھا۔وہ پریشان ہو گئی پھر اندر آئی تو وہ نماز پڑھ رہا تھا وہ وہیں بیٹھ گئی اور اس کی نماز ختم ہونے کا انتیظار کرنے لگی۔وہ نماز ختم کر کہ اٹھا تو وہ بولی)

سب کہاں ہیں؟

چلے گئے۔

مجھے چھوڑ کہ کیسے جا سکتے ہیں وہ۔

میں ہونا تمہارے پاس۔۔(وہ مسکرا کر بولا تصبیہا نے اسے گھورا)

چلیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔(موصب نے اس سے کہا)

اب کوئی اور اوپشن ہے؟(تصبیہا نے الٹا اس سے سوال کیا)

اگر ہوتا تو؟(موصب کو اس کی یہ بات دل پر لگی)

تو تمہیں ہی چونتی۔۔(یہ بات اس نے اپنے دل میں کہی مگر بولی کچھ نہیں اور کھڑی ہو گئی)

وہ دونوں خاموشی سے سفر کر رہے تھے۔کچھ دیر تصبیہا بولی

موصب۔۔۔(وہ موصب کی طرف پوری گھوم گئی)

ہاں بولو۔۔۔(وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا)

تم مجھ سے بہت نفرت کرتے ہو نا؟(وہ پتا نہیں کیا جاننا چاہتی تھی)

(موصب نے اسے دیکھا پھر بولا)

جب پتا ہے تو کیوں پوچھ رہی ہو؟(اس کا تنگ تصبیہا کو تنگ کرنے کا ارادہ تھا)

اس کا جواب سن کر وہ خاموش ہو گئی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تو موصب نے اپنی مسکراہٹ روکی۔اس کہ بعد تصبیہا نے کوئی بات نہیں کی۔رات انھیں راستے میں ہی ہو گئی تھی۔تصبیہا کی آنکھ راستے لگ گئی تھی۔

موصب نے اسے دیکھا تو وہ اسے دیکھتا گیا۔گاڑی روکھ کر وہ اس کی طرف مڑا،اس کے چہرے پر آئے ہوئے بال ہٹائے اور اپنی سیٹ پر سر ٹیکا کر لمبی سانس لی اور سر اس کی طرف کیا اور بولا)

تمہیں لگتا ہے میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔میں چاہ کر بھی نہیں کر پایا۔کیوں یہ بھی نہیں جانتا۔کیوں دل بے چین ہو جاتا ہے جب تم دور ہوتی ہو میں نہیں جانتا، مجھے کیوں غصہ آجاتا ہے جب جہانگیر تمہیں دیکھتا ہے۔میں نہیں جانتا تصبیہا، مگر یہ باتیں میں تمہیں نہیں بتاوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(وہ بہت آہستہ

کہہ رہا تھا کہ وہ اٹھ نا جائے مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ سب سن چکی ہے۔وہ جیسے ہی چپ ہوا تصبیہا نے آنکھیں کھول دیں۔م موصب ایسے بوکھلایا جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔تصبیہا نے کچھ نہیں کہا بس اسے دیکھا اور آگے دیکھنے لگی ۔موصب نے گاڑی اسٹارٹ کی تو وہ بولی)

گاڑی کیوں روکی تھی۔۔۔(اس نے موصب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا)

بندہ تھک بھی جاتا ہے۔میں انسان ہو مشین نہیں۔۔۔(اس نے جس طرح جواب دیا تھا کنفیوز ہو کر تصبیہا کا دل ہی دل ہنسی روکنی مشکل ہو گئی مگر بہت مشکل سے اس نے روک لی)

اس نے سن تو نہیں لیا؟(موصب نے دل میں سوچا)

تصبیہا میڈم کہاں ہے ؟(ایک واڈبوائے نے آکر شاہ سے پوچھا)

کیوں کیا کام ہے ؟(شاہ نے اس سے پوچھا)

جی وہ ان کہ لیے کسی نے یہ بھیجا ہے۔۔(اس نے ایک گفٹ باکس اسے دیکھایا)

کون دے کر گیا ہے؟(شاہ نے پوچھا)

کوئی آدمی آیا تھا اور بولا کہ تصبیہا میڈم کو دینا ہے۔

مجھے دو میں دے دوں گا(شاہ نے وہ گفٹ لیا اور وہاں سے چلا گیا)

وہ کیفیٹیریا میں آیا تو وہ سب کہ ساتھ وہاں بیٹھی تھی شاہ نے اس کہا)

آپی یہ آپ کہ لیے آیا ہے(شاہ نے گفٹ تصبیہا کی طرف بڑھایا)

یہ کس نے دیا؟(تصبیہا نے حیریت اور ناسمجھی سے کہا)

مجھے نہیں پتا واڈ بوائے دے کر گیا ہے۔۔(شاہ نے جواب دیا)

یہ جہانگیر نے بھیجا ہو گا۔۔(فائزہ نے جھٹ کہا تو تصبیہا کہ ساتھ ساتھ موصب نے بھی حیرت سے دیکھا)

جہانگیر۔۔وہ کیوں بھیجے گا مجھے؟(تصببیہا نے غصے سے کہا)

یار اس کی کل کال آئی تھی اس نے مجھ سے تمہارا نمبر مانگا تو میں نے کہا کہ تمہارے پاس تو موبائل نہیں ہے،تو وہ حیران ہوا۔(اس نے تصبیہا سب بتا دیا۔ موصب کا

خون کھول گیا وہ اٹھا تصبیہا گھورا اور وہاں سے چلا گیا۔ تصبیہا کا غصے سے برا حال تھا کہ کہیں جہانگیر اسے مل جائے اور وہ اس کا منہ توڑ دے۔

-

اس لڑکی کا پتا کرواں کہ کہار ہتی ہے۔ کون کون ہے اس کہ گھر و غیرہ وغیرہ ۔۔۔(جہنگیر نے ایک بندے سے کہا)

جی سر ہو جائے گا۔۔(وہ آدمی کہتا باہر نکل گیا)

جہانگیر نے موبائل کھولا اور اس میں تصبیہا کی تصویر دیکھتے ہوئے بولا)

مجھے اس لمحے کا شدد سے انتیظار ہے جب تم میرے پاس ہو گی۔۔(وہ کرسی سے سر ٹیکا کر تصویر کو دیکھتے ہوئے بولا)

موصب فائزہ کی باتیں سن کر اس دماغ گھوم گیا تھا۔ وہ سیدھا گھر آ گیا تھا۔ تصبیہا پورے ہو سپیٹل میں اسے ڈھونڈ رہی تھی پھر سعد سے اسے پتا چلا کہ وہ تو گھر چلا گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔تصبیہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے۔پھر وہ بھی گھر چلی گئی۔گھر پہنچی تو وہ گھر کا حلیا دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔۔۔ہر چیز بکھری ہوئی تھی جیسے اٹھا اٹھا کر پھکیں ہوں۔)

موصب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موصب۔۔۔۔۔(وہ موصب کو آواز دیتی اندر آئی تو وہ ڈریسنگ کہ سامنے کھڑا تھا۔۔)

موصب یہ سب کیا ہے؟(تصبیہا نے اس سے پوچھا تو اس نے اپنا ہاتھ ڈریسنگ پر اتنی زور سے مارا کہ وہ کرچی کرچی ہو گیا۔تصبیہا سہم گئی۔وہ مڑا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔تصبیہا بھی اسے روکنے کی غرض سے بھاگی۔۔۔)

موصب۔۔۔موصب روک جاو(تصبیہا اسے آواز دیتی آئی اور دونوں ہاتھوں سے اس کا بازوں پکڑ کر روکا)

روک جاو پلیز،(وہ التیجا کرتے ہوئے بولی تو بولا)

ہاتھ چھوڑو تصبیہا۔۔۔(اس نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھوڑوایا تو تصبیہا غصے سے بولی)

آخر تمہارا مسلئہ کیا ہے ہاں ؟ کیوں تم اتنا غصہ کر رہے ہوں ؟ایسا کیا کر دیا ہے میں نے ؟اور اس نے مجھے گفٹ بھجا تو تمہیں کیوں غصہ آرہا ہے ؟تم تو مجھ سے شدید نفرت کرتے ہو نا پھر یہ سب کیا ہے ؟اور مجھے پتا ہے بہت جلد تم مجھے چھوڑ بھی دو گے۔۔۔۔۔(اسے غصہ ہی آگیا وہ چلاتے ہوئے بولی۔وہ اس کی فیلگ کو جانتے ہوئے بولی شاید اس کہ منہ سے کچھ سنا چاہتی تھی)

موصب روکا اور اس کہ قریب آیا اور ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا اور بولا)

صرف ایک بات کا جواب دو۔۔۔(اس کی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں،وہ تصبیھا کہ بہت قریب تھا۔اس کے لفظوں کی تپیش اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوئی)کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟(وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا)بولو(اس نے تصبیھا کو جھنجھوڑ دیا۔موصب کی آنکھوں سے اس کی دیوانگی واضح تھی اسے کسی واضاحت کی ضرورت نہیں تھی اور تصبیھا تو سن ہی چکی تھی اس کے دل کی بات۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تصبیہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنا سر ہاں میں ہلایا۔۔۔اس کا جواب ملتے ہی موصب نے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔تصبیہا کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔)

وہ کچھ نہیں بولا نا اپنی محبت کا اظہار کیا نا اس کے سوالوں کا کوئی جواب دیا بس چپ چاپ اپنی انکھیں بند کیے اسے انہوں میں کھڑا تھا۔کچھ دیر بعد تصبیہا نے اپنے آپ کو اس کی بانہوں سے آزاد کرایا اور اندر بھاگ گئی۔موصب کا غصہ تھوڑا کم ہو گیا تھا تصبیہا کا جواب جاننے کہ بعد۔وہ اندر آیا تو وہ اس کا بکھرا ہوا سامان اٹھا رہی تھی۔موصب کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر اس کہ ساتھ مل سامان اٹھانے لگا۔تصبیہا نے اسے دیکھا اور اندر کمرے میں چلی گئی۔)

سر آپ کا کام ہو گیا ہے۔(ایک آدمی جہانگیر کہ کمرے میں آیا اور اس سے بولا)

کیا پتا لگا؟(جہانگیر نے لیپ ٹوپ بند کرتے ہوئے پوچھا)

سر وہ ایک ہوسپیٹل میں ایک ڈاکٹر کی اسیسٹینٹ ہے۔

یہ تو مجھے بھی پتا ہے۔۔۔(وہ چڑ کہ بولا)

سر وہ رہتی بھی اسی ڈاکٹر کہ گھر میں ہے۔۔(اس نے جب بتایا تو جہانگیر شوکٹ رہ گیا)

کیا۔۔۔یہ کیا بکواس کر رہے ہو(اس نے غصے سے پوچھا)

سر میں ٹھیک کہہ رہا ہو اور ایک اور بات جو بہت حیرانی والی ہے۔۔

وہ کیا؟(جہانگیر نے اس سے پوچھا)

سر وہ اس ڈاکٹر یعنی موصب کی بیوی ہے اور یہ بات بہت کم لوگ جانتے ہیں۔۔

(اس آدمی نے جیسے ہی کہا جہانگیر نے اسے کالر سے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا اور غصے سے بولا)

جانتا بھی ہے کس کہ بارے میں کہہ رہا ہے اگر یہ خبر غلط ہوئی تو تیرا وہ حال کروں گا کہ تیری سوچ ہے۔۔(اس کی انکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں)

سر میں۔۔میں جھوٹ نہیں کہہ رہا(وہ ڈرتے ہوئے بولا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

(جہانگیر کا غصے سے برا حال تھا اس نے دیوار میں اپنا ہاتھ مارا۔۔۔)

آآآآآآآ۔۔۔۔۔(تصبیہا کی آواز سن کر موصب فوراً اندر آیا تو تصبیہا کہ ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا)

یہ کیا ہوا؟(وہ فکر مندی سے بولا اور اس کا ہاتھ دیکھنے لگا)

کانچ اٹھا رہی تھی تو لگ گیا ٹھیک ہو جائے گا۔(یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ چھوڑوانا چاہا)

روک جاو۔۔آ رہا ہوں۔۔(وہ اسے ہدایت دیتا ہوا چلا گیا اور فرسٹ آیڈ باکس لے کر آیا اور اس کے ہاتھ سے کانچ نکالا جو اندر گھوس گیا تھا۔تصبیہا چیخی تو نہیں مگر درد سے کہ آنسو نکل آئے جب موسم دیکھا تو بولا)

زیادہ درد ہو رہا ہے ؟(اس کہ پوچھنے پر تصبیہا نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا تو موصب نے اپنے ہاتھوں میں اس کا چہرا لیا اور انگھوٹھے سے اس

کہ آنسو صاف کیے۔تو تصبیہا نے آنکھیں بند کر لیں۔موصب نے اپنے ہونٹ اس کی پیشانی پر رکھ دیئے۔۔

جہانگیر کا غصے سے برا حال تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر دے۔اسے یقین نہیں آرہا تھا موصب اس کا دوست اس نے اس سے یہ بات چھوپائی اور تصبیہا اس کا خیال آتے ہی جہانگیر کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔زندگی میں پہلی بار کسی سے محبت کی تھی اور وہ بھی کسی کی بیوی نکلی اور وہ بھی اس کہ دوست کی یہ سوچ سوچ کر اس کا دماغ معوف ہو رہا تھا۔

جلدی کرو تصبیہا میں باہر انتیظار کر رہا ہوں۔(موصب کہتا ہوا باہر جانے لگا تو وہ بولی)

رکشے والا نہیں آیا کیا؟

نہیں میں نے اسے منا کر دیا ہے۔ تم میرے ساتھ چلو گی۔(موصب نے اسے بتایا)

مگر۔۔۔۔(وہ کچھ بولتی اس سے پہلے وہ بولا)

اگر مگر کچھ نہیں۔بس کہہ دیا نا۔۔۔(موصب نے کہا تو وہ چپ ہو گئی اور اس کے ساتھ چل دی)

وہ دونوں ہاسپٹل پہنچے تو موصب بولا)

تم اندر جاو میں آتا ہوں۔۔۔

تم کہاں جارہے ہو؟(تصبیہا نے اس سے پوچھا)

یار گاڑی پارک کرنے جارہا ہوں۔جاون؟؟؟۔۔(موصب نے اس سے کہا تو وہ بولی)

ہمم جاو۔۔(وہ منہ بنا کر اتر گئی مگر وہ گاڑی پارک کرنے کہ بجائے کہیں اور چلا گیا۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جہانگیر اپنے آفس میں بیٹھا فائل پڑھ رہا تھا جب موصب جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر آیا۔)

تم؟؟؟؟؟؟؟؟(جہانگیر اسے دیکھ کر حیران ہوا، مگر اس کے چہرے پر سنجید گی تھی)

موصب اس کہ قریب آیا اور انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے بولا)

اس سے دور رہ سمجھا۔۔(اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور وہ بے حد غصے میں تھا9

کس کی بات کر رہا ہے؟(جہانگیر سمجھ گیا تھا مگر پھر بھی بولا۔)

تو اچھے سے جانتا ہے میں کس کی بات کر رہا۔۔(وہ غصے سے غرایا)

نہیں رہوں گا۔ کیا کر لے گا؟(وہ بھی ڈھیٹائی سے بولا)پیار کرتا ہوں میں اس سے بہت۔۔(جہانگیر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا)

زندہ گاڑ دوں گا میں تجھے ،بیوی ہے وہ میری ۔۔(موصب نے اسے کالر سے پکڑا اور غصے سے بولا)

اب نہیں رہے گی ۔۔(جہانگیر نے اتنے آرام سے کہا، موصب آپے سے باہر ہو گیا اور اس کہ منہ پر ایک مکا مارا، جہانگیر اس حملے کہ لیے تیار نہیں تھا تو زمین پر گر گیا۔ موصب نے اسے اٹھایا اور ایک اور مکا مارتا مگر جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور موصب کہ ایک مکا لگایا اور ان کی ہاتھا پائی بڑھ گئی۔ گارڈس اندر آ گئے اور ان دونوں کو الگ کیا، دونوں کہ منہ سے خون نکل رہا تھا۔ موصب بولا)

ابھی چھوڑ دیا ہے ،اگلی بار اگر اس کہ قریب بھی نظر آیا تو جان لکال لوں گا تیری ۔۔۔

یہ تو وقت بتائے گا کون کس کی جان نکالتا ہے۔(جہانگیر بھی غصے سے بولا)

موصب گارڈ کو دھکا دیتا ہوا باہر ہو گیا۔۔۔

۔

تصبیہا موصب کہ کیبن میں گئی تو وہ وہاں نہیں تھا۔ تصبیہا پریشان ہو گئی۔ اس نے شاہ سے پوچھا مگر اسے بھی نہیں پتا تھا۔

تصبیہا کافی دیر اس کا انتیظار کرتی رہی مگر وہ نہیں آیا۔۔۔ اسے غصہ بھی آ رہا تھا اور فکر بھی ہو رہی تھی کہ وہ کہا چلا گیا۔ شاہ بھی کتنی کالس کر چکا تھا مگر اس نے ایک نہیں اٹھائی۔ وہ دونوں پریشان ہو گئے تھے۔ شاہ، تصبیہا کو چھوڑنے گھر چلا گیا ۔وہاں بھی وہ نہیں تھا۔ شاہ نے پھر کالس کیں مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔)

شاہ مجھے فکر ہو رہی ہے۔ کہاں چلا گئے ہیں۔ کچھ کرو شاہ ڈھونڈھ اسے۔ (وہ بہت پریشان تھی)

آپی وہ کال ہی نہیں اٹھا رہا ہے۔ سعد اور فیروز بھی ڈھونڈ رہے ہیں مگر کچھ پتا نہیں چل رہا۔ (وہ بھی پریشان ہو گیا تھا)

اچھا تم ہوسٹل جاو دیر ہو رہی ہے۔ رات بھی ہو رہی ہے یہ علاقہ ٹھیک نہیں ہے۔۔ (اسے شاہ کی بھی فکر تھی)

نہیں میں ٹھیک ہوں، جب تک بھائی نہیں آجاتے میں کہیں نہیں جاوں گا۔(وہ بھی جاب میں بولا)

موصب اکر بہت غصہ کریں گے۔ تم جاو شاباش، موصب اجائے گا۔(وہ نہیں چاہتی تھی کہ شاہ دیر رات کو وہاں رکے)

آپی پلیز میں نہیں جارہا۔۔۔۔(وہ کسی طرح نہیں مان رہا تھا)

رات کہ بارہ بج گئے تھے تصبیہا تو رونے لگی تھی، شاہ کو اسے سبھلنا مشکل ہو گیا تھا۔)

شاہ میرا ہچٹ جائے گا اسے لے آو۔۔۔(وہ روتے ہوئے بولی جب دروازے کہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ دونوں دروازے کی طرف بھاگے تو موصب اندر آتا دیکھائی دیا۔)

بھائی کہاں تھے آپ؟ کتنی کالس کی ہیں میں آپ فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟ ہم کتنا پریشان ہو رہے تھے اپ کو اندازہ ہے؟(وہ فکر مندی سے بولا تصبیہا بس کھڑی اسے دیکھ رہی تھی کچھ نہیں بولی)

اب آگیا ہوں نا یار۔ ویسے تم ابھی تک یہاں کیا کر رہے ہو؟(وہ آرام سے بولا جیسے کوئی بات ہی نہیں ہوئی)

یہ تو آپی بتاہیں گی آپ کو۔۔۔(وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا اس کہ بولنے پر موصب نے تصبیہا کو دیکھا تو وہ اسے ہی گھور رہی تھی)

چلیں میں نکلتا ہوں۔(شاہ وہاں سے چلا گیا۔ موصب اندر چلا گیا تو تصبیہا اس کہ پیچھے آئی اور بولی)

کہاں تھے تم؟(تصبیہا کو بہت غصہ آرہا تھا)

بھوک لگ رہی کھانا دے دو۔(وہ اس کے سوال کا جواب دیے بنا بولا)

میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔(تصبیہا نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی)

وہ چپ کر کہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔اس کہ کچھ نا بولنے پر تصبیہا کو اور غصہ آیا۔)

نہیں بولے گے کچھ، ٹھیک ہے۔ کرو تمہیں جو کرنا ہے اگلا بندہ مر جائے لیکن تمہیں کوئی فرق نہیں پڑنا۔(وہ غصے سے بولتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔ وہ صوفے پر سر ٹیکا کر بیٹھ گیا۔ وہ کیا بتاتا اسے کہ جہانگیر سے لڑ کر آرہا ہے۔ اتنی رات تک وہ

خالی سڑکوں پر پھر رہا تھا۔ یہ سوچتے ہوئے کہ اب کرنا کیا۔ یہ سب اسے بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے پتا تھا ابھی تو وہ ٹھیک ہو جائے گی مگر یہ سب بتانے پر وہ صرف پریشان ہو گی اور ٹینشن میں رہے گی۔)

وہ کھانا گرم کر کہ لائی دستر خوان بچھایا کھانا رکھا اور باہر جانے لگی جب موصب نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ اس نے غصے میں اپنا ہاتھ کھنچا اور صحن میں چلی گئی۔ موصب نے لمبی سانس لی اور اس کہ پیچھے گیا۔ موصب نے اسے ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کیا اور بولا)

سوری۔۔۔اب نہیں کروں گا ایسا۔۔۔(ایک ہاتھ اس کا تصبیہا کی کمر پہ تھا اور ایک ہاتھ سے تصبیہا کا کان پکڑ کر سوری بولا)

اپنا کان پکڑو۔۔(اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے تصبیہا غصے سے بولی)

یہ بھی میرا ہی ہے۔۔(وہ ایک آنکھ دبا کر مسکرا کر بولا)

میرا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو گا تو یہ سب نا کرو تو اچھا تمہارے لیے۔۔(وہ اس کی گرفت سے نکلتے ہوئے بولی مگر اس نے اپنی گرفت اور مضبوط کر دی اور بولا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو کچھ اور ٹرائے کرو۔۔(وہ اسے قریب کرتے ہوئے اس کہ چہرے پر جھکتے ہوئے بولا تو تصبیہا بولی)

تم جہانگیر کہ پاس گئے تھے نا۔۔۔(وہ ابھی بھی غصے میں تھی موصب جہاں تھا وہیں رکھ کر اسے دیکھنے لگا)

کیا دیکھ رہے ہو، کہ مجھے کیسے پتا چلا۔۔۔(موصب واقع حیران تھا کہ اسے کیسے پتا چلا۔وہ تو کچھ اور سوچ بیٹھے تھا مگر وہ بھول گیا تھا کہ وہ تصبیہا تھی۔)

شاہ سے فون کروایا تھا میں نے جہانگیر کو تو پتا چلا کہ تم کیا کر کہ آئے ہو وہاں ۔۔۔کیوں گئے تھے تم وہاں ؟(اس نے بتا دیا)

اسے ایک دفعہ سمجھا ضروری تھا۔۔(موصب نے سمجید گی سے کہا)

تم نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔ صحیح بات ہے میں ہوں ہی کون جیسے تم اپنی باتیں شیر کرو۔کوئی نہیں۔۔کوئی نہیں ہوں میں تمہارے لیے۔۔(تصبیہا کہ آنکھوں میں آنسو آگئے بولتے بولتے)

نہیں میری جان۔۔ تم تو سب کچھ ہو میرے لیے۔۔ بس تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ نہیں چاہتا تھا کہ تم ٹیشن میں رہو۔۔(موصب نے اس کہ آنسو صاف کیے، جو وہ کبھی اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ پھر اپنے لب اس کی آنکھوں پہ رکھ دیے)

میں پریشان نہ ہوں، تم بھلے پریشان رہو۔۔(اس کا غصہ کم ہو ہی نہیں رہا تھا)

شیششش (وہ کچھ اور کہتی موصب نے اس پر انگلی رکھ دی اور اپنا سر اس کہ سر سے ملا کر کھڑا ہو گیا)

اتنا پیار کرتی ہو مجھ سے۔(وہ شریر لہجے میں بولا)

جی نہیں نفرت ہے مجھے تم سے، سنا تم نے۔(تصبیہا نے موصب کو دھکا دیا اور اندر چلی گئی وہ اتنی جلدی اسے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی۔)

جہانگیر دوسرے دن ہوسپیٹل پہنچ گیا۔۔ شاہ اسے دیکھ حیران تھا اور پریشان بھی کیوں کہ کل والا واقع اسے یاد تھا۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟(شاہ اس کہ پاس گیا اور پوچھا۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا کہ موصب پیچھے سے اسے دیکھ چکا تھا۔جہانگیر کچھ کہتا اس سے پہلے موصب آیا اور اسے گرے بان سے پکڑ کر بولا

تجھے پتا کیا تھا نا میں۔۔(وہ غصے سے آگ بابولا ہو رہا تھا۔شاہ نے انھیں الگ کیا9

بھائی۔۔چھوڑیں اسے۔۔بھائی سوپیٹل ہے یہ۔۔۔(شاہ کہ کہنے پر موصب نے اسے چھوڑ دیا)

تصبیہا سے ملنے آیا ہوں کچھ بات کرنی ہے اس سے۔(جہانگیر نے سکون سے بولا تو موصب اسے پارنے کہ لیے آگے بڑھا مگر شاہ نے اسے پکڑ لیا۔۔وہ کچھ کہتا تصبیہا بھاگتی ہوئی موصب کہ پاس آئی)

موصب۔۔۔موصب(اس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔۔وہ تینوں اسے دیکھ کر پریشان ہو گئے)

کیا ہوا؟(موصب نے پوچھا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ حسن،، حسن کی طبیت ایک دم بگڑ گئی ہے تم جلدی چلو۔۔(وہ بہت پریشان تھی ۔موصب کا ہاتھ اس کہ ہاتھ میں تھا، مموصب اس کی بات سن کر فورن بھاگا ۔تصبیہا، شاہ اور جہانگیر بھی اس کہ پیچھے تھے۔)

حسن کو موصب اپریشن تھیٹر میں لے گیا، شاہ اسے اسیسٹ کر رہا تھا۔ باہر تصبیہا ،سعد اور جہانگیر تھے۔ تصبیہا کا برا حال تھا۔ وہ دعایئں مانگ رہی تھی کہ اللہ حسن کو زندگ دے دے۔۔اسے پریشان دیکھ کر جہانگیر کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔)

تصبیہا پلیز پریشان نہیں ہو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔(جہنگیر اس کہ پاس آیا اور بولا وہ جانتا تھا کہ حسن سے اس کی دوستی ہے۔ تصبیہا نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اور اٹھ کر نماز پڑھنے چلی گئی۔ جہانگیر اسے جاتا دیکھتا رہا)

تین گھنٹے ہو گئے تھے موصنب کو اسے لے کر گئے۔ تین گھنٹے کہ انتیظار کہ بعد وہ باہر آیا تو تصبیہا نے اسے امید بھری نظر سے دیکھا تو موصب نے نفی میں سر ہلایا۔ تصبیہا کہ پیرو کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ موصب کہ اشارے پر جہانگیر نے تصبیہا کو دیکھا جو منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی وہ اس کہ پاس جاتا کہ موصب نے

اسے گلے لگالیا۔ تصبیہا کا رہ رہ کر براحال ہو رہا تھا، موصب پریشان ہو رہا تھا اس کی حالت دیکھ کر)

نہیں تصبیہا میری جان۔۔بس، اللہ کی یہ ہی رضا تھی۔ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے اس کہ آگے۔۔(موصب نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھرتے ہوئے بولا وہ ابھی بھی اس کے گلے لگے رہ رہی تھی۔۔)

وہ مرنا نہیں چاہتا تھا موصب، اس نے مجھ سے کہا تھا اسے بہت ڈر لگتا ہے مرنے سے۔۔(وہ چہرا اٹھا کر موصب کو دیکھتے ہوئے بولی۔)

موصب کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔موصب نے اس کہ آنسو پونچھے وہ کچھ کہتا اسے سے پہلے واڈبوائے حسن کی بوڈی لے کر باہر آئے تو تصبیہا سے نہیں دیکھا گیا اور وہ وہیں بے ہوش ہو گئی، موصب نے اسے اٹھایا اور اپنے کیبن میں لے گیا۔

جہانگیر کہ لیے یہ سب کتنا تکلیف دے تھا یہ صرف وہ جانتا تھا یا اس کا اللہ ۔۔جہانگیر غم اور غصے کی حالت میں وہاں سے چلا گیا۔اسے دکھ ہو رہا تھا تصبیہا کو روتے دیکھ اور غصہ آرہا تھا یہ سوچ سوچ کر کہ وہ اس کی بانہوں میں تھی، اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گلے لگ کر رہ رہی تھی۔ جہانگیر نے اپنی گاڑی میں ہی تھا اس نے گاڑی روکھ دی اس سے اب ڈرایو نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے سگریٹ نکالی اور اسے جلا کر پینے لگا)

تم جب ایک غیر بچے کے لیے اتنا تڑپ سکتی ہو تو جب موصب نہیں رہے گا تو کیا کرو گی۔۔۔(جہانگیر تصبیہا کا عکس اپنی آنکھوں کہ سامنے لاتے ہوئے بولا)

تمہارا ایک ایک آنسو تمہارے گال پر نہیں میرے دل پر گر رہا تھا تصبیہا۔ کیوں تمہیں میری محبت نظر نہیں آتی۔ تمہیں اس کہ ساتھ سوچتے ہوئے مجھے غصہ آتا ہے مگر آض تمہیں اس کی بانہوں میں دیکھ کر میں برداشت نہیں کر پارہا کہ کیا کردوں۔۔۔(اس کا غصے سے برا حال تھا، اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں ۔۔انکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔)

تمہیں اسے چھوڑنا ہوگا۔۔ میرے پاس آنا ہوگا تصبیہا آنا ہوگا۔ مین جب تمہیں اپنی محبت کا یقین دلاوں گا تو سمجھ جاو گی۔۔۔(وہ آنکھیں صاف کرتا ہوا بولا جب ہی اسے کسی کی آواز آئی)

کس خوش فہمی میں ہو تم جہانگیر۔وہ تمہاری کبھی نہیں ہو سکتی۔وہ کسی کی بیوی ہے

۔(یہ اس کے ضمیر کی آواز تھی۔)

کیوں نہیں ہو سکتی میری۔وہ اس سے طلاق لے لے گی۔میں اپناو گا اسے۔۔(وہ اپنے ہواس میں نہیں تھا۔)

کس دنیا میں رہ رہے ہو جہانگیر وہ موصب سے بہت پیار کرتی ہے۔۔

میں بھی تو اس سے پیار کرتا ہوں۔(وہ بچوں کی طرح بولا)

وہ اس کی بیوی ہے یہ بات جتنی جلدی سمجھ جاوگے اتنی کم تکلیف ہو گی۔۔(وہ بولا اور غائب ہو گیا)

جہانگیر نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ لیا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔)

تصبیہا اٹھو یار ررر(موصب نے اس کہ چہرے پر پانی کہ چھٹے ڈالے۔تصبیہا نے آنکھ کھولی تو موصب اس کے چہرے پر جھک کر اس نے اس کہ بال ٹھیک کیے،اپنے

ہاتھوں سے اس کہ چہرے سے پانی صاف کیا۔تصبیہا اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔)

موصب۔۔۔حسن۔۔(وہ سب اتناہی بولی اور پھر سے رونے لگی۔۔۔موصب نے اسے گلے لگالیااور اس سر پر بوسہ دیا۔۔)

سبھالو خود کو یار۔۔۔میں تمہیں اسے نہیں دیکھ سکتا۔(موصب نے التجا کرتے ہوئے کہا)

تصبیہا اس سے الگ ہوئی اپنی آنکھیں صاف کیں اور سر جھکا کر بیٹھ گئی۔موصب نے پانی کا گلاس اس کہ لبو سے لگایا۔اس نے تھوڑا سا پانی پیا۔موصب اس کہ برابر میں بیٹھ گیا ایک ہاتھ اس کہ کندھوں پر رکھ کر اسے اپنے قریب کیا تو تصبیہا نے اپنا سر اس کہ کندھے پر رکھ دیا اور انکھیں بند لرلیں۔۔موصب نے اس کہ چہرے پر آئے ہوئے بال ہٹائے اور اپنے ہونٹ اس کی پیشانی پر رکھ دیے۔)

ایک ہفتے بعد۔۔

یہ لو (تصبیہا نے اس کہ آگے چائے کا کپ کیا۔ تصبیہا نے کافی حد تک خود کو سبھال لیا تھا اور اس میں بھی موصب کا ہاتھ تھا

تھینکس۔۔(موصبب نے مسکرا کر کہا تصبیہا بھی اپنا پکڑے اس کہ برابر میں بیٹھ گئ۔)

چائے اچھی بنی ہے (موصب نے چائے پیتے ہوئے کہا)

مجھے پتا ہے۔۔(تصبیہا نے اتراتے ہوئے کہا)

وہ کوئی جواب دیتا کہ دروازے دستک ہوئی)

اس وقت کون آگیا۔۔(موصب بولتا ہوا اٹھا اور دروازہ کھلنے کہ لیے باہر گیا۔ جیسے ہی اس نے دروزہ کھولا سامنے اس کہ موم، ڈیڈ تھے۔)

ڈیڈ آپ؟(وہ خوشی اور حیرت سے بولا)

کیوں ہم نہیں آسکتے۔؟(وہ بولے تو موصب ان کے گلے لگتے ہوئے بولا)

آپ کا اپنا گھر ہے ڈیڈ۔۔۔ آ ہیں اندر آ ہیں۔۔(وہ انھیں لے کر اندر آیا)

تصبیہا بھی انھیں اچانک دیکھ کر حیران تھی۔)

اسلام و علیکم (اس نے سلام کیا تو موصب کہ ڈیڈ نے اس سر پر ہاتھ رکھا اور اس کی

موم نے اسے گلے لگا لیا)

کیسے ہو تم دونوں ؟(موصب کی موم نے پوچھا تو موصب کی تصبیہا بولی

اللہ کا شکر ہے۔ بلکل ٹھیک۔ آپ کیسے ہیں ؟(وہ واقع خوش تھی انھیں دیکھ کر)

ہم بھی ٹھیک ہیں (وہ بولیں۔۔)

یہ کہاں ہر رہے ہو تم ؟(موصب کہ ڈیڈ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے)

اب کیا بتاتا وہ انھیں کہ کیوں لیا تھا اس نے یہ گھر۔۔۔ جب موصب نے کوئی

جواب نہیں دیا تو وہ تصبیہا سے بولے)

بیٹا آپ نے کچھ نہیں کہا اس بارے میں ؟(ان کہ سوال پر وہ بھی چپ رہی۔ پھر

خاموشی کو تصبیہا نے توڑا وہ بولی)

آپ لوگ تھک گئے ہو گے۔ فریش ہو جایئں میں کھانا لگاتی ہوں۔۔(وہ بول کر کھڑی ہو گئی۔وہ دونوں بھی کھڑے ہو گئے تو وہ انھیں موصب کہ کمرے میں لے گئی)

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو پلز بتا دیجئے گا۔(تصبیہا ان دونوں سے بولی)

بیٹا پریشان مت ہو۔ ہم ٹھیک ہیں کوئی بھی چیز چاہیے ہو گی تو ضرور بتا دیں گے۔(

موصب کی موم اس سے بولیں تو ان کی بات سن کر وہ مسکرائی اور باہر نکل گئی۔پھر کچن میں آئی اور کھانا تیار کرنے میں لگ گئی۔)

موصب بھی کچن میں آگیا اور کاونٹر سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔)

میں کوئی مدد کروں ؟(اسے بزی دیکھ کر وہ بولا)

نہیں میں کرلوں گی تم بس موم،ڈیڈ کو دیکھ لو انھیں کوئی پریشانی تو نہیں ہے ۔(تصبیہا اسے دیکھے بغیر بولی)

وہ ٹھیک ہیں یاررررر۔(موصب اس کہ پاس آکر بولا تو تصبیہا جھٹکے سے پیچھے ہوئی)

کیا کر رہے ہو۔ کوئی آجائے گا، جاؤ تم یہاں سے۔ کام کرنے دو مجھے۔ (وہ اس کا ارادہ سمجھتے ہوئے بولی)

بہت ظالم ہو تم، تمہیں ہتا ہے۔ (وہ منہ بنا کر بولا)

شکریہ مجھے اطلاع دینے کے لیے (وہ مسکرا کر بولی)

تو وہ منہ بنا کر باہر چلا گیا تو تصبیہا زور سے بولی)

شاہ کو بھی کھانے پر بولا لو۔ (اس کی آواز سن کر وہ بولا)

خود بولا لو میں نہیں بولا رہا۔ (اس کا موڈ ابھی بھی خراب تھا مگر اسے جواب دینے کہ ساتھ ساتھ اس نے شاہ کو بھی کال ملائی اور اسے انے کا کہا)

تسبیہا نے دستر خوان بچھایا اور سب کھانے پر بیٹھ گئے۔ شاہ نے تصبیہا کہ ساتھ مل کھانا لگوایا۔)

مزا آگیا آج۔ مجھے اپنے بچپن کہ دن یاد آگئے، جب ہم سب مل کر اسے ہی دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے اور ہماری اماں ہمیں کھانا نکال نکال

کر دیتی تھیں۔جو مزا دستر خوان پر بیٹھ کر کھانے کا ہے ناوہ ٹیبیل پر بیٹھ کر کھانے کر نہیں ہے۔(موصب کہ ڈیڈا اپنے بچپن کہ دن یاد کرتے ہوئے بولے)

میں بلکل اگری کرتی ہوں آپ سے۔انکل یہ تو ہماری تہزیب کا حصہ ہے۔مگر ہم موڈرن بننے کہ چکر میں اپنی تہذیب کو بھول رہے ہیں۔(تصبیہا بولی)

کھانا کھانے کہ تھوڑی دیر بعد شاہ چلا گیا تو موصب بولا)

ڈیڈ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے؟

ہاں ہاں بولو۔(وہاں موصب کی موم اور تصبیہا بھی موجود تھیں)

ڈیڈ ایک لڑکی ہے۔۔۔(وہ تمید بند ھنا چاہتا تھا کہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے اس کہ موم بولیں)

تمہارا دماغ ٹھیک ہے موصب،تصبیہا کہ ہوتے ہوئے تم کسی اور کی بات کر رہے ہو۔(ان کی بات سن کر تصبیہا نے موصب کو دیکھا)

میری بات تو سن لیں پہلے۔(موصب چڑ کر بولا)

ایک لڑکی ہے جیسے شاہ پسند کرتا ہے۔(موصب کے بولنے کی دیر تھی کہ تصبیہا نے حیرت سے اسے دیکھا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔اسے خوشی اس بات کی بھی تھی کہ اسے یاد تھی اس کی بات ورنہ وہ تو سمجھی تھی کہ وہ بھول گیا)

کیا شاہ نے مجھے تو نہیں بتایا۔(وہ پھر بولیں)

اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا، بس پتا چل گیا۔میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اس کہ گھر شاہ کا رشتہ لے کر جائیں۔اچھے لوگ ہیں۔میں نے پتا کروایا ہے۔ابھی نکاح کر دیتے ہیں پھر کچھ دنوں میں رخصتی۔(موصب نے انھیں اپنا موقف بتایا)

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔تمھیں کوئی اعتراض تو نہیں(موصب کہ ڈیڈ اپنی بیگم سے بولے)

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔اگر موصب نے دیکھا ہے تو کچھ سوچ کر ہی بول رہا ہے۔(انھوں نے خوشی سے کہا)

تصبیہا بیٹا آپ کیا کہتی ہو؟(اب انھوں نے تصبہیا سے پوچھا تو موصب نے تصبیہا کی طرف دیکھا)

جیسے آپ لوگوں کی مرضی، مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے۔یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ ہم شاہ کی پسند کو ترجی دے رہے ہیں۔(تصبیہا بھی خوشی خوشی بولی)

بس راضی تھے اس رشتے کہ لیے۔)یہاں سے جا کر پہلا کام یہ ہی کریں گے(موصب کہ ڈیڈ بولے)

رات گئے تک باتیں چلتی رہیں پھر تصبیہا نے موصب کہ کمرے میں ہی انھیں سونے کا کہا اور انھیں وہاں چھوڑ کر باہر آئی تو موصب صوفے پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔تصبیہا نے اشارے سے پوچھا)

کیا ہوا؟

میں کہاں سوں گا؟(اس نے تصبیہا سے پوچھا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شرم کر وہ تمہارے ماں، باپ ہیں وہ کہاں سوتے۔(تصبیہا نے اسے شرم دیلائی
(

میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔(اس برا لگا تھا)

اچھا!!!!!!!!!!!!!(اس نے اچھا کو لمبا کرتے ہوئے کہا)

میں یہاں سوں گا۔۔(وہ صوفے لیٹا ہوا بولا)

اووو ہیلو میں یہاں سوتی ہوں۔یہ میری جگہ ہے ہٹو یہاں سے۔(وہ بگڑتے ہوئے
بولی)

اٹھا سکتی ہو تو اٹھالو۔۔(وہ پھیل کر لیٹ گیا۔تصبیہا نے اس ہاتھ پکڑ کر اسے کھنچا مگر
وہ کہاں اور بچاری تصبیہا کہان۔وہ تھک گئی تو اس نے موصب کا ہاتھ جھٹک دیا اور
بولی)

اللہ کرے تمہیں یہاں نیند ہی نا آئے۔(وہ غصے سے بولی اور نیچے لیٹ گئی۔)

تھوڑی دیر بعد اور اٹھا اور بولا)

کتنی کالی زبان ہے تمہاری، مجھے نیند ہی نہیں آ رہی۔ میں چھت پر جا رہا ہوں۔ تم بھی چلو۔ (وہ تصبیہا ہلاتے ہوئے بولا)

میں کہیں نہیں جا رہی تمہیں جانا ہے تم جاو۔ (وہ ابھی بھی غصے میں تھی۔)

نہیں جاو گی تو اٹھا کر لے جاوں گا۔ (وہ دھمکی دیتے ہوئے بولا)

تصیبہا نے کوئی جواب نہیں دیا اور لیٹی رہی تو موصب اٹھا اور اسے اپنی بانہوں اٹھا لیا)

موصب چھوڑو مجھے، نہیں جانا مجھے چھت پر۔۔ (تصبیہا ضد کرتی رہی اور اس کہ کندھو پر مارتی رہی مگر وہ بھی موصب تھا اسے اوپر لے ہی گیا۔ اوپر ایک تخت تھا موصب نے تصبیہا اس پر لیٹا یا اور خود بھی لیٹ گیا۔)

بہت برے ہو تم۔۔ (تصبیہا اٹھ کر بیٹھ گئی اور غصے سے بولی)

تم سے کم ہی ہوں۔۔ (وہ آرام سے لیٹے ہوئے بولا)

میں نے کیا کیا ہے؟ (تصبیہا نے موصب سے پوچھا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچن والا منظر مجھے ابھی بھی یاد ہے۔(موصب نے منہ بنا کر بولا)

تصبیہا نے اسے گھورا تو موصب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر لیٹا یا اور بولا)

لیٹ جاو تھک گئی ہو۔۔۔(تصبیہا اس کہ برابر میں لیٹ گئی وہ دونوں آسمان کو دیکھ رہے تھے پھر تصبیہا بولی)

شکریہ موصب۔۔۔(وہ مسکرائی اور موصب کی طرف منہ کر کہ بولی)

کس لیے ؟(موصب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا)

شاہ کہ رشتے کی بات کرنے کہ لیے۔مجھے لگا تم بھول گئے ہو گے۔(وہ بولی)

ایسا ہو سکتا ہے ؟(موصب نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا تو تصبیہا بھی مسکرانے لگی اور ستارے دیکھنے لگی مگر موصب اسے ہی دیکھ رہا تھا اور پھر سر گوشی کرتے ہوئے بولا)

I may have made some stupid mistakes in my life. but ever thing became right ever since the day you become mine. I love you.

موصب کی آواز میں سحر تھا۔ تصبیہا نے حیرت سے اسے دیکھا کیونکہ وہ پہلی مرتبہ اپنے پیار کا اظہار لفظوں میں کر رہا تھا۔ تصبیہا کو حیرت میں دیکھ کر وہ بولا)

کیا ہوا۔ سمجھ نہیں آیا کیا؟ (موصب نے شریر لہجے میں بولا اور جب جب تصبیہا کو اس کی بات کا مطلب سمجھ آیا تو وہ غصے سے بولی)

مجھے انگلیش آتی ہے سمجھے۔۔

بس یہ ہی جتنا تھا۔ سمجھ اتی ہے تو جواب کیوں نہیں دیتیں؟ (وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔)

سن لیا جواب۔۔ (اس نے غصے سے کہا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ موصب اسے غصے میں I hate you دیکھ کر ہنسنے لگا

تصبیہا نے گردن گھما کر اسے دیکھا اور بولی)

بہت برے ہو تم۔۔ (وہ بول کر نیچے اترنے لگی تو موصب نے اسے ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو وہ اس کہ سینے سے جا لگی۔ موصب نے اسے اپنے حصار میں لے لیا اور بولا)

اب بولو کیا کہہ رہی تھیں۔ (اس کا لہجا محبت سے چور تھا)

یہ ہی کہ تم بہت ہی بد تمیز ہو۔(وہ بھی تصبیہا تھی، موصب کہ اتنے قریب ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے وہ بولی)

تصبیہا کے ہاتھ اس کہ سینے پر تھے۔ایک ہاتھ جو اس کی دل پر تھا اس کی ڈھڑکن ایک عجیب ترتیب میں تھی یا ایسا اسے لگا تو اس نے موصب کو سوالیاں نظروں سے دیکھا تو وہ بولا)

نادان ہے کتنی وہ کچھ سمجھتی ہی نہیں، سینے سے لگا کر پوچھتی ہے ڈھڑکن کیوں تیز ہے۔۔۔۔(وہ ایک ہاتھ سے اس کہ چہرے پے آئے بال ہٹاتا ہوا بولا تو تصبیہا مسکرائی اور بلش کرنے لگی۔موصب کہ لیے یہ منظر واقع بہت خوبصورت تھا۔وہ پہلی مرتبہ اسے بلش ہوتا دیکھ رہا تھا۔پھر اس نے تصبیہا کی پیشانی پر اپنے لب رکھے اس کہ بعد اس کے ہونٹوں پر۔۔۔۔۔۔۔

۔

صبح آزان کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تو پہلے اسے سمجھ نہیں آیا وہ کہاں ہے پھر ہوش میں آئی تو پتا چلا کہ وہ موصب کہ سینے پر سر رکھ کر سو رہی تھی۔اس نے چہرا اٹھا کر موصب کو دیکھا تو وہ سو رہا تھا۔تصبیہا نے آہستہ سے ہاتھ ہٹائے اور اتھ کر جانے لگی تو۔وہ بولا)

کہا جا رہی ہو؟(وہ خمار بھری آواز میں بولا)

تم اٹھے ہوئے ہو؟(تصبیہا نے اس سے کہا تو اس نے آں کھیں کھول دیں اور اسے دیکھنے لگا مگر بولا کچھ نہیں)

میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں تم بھی اٹھ جاو۔۔(تصبیہا اسے دیکھ کر مسکرائی اور بولی)

آ رہا ہوں۔(وہ بھی اٹھ گیا اور تصبیہا کہہ کر چلی گئی)

تین دن بعد۔۔۔۔

موصب میں چاہتا ہون تم دونوں بھی ہمارے ساتھ ہی کراچی چلو۔۔(اس کے ڈیڈ بولے)

مگر ڈیڈ میں ابھی کیسے جاسکتا ہوں۔۔(موصب نے کہا)

تو شاہ کا رشتہ لے کر کون جائے گا۔۔(اس کی موم بولیں)

آپ لوگ (جواب بھی فورن آیا اس کی طرف سے)

بہت اچھے، بڑا بیٹا اور بہو یہاں ہیں اور ہم چھوٹے کا رشتہ لے کر جائے گے ۔۔۔۔(اس کے ڈیڈ سنجیدگی سے بولے)

آپ غصہ کیوں کر رہے ہیں۔میں نہیں جاسکتا آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں۔(وہ انھیں سمجھانا چاہتا تھا)

مجھے کچھ نہیں سمجھنا۔۔۔(وہ بولے تو موصب بولا)

اچھا ایسا کریں آپ تصبیہا کو اپنے ساتھ لے جاہیں، میں کچھ دن بعد آجاوں گا۔

(موصب بولا تصبیہا نے اسے حیرت دیکھا)

پہلے تو وہ سوچنے لگے پھر بولے)

ٹھیک ہے۔ایسا کر لیتے ہیں۔۔(انھوں کہا تو تصبیہا نے بے یقینی سے موصب کو دیکھا)

بیٹا آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟(اب ان کا رخ تصبیہا کی طرف تھا۔)

وہ نہیں جانا چاہتی تھی مگر سیدھا منا بھی نہیں کر سکتی تھی۔وہ بس اتنا ہی بول سکی)

نہیں جیسی آپ کی مرضی۔۔۔(وہ بے دلی سے بولی)

شاباش مجھے یہ ہی امید تھی تم سے بچے۔۔ٹھیک ہے پھر کل نکلتے ہیں۔تیاری کر لینا۔(وہ محبت سے اس کہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔تصبیہا ہلکہ سا مسکرائی اور موصب کو دیکھنے لگی وہ اپنے ڈیڈ سے کچھ کہہ رہا تھا۔تصبیہا وہاں سے اٹھ کر چلی گئی)

موصب موبائل پر بات کر رہا تھا تصبیہا اس کہ پاس آئی اور وہی بیٹھ گئی کہ وہ بات کر لے پھر اپنی بات کرے گی۔ موصب نے اسے بیٹھے دیکھا تو بات جلدی سے ختم کی اور موبائل جیب میں رکھتے ہوئے بولا)

کیا ہوا کچھ کوئی بات کرنی ہے؟(وہ اسے دیکھ کر ہی سمجھ جاتا تھا کہ اسے ہوا کیا ہے)

تم ڈیڈ کو منا کر دو مجھے نہیں جانا۔(بنا کسی تمید کہ وہ منہ پھولا کر بولی)

موصب مسکرایہ اور بولا۔)میں یہ نہیں کر سکتا۔

تصبیہا نے اس کی طرف دیکھا اور بولی)

مگر کیوں۔؟(اسے حیرت تھی کہ وہ کیوں اسے بھیجنا چاہتا ہے۔)

یار سمجھنے کی کوشش کرو،(وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا)

مجھے کچھ نہیں سمجھنا۔(وہ چڑتے ہوئے بولی)

شاہ کا رشتہ لے کہ پھر کون جائے گا؟)

کچھ دنوں بعد چلے جائیں گے وہ کون سا بڈھا ہو رہا ہے۔(اس کی بات پر موصب ہنسنے لگا۔ تصبیہا اسے ہنستا دیکھ کر بولی)

موصب تم ہنس رہے ہو اور وہ مجھے کل لے جائیں گے۔۔(وہ ابھی بھی سمجھنے سے قاثر تھی)

میری جان وہ تمہیں گھر لے کر جا رہے ہیں اور میں بھی تو آ جاوں گا کچھ دنوں میں۔ (موصب نے اس کہ ہاتھ پکڑ کر بولا، تصبیہا کی آنکھوں میں آنسو تیر نے لگے ۔اس نے نظریں اٹھا کر موصب کو دیکھا اور بولی)

مجھے نہیں جانا۔۔۔(اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ بے چین ہو گیا اور فورا سے تصبیہا کو اپنے گلے لگا لیا۔اس کہ سینے سے لگے کر اس کیا آنکھوں سے آنسو نکل ہی گئے۔)

میں ڈیڈ سے بات کرتا ہو۔۔۔(وہ بس اتنا ہی بولا)

صبح وہ ریڈی تھے جانے کہ لیے مگر تصبیہا کا برا حال تھا۔وہ موصب کہ پاس گئی مگر وہ اپنے ڈیڈ سے باتیں کر رہا تھا تو بیچ میں بولنا مناسب نہیں سمجھا اور چلی گئی۔)

موصب کی امی تصبیہا کہ پاس آئی اور بولیں)

بیٹا آپ ریڈی ہو چلیں؟(انھیوں نے پوچھا)

جی۔۔۔(وہ بس اتنا ہی کہہ سکی)

ٹھیک ہے آُپ آجاو۔۔باہر(وہ کہہ کر باہر چلی گئیں۔تصبیہا غصے سے برا حال تھا ۔اسے موصب پر بہت غصہ آرہا تھا)

ڈیڈ کچھ دن اور رکھ جاتے آپ لوگ(شاہ بولا)

اتنے دن تو رکھ گئے برخودار۔(وہ اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔)

تصبیہا کہاں ہے؟(وہ موصب کو دیکھتے ہوئے بولے)

اندر ہے میں لے کر آتا ہوں۔۔(موصب کہہ کر اندر چلا گیا۔۔)

وہ اندر کمرے میں آیا تو وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔ وہ اس کہ پاس آکر برابر میں بیٹھ گیا۔ تصبیہا نے اس کی طرف دیکھا اور اٹھ کر جانے لگی تو موصب نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔)

ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔(وہ غصے سے بولی مگر اسے دیکھا نہیں)

مجھ سے ناراض ہو کر جاو گی۔۔(موصب کو پتا تھا وہ اس سے ناراض ہے۔۔ تصبیہا نے بنا کچھ کہے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور باہر جانے لگی تو موصب نے دروازہ بند کرتے ہوئے اس کا راستہ روکھ کر آگے آگیا)

مجھ سے لوگی بھی نہیں۔(موصب اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا)

تصبیہا بنا کچھ کہے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ موصب نے اسے کندھوں سے پکڑا اور بولا)

ادھر دیکھوں میری طرف۔۔۔۔(جب اس بولنے کہ باوجود بھی اس نے نہیں دیکھا تو وہ بولا)

تصبیہا۔۔۔۔۔

کیا دیکھوں ہاں۔ تمہیں تو خوشی ہو رہی ہو گی کہ میں یہاں سے جا رہی ہوں۔اب رہوں یہاں آرام سے۔میں ہی پاگل تھی کہ سمجھی۔۔۔۔۔۔۔(وہ اس سے آگے کچھ کہتی کہ موصب اس کہ چہرے پر جھک گیا۔تصبیہا نے اسے دور کیا مگر اس کا ایک ہاتھ تصبیہا کی کمر پہ تھا تو دوسرا اس کہ کندھوں پر۔اسے اپنے حصار میں لیے وہ اپنے پیار کی مہر لگا رہا تھا۔۔)

بھائی۔۔۔آپی۔۔(انھیں دیکھنے اندر آیا کہ وہ کہاں رہ گئے۔۔۔)

شاہ کی آواز سن کر موصب نے اپنا چہرا اٹھایا۔تصبیہا کی آنکھیں بند تھیں۔مگر موصب نے اسے چھوڑا نہیں تھا)

آپی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(شاہ کی آواز دوبارہ آئی تو موصب بولا)

شاہ تم جاو ہم آرہے ہیں۔۔(موصب کی آواز سے غصہ واضح تھا،وہ سمجھ گیا تھا اور چلا گیا)

تصبیہا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔موصب اسے دیکھتے ہوئے بولا)

میرے ذہن میں تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ صرف تم ہو میرے دل و دماغ میں۔۔۔

I love you میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(وہ محنت پاش لہجے میں بولا) very much

I hate you(تصبیہا غصے سے بولی)

اس کے جواب پر وہ مسکرایا وہ جانتا تھا کہ وہ ابھی بھی غصہ ہے۔)

چلو سب انتیظار کر رہے ہیں۔(موصب نے بولا دروازہ کھول دیا۔ تصبیہا نے اسے دیکھا اور باہر چلی گئی۔ موصب نے نفی میں سر ہلایا اور باہر آگیا۔ وہ اپنے ڈیڈ سے گلے ملا۔ وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ گئے۔ موصب نے تصبیہا کہ لیے دروازہ کھولا تو تصبیہا نے التیجا بھری نظروں سے اسے دیکھا کہ شاید وہ ابھی بھی اسے روک لے)

بیٹھو۔۔۔۔۔(موصب اس کی نظریں سمجھ گیا تھا۔ تصبیہا نے لمبی سانس لی اور بنا کچھ کہے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ اس نے دروازہ بند کیا اور گاڑی اس سے دور جانے لگی

۔موصب کھڑا دیکھتا رہا۔کوئی اس سے پوچھتا کہ کتنا مشکل تھا اسے اپنے سے دور کرنا۔جیسے جیسے گاڑی دور جا رہی تھی اسے لگا اس کی جان نکل جائے گی مگر خود کو سمبھالتے ہوئے وہ گھر کہ اندر چلا گیا۔شاہ اس کہ ساتھ ہی تھا۔وہ صوفے پر گرنے کہ انداز میں ہی بیٹھا۔)

آپ بھی ساتھ چلے جاتے۔۔(شاہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا)

جاوں گا مگر ابھی نہیں۔(موصب نے صوفے پر سر ٹیکا دیا)

آپی ناراض ہیں آپ سے ؟(شاہ نے ایک اور سوال کیا)

ہممم۔(اس نے صرف اتنا ہی کہا)

اب کیا کریں گے آپ؟

شاہ پلیز چپ ہو جاو۔۔۔(وہ تھکے ہوئے انداز میں بولا تو شاہ چپ ہو گیا)

تصبیہا کو رہ رہ کر موصب کا خیال آرہا تھا۔اس پر غصہ بھی آرہا تھا۔پورا راستہ وہ چپ تھی کسی سے کچھ نہیں بولی۔گھر پہنچ کر جب وہ موصب کہ کمرے میں گئی تو وہاں کی ہر چیز ویسے ہی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔پہلے دن سے لے کر آج تک کی فلم اس کی آنکھوں کہ سامنے چلنے لگی۔وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔اپنا سر دونوں میں گرادیا۔موصب کا خیال اس کہ ذہن سے جا ہی نہیں رہا تھا۔اس نے رات کا کھان بھی نہیں کھایا تھا۔مؤصب کی موم اسے بولانے آیئں تھیں مگر اس نے تھکن کا کہہ کر منا کر دیا تھا۔۔۔۔وہ صوفے پر لیٹی تھی جب اسے اپنے موبائل کا خیال آیا وہ بجلی کی طرح اٹھی اسپنا موبائل تلاش کرنے لگی۔بیڈ کے پاس سایڈ ٹیبل کی دراز سے اسے آخر کار اپنا موبائل مل ہی گیا مگر وہ آوف تھا۔اس نے اسی دراز میں دیکھا تو چارجر بھی مل گیا۔اس نے موبائل کو چارجینگ پر لگا کر وہ وضو کرنے چلی گئ ۔وضو کر کہ اس نے قرآن نکالا اور اس کی تلاوت کرنے لگی۔

جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی، وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالٰی اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالٰی نے اسے مار دیا

سو سال کے لیئے، پھر اسے اُٹھایا، پوچھا کتنی مدت تم پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو سو سال تک رہا پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ، ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(سورۃ البقرۃ آیت 259)

....

سر ایک نیوز ہے۔۔(ایک آدمی نے آکر اسے بتایا)

کیا؟(جہانگیر نے ابرو اچکا کر کہا)

سر وہ تصبیہا مڈم کراچی چلی گئی ہیں۔۔(اس نے بتایا)

کیا؟ کب؟(جہانگیر نے حیرت سے پوچھا)

آج صبح۔۔(اس نے مختصر جواب دیا)

مجھے اس کی ایک ایک پل کی خبر چاہیے۔(جہانگیر اسے حکم دیا)

جی ٹھیک ہے سر۔(سر ہلا کر چلا گیا)

موصب کا گھر میں دل نہیں لگ رہا تھا اسے تصبیہا کہ ساتھ بیتا یا ایک ایک پل یاد آرہا تھا۔۔اس نے بھی صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔اس کہ سوا کچھ یاد ہوتا تو کھاتا۔ اسے تصبیہا کی بھیگی آنکھیں یاد آرہی تھیں کہ کس طرح التیجا کر رہیں تھیں ۔موصب نے موبائل نکالا۔تصبیہا کا نمبر ڈائل کیا۔وہ جانتا تھا کہ اسے ابھی تک موبائل مل چکا ہوگا۔

وہ تلاوت ہی کر رہی تھی جب اس کا فون بجا۔مگر اس فون نہیں اٹھایا۔جب وہ قرآن پڑھ رہی ہوتی تھی تو پھر وہ کسی اور چیز پر دیھان نہیں دیتی تھی۔ تھوڑی دیر کہ بعد جب اس نے قران پڑھ کر رکھا اور موبائل دیکھا تو اس پر ایک انجان نمبر تھا

۔اس نے دیکھ کر رکھ دیا اور صوفے پر لیٹ گئی۔موبائل دبارہ بجا تو تصبیہا نے دیکھا تو وہی نمبر تھا۔اس نے کال پک کی اور بولی)

ہیلو۔۔۔(تصبیہا نے کہا)

کسی ہو؟(موصب کی آواز تھی)

موصب کی آواز سن کر تصبیہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔وہ چپ رہی کچھ نہیں بولی)

تصبیہا کچھ بولو گی نہیں۔۔(اسے تصبیہا کی آواز سنی تھی۔وہ اس کو سننے کہ لیے بے چین تھا۔تصبیہا نے کال کاٹ دی۔موصب نے موبائل دیکھا تو کال کٹ چکی تھی۔اس نے میسج سینڈ کیا۔

تصبیہا نے میسج دیکھا تو موصب کا تھا اور اس پر لکھا تھا۔

You are forever I’m my heart, no matter the distance or the time we are apart.

تصبیہا نے موبائل بند کر کہ رکھ دیا اور سونے کی کوشش کرنے لگی مگر نیند کیسے آنی تھی۔

صبح نشتے کی ٹیبل پر موصب کہ ڈیڈ بولے)

بیٹا نشتہ کرنے کہ بعد آپ اپنے بابا کہ گھر چلی جانا کافی دن ہو گئے ہیں آپ ان سے ملی نہیں ہو گی آپ۔۔(انھوں نے تصبیہا سے کہا)

جی۔۔ٹھیک ہے۔۔(تصبیہا نے مسکرا کر کہا)

نشتہ کر کہ وہ تیار ہونے چلی گئی پھر ڈرائیور کہ ساتھ اپنے بابا کہ گھر پہنچی۔ وہ ان سے کاف دنوں بعد مل رہی تھی۔۔۔)

کیسی ہے ہماری بیٹی۔۔(اس کی امی بولیں)

اللہ کا شکر ہے میں بلکل ٹھیک ہوں۔ آپ لوگ کیسے ہیں۔۔(اس نے اپنے ماں باپ سے پوچھا)

ہم بھی ٹھیک ہیں۔کچھ دنوں پہلے تمہارے بابا کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔(اس کی امی نے بتایا)

کیا ہو گیا تھا؟(اس نے گھبرا کہ پوچھا)

کچھ نہیں ہوا تھا۔ایسے ہی کہہ رہی ہیں تمہاری امی۔۔

آپ بتاہیں کیا ہوا تھا۔(تصبیہا نے اپنی امی سے کہاں)

کچھ نہیں وہ تو موصب نے ڈاکٹر کو بھیج دیا تھا تو سب ٹھیک ہو گیا تھا۔(انھوں نے بتایا)

کیا موصب نے۔(اس نے حیرت سے پوچھا)

ہاں میں نے ہی منا کیا تھا کہ تمہیں نا بتائے تم پریشان ہو گی۔ مگر بہت اچھا بچہ ہے۔ جب سے اسلام آباد گیا ہے۔روز فون کرتا ہے۔میں نے اس سے کہاں تھا کہ تم لوگ آجاو مگر اس نے کہا کہ وہ بزی ہے۔۔ مگر جب میری طبیعت خراب ہوئی تو اس نے وعدہ کیا تھا مجھ سے کہ اگر وہ نا آسکا تو تمہیں لازمی بھیج دے گا۔۔۔(اس بابا

نے اسے حیرت کہ سمندر میں ڈال دیا تھا۔کیا تھا وہ شخص۔اب اسے سمجھ آیا کیوں اس نے اسے یہاں بھیجا اور کیوں وہ اس کی بات نہیں مان رہا تھا۔)

تصبیہا جب گھر لوٹی تو سب سے پہلے اسے کال کی مگر اس نے نہیں اٹھائی۔۔۔)

ہوسپیٹل میں بزی ہو گا۔(وہ خود سے مخاطب تھی۔)

میں تمہیں نہیں سمجھ سکتی موصب، تم کب کیا کر دو کچھ پتا نہیں ہوتا۔بس جلدی سے میرے پاس آجاو۔(تصبیہا اس کہ عکس سے مخاطب تھی۔)

دروازے پر نوک ہوا تو وہ اٹھی اور دروازہ کھولا تو سامنے موصب کی موم تھیں۔)

موم آپ آیئے نا۔(اس نے انھیں اندر بولا)

جب تم مجھے اتنے پیار سے موم بولتی ہو نا تو بہت پیاری لگتی ہو۔تمہارے آنے سے میری بیٹی کی کمی پوری ہو گئی۔(وہ تصبیہا کا ہاتھ پکڑ کر بولیں۔)

یہ تو آپ کی محبت ہے موم۔۔(تصبیہا نے مسکر کر کہا)

شام میں ریڈی رہنا ہم نور کہ گھر جا رہے ہیں اوکے۔۔(انھوں نے کہا)

جی بلکل۔۔۔(تصبیہا نے تعبیداری سے ہاں کی)

شام کو وہ تیار ہو کر نیچے اتری تو موصب کی موم نے پیار سے اسے گلے لگا لیا۔وہ لوگ مل کر نور کہ گھر گئے۔وہ واقع اچھی لڑکی تھی۔سب کو بہت پسند آئی۔شاہ کو وہ لوگ جانتے تھے۔کیوں کہ ایک ہی کالج میں تھے تو نور کہ گھر والے اس سے واقف تھے۔وہ لوگ منگنی کی بات کر رہے تھے جب تصبیہا بولی)

معزرت چاہتی ہوں بیچ میں بولنے کہ لیے، مگر ہم منگنی کی جگہ نکاح اگر کر دیں تو کیسا رہے گا۔کیوں منگنی کی شریع کوئی حیثیت نہیں ہے۔(اس نے اپنا موقف پیش کیا تو موصب کہ ڈیڈ کو اس کی بات بہت پسند آئی اور وہ نور کہ ڈیڈ کی طرف دیکھ کر بولے)

آپ کیا کہتے ہیں ؟آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے ؟

نہیں بلکل نہیں۔ ہمیں تصبیہا بیٹی کی بات واقع پسند آئی۔(نور کہ ڈیڈ بولے اور ان کی نکاح کی ڈیٹ دو دن بعد کی
فیکس ہو گئی۔ تصبیہا نے نور کو کہہ دیا تھا کہ شاہ کو اس بارے میں پتا نہیں چلنا چاہیے ۔اور وہ مان گئی تھی۔)

تصبیہا گھر آئی تو خوش بھی تھی مگر موصب کی کمی اسے بہت فیل ہو رہی تھی۔اس نے موبائل چیک کیا مگر موصب کی ایک کال یا میسج نہیں تھا۔تصبیہا کو اس کی فکر ہونے لگی۔اس نے کال کی مگر بیل جا رہی تھی۔)

فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔۔(اس نے غصے سے کہا)

وہ موبائل رکھ کر چینج کرنے چلی گئی۔واپس آئی تو موبائل دیکھا مگر کوئی کال نہیں تھی اس میں۔اس نے پھر کال کی۔اس بار اس نے کال کاٹ دی۔تصبیہا کا تو خون کھول گیا۔مگر اگلے لمحے میں اس کی ویڈیو کال آ رہی تھی۔تصبیہا نے اٹھائی اور شروع ہو گئی۔)

کہاں تھے تم؟ میں کب سے کال کر رہی ہوں۔ دوپہر میں بھی کی مگر تم ایک کال کا جواب نہیں دیا۔۔۔ کہاں تھے؟ (وہ غصے سے جو منہ میں آیا بولتی گئی)

موصب چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا۔ دو دن بعد اسے دیکھا تھا۔ دل کیتنا بے چین ہو رہا تھا کوئی اس سے پوچھتا۔ اسے چپ دیکھ کر وہ بولی)

اب بول کیوں نہیں رہے۔۔۔۔

کیا بولوں؟ تم نے کل بات کی تھی مجھ سے۔۔ (وہ شکوہ کرنے لگا۔)

میں ساری رات تڑپتا رہا تم سے بات کرنے کہ لیے، تمہیں دیکھنے کہ لیے، مگر میڈم فون بند کر کہ آرام سے سو رہیں تھیں۔ (وہ مصنوعی غصے سے بولا)

توبہ کیسے لڑاکا عورتوں کی طرح بول رہے ہو۔۔ (تصبیہا نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔)

اچھا آپ کہ منہ سے تو ابھی پھول گر رہے تھے۔۔ (وہ تپا ہوا تھا)

میں غصے میں تھی۔۔ (وہ منہ بنا کر بولی)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب میں غسے میں ہوں۔(وہ ترکی باترکی بولا)

شاہ کا رشتہ تے ہو گیا ہے۔دو دن بعد نکاح ہے اس کا۔(تصبیہا اسے خبر دی)

پتا ہے مجھے ڈیڈ نے مجھے پہلے ہی بتا دیا(وہ بولا)

تم مجھے ڈنتو گے ؟(تصبیہا نے اتنی معصومیت سے پوچھا موصب کا کیا ابھی وہ سامنے ہوتی تو منہ چوم لیتا)

نہیں میری کیا مجال کہ میں آپ کو ڈانتو۔۔۔(اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے وہ بولا)

تصبیہا تھوڑی دیر چپ رہی اور اسے دیکھتی رہی۔تو اسے چپ دیکھ کر وہ بولا)

کیا ہوا غصہ ختم ؟(وہ ہلکا سا مسکرایہ)

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ بابا کی طبیعت خراب تھی ؟۔(تصبیہا نے سنجید گی سے پوچھا تو سمجھ گیا تھا کہ اسے سب پتا چل گیا ہے۔)

کوئی اور بات نہیں کر سکتے۔(اس نے بات بدلنے کہ لیے کہا)

نہیں۔۔(وہ بھی اپنی بات پہ قاہم تھی)

تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے نہیں بتایا۔(اس نے سچ بولی دیا)

اور یہی وجہ تھی مجھے اکیلا یہاں بھجنے کی۔۔(اس نے تصدیق چاہی)

اس نے ہاں میں سر ہلایا اور بولا)

جب اندازہ نہیں کہ یہ اتنا مشکل ہو گا میرے لیے۔ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔یہ میری ریکویسٹ ہے تم سے کہ تم جیتنا بھی مجھ سے ناراض ہو مگر مجھ سے بات کرنا نہیں چھوڑنا پلیز زز(وہ تصبیہا سے ریکویسٹ کر رہا تھا۔اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کی وہ ایسی ریکویسٹ کبھی کسی سے کرے گا)

تم کب آ رہے ہو؟(تصبیہا نے بھیگی آنکھوں سے پوچھا)

مجھے مس کر رہی ہو؟۔(اس نے شریر لہجے میں پوچھا)

بہت۔۔۔۔۔(آج تصبیہا نے آخر بولا ہی دیا)

اس کا جواب سن کر موصب کا دل کرا کہ ابھی اڑ کر چلا جائے مگر۔۔۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ دن صبر کرلو۔۔۔(اس نے اسے بہلانا چاہا تو تصبیہا نے نفی میں سر ہلا دیا)

آئی لو یو۔۔۔(اس نے فلائے کس کیا اور بولا) سو جاو کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔

تم بھی۔۔۔(تصبیہا نے مسکرا کر کہا تو اس نے کال کٹ کر دی)

آج وہ صبح سے ہی موم کے ساتھ شاپنگ کر رہی تھی۔ نور کہ لیے اور شاہ کہ لیے۔۔۔ ساری تیاریاں ہو چکیں تھیں مگر موصب اور شاہ نہیں پہنچے تھے۔)

ایک دن بعد نکاح ہے اور دلہے کو پتا پہ نہیں ہے۔(شاہ کی موم بولیں۔ وہ سب شام کی چائے پی رہے تھے۔)

آجائے گا موصب اسے ٹائم پر بھیج دے گا۔۔۔(موصب کہ ڈیڈ بولے)

کیسے بھیجنے کی بات ہو رئی ہے۔۔۔(شاہ کہ آواز پر ان سب نے مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گئے۔ تصبیہا کی نظریں موصب کو ڈھنڈ رہی تھیں۔)

آرے تم کیسے آئے؟(اس کی موم نے پوچھا)

بھائی کہا کہ گھر جانا ہے میں کہا یہ پوچھنے والی بات ہے، تو انھوں نے اجازت دے دی۔۔۔(شاہ نے بیٹھتے ہوئے بتایا)

تصبیہا کی نظر ابھی بھی مین گیٹ پر تھی کہ شاید وہ اب اندر آئے۔شاہ نے اسے دیکھا تو بولا)

آپی بھائی نہیں آئے۔میں نے تو کہا تھا مگر وہ بولے ابھی تم چلے جاو میں بعد میں آجاو گا جب ٹائم ہو گا۔۔(شاہ نے اسے بتایا تو تصبیہا کا دل بو جھ گیا اور اسی کہ ساتھ اس کا چہرا بھی۔وہ اداس ہو کر بیٹھ گئی۔)

آجائے گا وہ اداس مت ہو۔(موصب کی موم نے اس کی کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو مسکرا دی اور شاہ سے باتیں کرنے لگی)

وہ اپنے کمرے میں آئی تو موصب کو کال ملائی مگر اس نے نہیں اٹھائی۔9

ایک تو یہ بندہ کال نہیں اٹھاتا۔۔۔کیا ہو جاتا اگر شاہ کہ ساتھ ہی آجاتا مگر نہیں جناب پر توڈاکٹری کا بھوت چڑا ہے۔بیوی جائے بھاڑ میں۔میں بھی اب کال نہیں

اٹھاوں گی۔ نہیں کروں گی بات۔(تصبیہا اس وقت فل غصے میں تھی۔موبائل اوف کر کہ جینج کر کہ صوفے پر سونے لیٹ گئی۔وہ ابھی بھی صوفے پر ہی سوتی تھی جب سے یہاں آئی تھی۔اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی پہلے دن کی بے عزتی کہ بعد۔)

رات کہ 2 بجے کون آیا ہے۔(موصب کی موم کچن میں کسی کام سے آہیں تو چوکیدار کو گیٹ کھولتے دیکھا تو بولیں۔گاڑی اندر آئی اور اس میں سے موصب نکلا تو وہ خوشی سے گیٹ پر گئی اور گیٹ کھولا تو وہ سامنے تھا۔موصب نے سلام کیا۔)

موصب تم تو کل آنے والے تھے۔۔(وہ اسے اس وقت دیکھ کر حیران تھیں۔)

جی۔۔۔بس آگیا۔۔(اسے ان سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی)

اچھا تم فریش ہو جاو میں کھانا لگادوں۔(انھوں نے اس پوچھا)

نہیں میں بس آرام کروں گا آپ کو اتنی فکر کرنے کیضرورت نہیں ہے۔(وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا)

وہ موصب کو جاتے دیکھتی رہیں۔وہ ان سے ایسے ہی بات کرتا تھا ہمیشہ سے۔۔۔وہ سر جھٹک کر اندر چلی گئیں۔)

موصب کمرے میں آیا تو ہلکی سی لاہٹ جل رہی تھی اور تصبیہا صوفے پر سو رہی تھی۔پہلے تو اسے صوفے پر دیکھ کر حیران ہوا پھر سر نفی میں ہلایا اور مسکرایہ۔وہ بھی جانتا تھا وہ تصبیہا ہے اور اس سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی ہے۔موصب صوفے کہ قریب آیا نیچے بیٹھ گیا۔نیچے بیٹھ کر تصبیہا کہ چہرے پر آئے بالوں کو ہٹانے لگا۔وہ اس کہ ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔پھر اس نے اس کہ گالوں کو چھوا تو تصبیہا کی آنکھ کھل گئی۔وہ نیند میں تھی اس نے موصب کو دیکھا اور بولی)

یار موصب تم مجھے پاگل کر دو گے۔آنکھیں کھولو تو تم ہو،بند کروں تو تم نظر آتے ہو۔۔۔(وہ سمجھی اس کہ سامنے موصب کا عکس ہے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی)

موصب مسکرایہ اور اس کہ بالوں میں انگیاں چلاتا ہوا اس کہ چہرے پر جھکا تو تصبیہا کی آنکھیں پھیل گئیں۔اس نے چہرا اٹھایا تو تصبیہا کو حیران پایا۔۔۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موصب ؟؟؟؟؟(وہ بے یقینی سے بولی تو موصب نے ایک آنکھ دبادی۔تصبیہا خوشی سے اس کہ گلے لگ گئی۔وہ بھول گئی تھی کہ وہ موصب سے ناراض تھی۔)

تم کب آئے ؟(تصبیہا نے پوچھا تو موصب نے اپنے ہاتھوں میں اس کا چہرا لے لیا اور بولا)

ابھی آیا ہو۔۔(اس کی نظریں تصبیہا کہ چہرے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہیں تھیں۔تصبیہا مسکرائی تو وہ بولا)

بہت بھوک لگ رہی ہے۔(وہ معصوم بچے کی طرح بولا)

تم فریش ہو جاو میں کھانا لگاتی ہوں۔(وہ کہتے ہوئے اٹھ کر باہر چلی گئی)

موصب فریش ہو کر نیچے کچن میں ہی آگیا اس کہ پاس اور کرسی گھسٹ کر بیٹھ گیا ۔۔۔)

ہاں جی۔کیا کیا تم آج؟(اس تصبیہا سے پوچھا)

شوپنگ کی نور کی اور شاہ کی۔۔۔(اس نے بتایا)

اور اپنی ؟(اس نے تصبیہا سے پوچھا)

نہیں۔وہ تو تم کرواوں گے ناں۔۔۔(اس نے ہنستے ہوئے کہا تو موٴصب بھی ہنسنے لگا)

....

تصبیہا نے اسے کھانا نکال کر دیا اور وہ کھانے لگا ساتھ ساتھ وہ اسے بھی کھالا رہا تھا۔۔

موصب تم کھاو مجھے بھوک نہیں ہے یار۔۔۔(تصبیہا نے اس کا ہاتھ روکتے ہوئے کہا تو اس نے تصبیہا کا ہاتھ ہٹایا اور اس کہ منہ میں نولا ڈالا اور بولا)

کتنی کمزور ہوگئی ہو دو دن میں مجھے اتنا مس کیا تم نے۔(اس نے شریر لہجے میں بولا)

مس کیا؟میں نے ؟ تمہیں؟ سوچ ہے تمہاری۔۔۔(اس ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا)

اچھاااااااااااااااااااااااا(اس نے اچھا کو لمبا کرتے ہوئے بولا)

جیییییییییییییی میییی (تصبیہا نے بھی اسی کی طرح بولا)

کھانے کہ بعد تصبیہا نے چائے بنائی اور ایک کپ اس نے موصب کو دیا اور ایک خود نے لیا۔ موصب نے تصبیہا کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر کمرے میں چلا گیا۔)

دو دن تم نے کیا کیا؟ (تصبیہا نے چائے پیتے ہوئے کہا)

تمہیں یاد کیا۔۔۔ (موصب نے لہجے میں ایک سحر تھا)

باتیں بن والو تم سے۔ (تصبیہا نے مسکراتے ہوئے کہا)

یہ باتیں نہیں ہیں۔۔۔ (موصب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا)

تو پھر؟ (وہ اسے تنگ کر رہی تھی)

تم بھی جانتی ہو کہ تم میرے کیے کیا۔۔ (موصب کا لہجا نرم تھا اور محبت بھرا)

تصبیہا نے مسکرا کر سامنے دیکھنے لگی اور چائے کا کپ لبوں سے لگا لیا)

اج صبح سے ہی وہ بزی تھی۔آج شاہ کا نکاح تھا اور اسے پتا بھی نہیں تھا وہ آرام سے سو رہا تھا۔نکاح شام میں تھا اور سارا انتیظام نور کے گھر تھا۔)

شاہ اٹھو۔۔۔(تصبیہا اس کہ کمرے میں آئی جو آرام سے سو رہا تھا اور شام ہونے کو تھی۔)

مممم آپی تھوڑی دیر۔۔۔(شاہ نے نیند میں بولا)

شرم کرو شام ہو رہی ہے اور تم سو رہے ہو۔(تصبیہا نے تکیا اٹھا کہ اسے مارا)

کیا؟؟؟(شاہ ایک دم اٹھ کہ بیٹھ گیا)میں اتنی دیر تک کیسے سو گیا اور کسی اٹھایا بھی نہیں

چلو تو اب اٹھ جاو اور ہاں تیار بھی ہو جانا ہمیں 8 بجے تک نکلنا ہے۔(تصبیہا نے اسے تیار ہونے کا کہا)

کہا جانا ہے ؟(شاہ نے نا سمجھی سے پوچھا)

بابا کہ دوست کی بیٹی کا نکاح ہے تو ہمیں وہاں جانا ہے۔(تصبیہا نے ادھا سچ اور ادھا جھوٹ بولا)

بابا کہ دوست کہ گھر میرا کیا کام۔؟(اس نے بے زاری سے کہا)

بابا نے کہا ہے سب نے چلنا ہے موصب بھی جا رہے ہیں۔۔

کیا بھائی بھی جا رہے ہیں۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔وہ تو کبھی نہیں جاتے ایسی تقریبات میں۔(شاہ حیران تھا کہ موصب جا رہا ہے۔)

لیکن ابھی وہ جا رہے ہیں۔تو آپ بھی چل رہے ہیں۔اب جلدی اٹھو۔۔۔(اس نے دھونس جماتے ہوئے کہا تو اس بے جارے کو ماننا پڑا)

کیا ہوا ہے ؟(تصبیہا ہنستی ہوئی کمرے میں آئی تو موصب نے پوچھا)

شاہ کو اٹھانے گئی تھی۔کتنے جھوٹ بولے ہیں میں ہی جانتی ہوں۔مگر جب اسے اصلی بات پتا چلے گی وہ سوچ کر ہنس رہی ہوں۔(تصبیہا نے اس کہ قریب بیھٹے ہوئے کہا تو موصب نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔)

اوو نو۔۔۔(تصبیہا کچھ یاد آنے پر فورن اٹھی۔۔)

اب کیا ہوا؟(موصب نے پوچھا)

ماما نے ایک کام کہا تھا میں بھول گئ،(اس نے بتایا اور کمرے سے چلی گئ)

جب گاڑی نور کہ گھر کہ آگے رکی تو شاہ کی سانس رک گئ۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کہ ڈیڈ کہ دوست کی بیٹی نور ہو گی، کیونکہ وہ اکلوتی تھی۔اور اس کہ گھر آنے کا مطلب یہ ہی تھا۔وہ بے یقینی سے اس کہ گیٹ کو دیک رہا تھا وہ گاڑی سے نہیں اترا تھا۔سب اتر گئے تھے۔موصب نے اس کی سایڈ کا دروازہ کھولا اور اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا)

کیا ہوا۔چلو۔۔۔(موصب کہ کہنے پر وہ اتر تو آیا مگر جیسے جیسے وہ اندر جا رہا تھا اسے لگا کہ ابھی اس کا دم نکل جائے گا۔۔جیسے ہی وہ اندر گئے تو نور کہ ڈیڈ اور موم نے ان کا استقبال کیا۔کیونکہ پروگرام گھر میں ہی تھا تو گھر والے ہی تھے۔۔نور کہ ڈیڈ نے شاہ کو دیکھ کر کہا)

ارے شاہ رخ بیٹے آپ کیسے ہو؟(شاہ مروتن مسکرایا اور ان کہ گلے لگا)

تھوڑی دیر میں ہی مولوی صاحب بھی آ گئے۔تو نور کہ ڈیڈ کہ ساتھ نور سے سائن کروانے چلے گئے۔۔۔شاہ کا وہاں روکنا مشکل ہو گیا،اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا اس نے اس بات پر بھی غور نہیں کیا کہ دولہا کون ہے اور کہاں ہے۔اسے خیال تھا تو یہ کہ اس نے اسے کچھ بھی نہیں بتایا۔اور آج وہ کسی اور کی ہو جائے گی۔وہ وہاں سے جانے لگا تو موصب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا)

کہاں جا رہے ہوں ؟(موصب سمجھ سکتا تھا کہ اس کی کیا حالت تھی)

بھائی کچھ کام ہے آتا ہوں ابھی۔(اس نے موصب سے جھوٹ بولا)

نکاح ہو جائے پھر چلے جانا۔۔(موصب نے اس کہا)

مگر بھائی۔۔(وہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر یہاں روکا تو مر جاوں گا)

میری کہنے پر بھی روکو گے ؟(موصب نے اسے اموشنل بلیک میل کیا۔۔۔شاہ کبھی بھی موصب کی بات نہیں ٹال سکتا تھا اس لیے چپ چاپ روک گیا۔۔۔کچھ دیر بعد مولوی صاحب باہر آئے سب کہ چہروں پر خوشی تھی سوائے شاہ کہ ۔۔مولوی اور باقی سب بھی صوفوں پر بیٹھ گئے مگر شاہ تھا جو کھڑا کہیں اور ہی تھا

۔موصب نے اسے بیٹھنے کو کہا تو وہ بیٹھ گیا۔مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا اور جب کہا)

شاہ نے جب اپنا نام نور کہ نام کہ ساتھ سنا تو وہ بے یقینی سے کبھی مولوی صاحب کو دیکھتا تو کبھی اپنے بابا کو، جب موصب کی طرف دیکھا تو اس نے اسے آنکھ ماری اور مسکرایا۔۔۔تو شاہ کو لگا اسے زندگی مل گئی۔۔وہ موصب کہ گلے لگ گیا۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے ؟(مولوی صاحب نے دوبارا پوچھا جو انجان بنے شاہ کو دیکھ رہے تھے جو نکاح ہوئے بغیر ہی گلے ملنا شروع ہو گیا انھیں کیا پتا اس بیچارے کہ ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔ان کہ پوچھنے پر اس نے بولا)

قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے۔۔۔(وہ خوشی میں ایک ساتھ بول گیا،اس کی اس حرکت پر سب مسکرانے لگے۔پھر دعا ہوئی۔تھوڑی ہی دیر میں نور کو لایا گیا۔وہ لائیٹ پنک کلر کا لمبا فراک پہنے ہوئے تھی جو فل بھرا ہوا تھا۔ہلکا سا میکپ اور ہلکی جیولری پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔شاہ نے اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا

۔اسے لا کر شاہ کہ برابر میں بیٹھایا تو شاہ نے کسی کی پرواکیے بغیر نور کو دیکھ رہا تھا پھر بولا)

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں َ؟(شاہ نے اسے دیکھتے ہوئے ہی پوچھا)

اگر بتادیتی تو تمہاری یہ شکل اسی دیکھنے کو ملتی۔۔(نور نے ہلکی آواز میں بولا مگر اس نے سن لیا تھا)

میری جان نکلنے والی تھی۔۔(شاہ ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا)

اللہ نا کرے(نور نے تڑپ کہ کہا تو شاہ مسکرانے لگا اور سامنے دیکھنے لگا جب نظر تصبیہا پر پڑی تو اٹھ کر اس کہ پاس گیا)

مبارک ہو۔۔۔(تصبیہا نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاہ اس کہ گلے لگ گیا اور بولا)

تھنک یو آپی تھنک یو ویری مچ(موصب نے جب یہ منظر دیکھا تو فورن وہاں پہنچا اور شاہ کو کھنچا اور تصبیہا کو اپنی طرف کیا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا ہوا؟(تصبیہا نے موصب سے پوچھا تو وہ شاہ سے بولا)

اپنی بیوی کہ گلے لگ۔۔۔(وہ سنجیدہ تھا)

وہ بہن ہیں میری میں تو لگوں گا۔۔(شاہ کو پتا تھا وہ تصبیہا کہ لیے بہت پزیسو ہے)

پٹے گا بھی مجھ سے۔۔۔(موصب نے کہا)

تم نور کہ پاس جاو شاہ(تصبیہا نے شاہ وہاں سے بھیجا تو وہ چلا گیا۔تصبیہا نے موصب کو گھوراااور وہ بھی چلی گئ)

سب کچھ بہت اچھے سے ہو گیا تھا جب موصب کہ ڈیڈ نے چلنے کو کہا تو شاہ موصب سے بولا)

بھائی رخصتی بھی ابھی کر والیں پلیز۔۔۔(شاہ نے ایک معصومانا خواہش کی جس پر موصب نے اسے گھورا تو وہ بیچارا چپ ہو گیا)

\---

وہاں سے واپس آنے کہ بعد بھی وہ سب باتوں میں لگے رہے جس میں شاہ،اس کی امی اور تصبیہا تھے۔۔۔ موصب کب سے اس کا انتیظار کر رہا تھا کمرے میں مگر وہ تھی کہ آ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔ کافی دیر بود جب وہ کمرے میں آئی تو موصب آنکھوں پہ ہاتھ رکھے سیدھا لیٹا تھا۔)

سو گئے۔۔(تصبیہا نے پوچھا جب کوئی جواب نہیں آیا تو وہ سمجھی کہ وہ سو گیا ہے۔۔ مگر وہ جاگ رہا تھا۔۔ تصبیہا لایٹ بند کر کہ لیٹ گئی تو وہ بولا)

اب بھی نہیں آتیں۔۔۔(اس کہ لہجے میں خفگی صاف تھی)

تم جاگ رہے ہو؟(تصبیہا نے حیرانی سے پوچھا۔وہ سمجھی تھی کہ وہ سو گیا ہے)

تمہیں فرق پڑتا ہے اس سے؟(اس نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا مگر وہ ابھی تصبیہا کو نہیں دیکھ رہا تھا وہ چھت کو دیکھ رہا تھا)

کیا ہوا ہے؟ تم ایسے کیوں بول رہے ہو؟(تصبیہا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیوں ایسی باتیں کر رہا ہے)

اس نے کوئی جواب نہیں دیا وہ چپ رہا، تو تصبیہا نے اس کا چہرا اپنی طرف کیا ۔موصب کا چہرا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں تھا۔)

ادھر دیکھ کر بولو کیا بول رہے ہو۔۔۔(تصبیہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا)

موصب اب بھی چپ تھا مگر غصہ اب اڑ گیا تھا وہ بس اسے دیکھ رہا تھا۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اتنے پیار سے اس سے کچھ کہے اور اس کا غصہ قائم رہے۔ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا)

میں تمہارا انتظار کر رہا تھا۔۔(موصب نے اس کی کمر پر ہاتھ ڈالا اور اسے اپنے قریب کیا)

اب تو میں آ گئی نا۔۔(تصبیہا نے مسکراتے ہوئے کہا تو موصب بھی مسکرا دیا)

سر کام ہونے ہی والا تھا بس وہ موصب وہاں آگیا۔۔(اس آدمی نے جہانگیر کو بتایا تو اس نے زوردار تھپڑ اس کہ منہ پر مارا)

سب کہ سب نکمے ہو۔۔۔۔۔دفعہ ہو جاو میری نظروں سے۔۔(جہانگیر غصے سے چیخا)

وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر دے۔وہ غسے سے اس کی طرف پلٹا اور بولا)

صرف آخری چانس ہے تمہارے پاس۔اگر اپنی زندگی پیاری ہے تو میرا کام ہو جانا چاہیے۔۔۔(جہانگیر نے اسے گریبان سے پکڑ کر کہا)۔

جہانگیر اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا اور سیگرٹ کا دھوا اڑا رہا تھا۔)

ان لوگوں سے یہ کام نہیں ہو گا اور موصب اتنی آسانی سے اسے چھوڑے گا نہیں ۔مجھے اب کچھ اور ہی کرنا ہو گا۔۔۔تصبیہا تمہیں میرے پاس آنا ہی ہو گا۔تم صرف میری ہو میں تمہیں اس ساتھ رہنے نہیں دوں گا اس کے لیے چاہے مجھے

کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔۔(جہانگیر خود سے مخاطب تھا۔اس کہ ذہن میں کچھ غلط چل رہا تھا)

صبح احمد صاحب لون میں بیٹھے چائے پی رہے تھے جب کو گیٹ پر کسی سے بات کرتے دیکھا۔انھوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ پولیس آئی ہے۔۔۔احمد صاحب حیران بھی تھے اور پریشان بھی کہ پولیس کا کیا کام وہ بھی ان کہ گھر پہ ۔برحال انھوں نے اس سے کہا کہ بولاوان لوگوں کو۔۔وہ کل تین لوگ تھے ۔احمد صاحب نے انھیں بیٹھایا اور آنے کی وجہ پوچھی تو وہ بولے)

سر ہمیں موصب سے ملنا ہے۔۔(ان کہ ایک افسر نے کہا)

موصب سے کیوں۔کیا کام ہے اس سے (وہ ابھی بھی حیران تھے کہ موصب سے کیا کام ہو گا انھیں)

سر ان کہ گرفتاری کہ راونٹ ہیں ہمارے پاس۔۔۔(اس نے تو جیسے بوم ہی پھور دیا)

کیا؟ مگر کیوں ؟(ان کی پریشانی ان کہ چہرے سے صاف تھی)

پہلے آپ انھیں بولاہیں پھر بتاتا ہوں۔(اس نے کہا)

پہلے مجھے بتاہیں ہوا کیا ہے۔۔۔(ان کی آواز اب سخت ہو گئی)

سر پلیز تاون کریں ہمارے ساتھ تو اچھا ہو گا۔۔(اس آفسر نے کہ لہجے کو سنتے ہوئے کہا)

احمد صاحب نے ایک ملازمہ کو کہا کہ موصب کو بلا کر لاو۔۔۔ان کی آواز سے ان کی بیگم اور شاہ بھی آگئے تھے اور پولیس کو دیکھ کر حیران تھے۔۔)

دروازے آواز پر موصب کی آنکھ کھلی۔تصبیہا جو کہ اس سینے پر سر رکھے سو رہی تھی اس نے تصبیہا کو تکیے پر اس کا سر رکھا۔۔دروازہ مسلسل بج رہا تھا تو تصبیہا کی بھی آنکھ کھل گئی۔۔۔موصب نے غصے میں دروازہ کھولا)

کیا مصیبت آگئی ہے جو گیٹ توڑ رہی ہو ؟(موصب جو کہ نیند میں تھا اور غصے میں بھی)

آپ کو نیچے بڑے صاحب بولا رہے ہیں۔۔نیچے پولیس آئی ہے۔۔(ملازمہ نے سہمے ہوئے لہجے میں اسے بتایا)

پولیس کیوں آئی ہے؟(موصب نے اس نے پوچھا)

پتا نہیں جی(اس نے جواب دیا)

اچھا آرہا ہوں۔۔(موصب نے جواب دیا اور دروازہ بند کر دیا)

پولیس کیوں آئی ہے؟(تصبیہا جو کہ اٹھ گئی تھی اور ملازمہ کی باتیں بھی سن چکی تھی)

پتا نہیں نیچے جاؤ گا تو پتا چلے گا(اس کہا اور واشروم چلا گیا)

تصبیہا کو گبراہٹ ہو رہی تھی۔موصب نیچے گیا تو وہ بی اس کہ پیچھے چل دی ۔۔وہاں جاکر موصب ان سے ملا اور ان کہ آنے کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ وہ اسے گرفتار کرنے آئے ہیں۔۔۔موصب نے وجہ پوچھی)

میں پوچھ سکتا ہوں کہ کس لیے آپ مجھے گرفتار کرنے آئے ہیں؟(موصب کہ شہرے پر کوئی پریشانی نہیں تھی)

سر ہمیں پتا چلا ہے کہ آپ کہ ہوسپیٹل میں جسم کہ حصے بیچنے کا کاروبار چلتا ہے ،جس میں آپ بھی شامل ہیں۔(اس آفسر نے گرفتاری کی وجہ بتائی)

وہاں کھڑے ہر شخص کو سانپ سونگ گیا۔۔موصب بولا)

کیا ثبوت ہے اس بات کا؟(موسب نے ان سے ثبوت منگا)

سر ہمارے پاس ثبوت بھی ہے اور گواہ بھی۔آپ چلیں ہمارے ساتھ۔(انھوں نے کہا)

نہیں میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔(موصب کی موم بولیں جو مسلسل رو رہیں تھی)

تصبیہا شاکٹ تھی،شاہ بھی حیران تھا۔۔ٗ ٗ)

یہ جھوٹ ہے میں نے میں ایسا گھٹیا کام نہیں کرتا۔۔۔(موصب نے انھیں سمجھانا چاہا مگر ان لوگوں نے ایک نہیں سونی اور اس کہ ہاتھ میں ہتکڑی لگانے کو کہا تو ایک آفسر نے اسے ہتکڑی لگائی۔ تصبیہا بولی)

نہیں آپ لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے موصب ایسا نہیں کر سکتے، پلیز انھیں نا جاہیں۔۔۔۔(تصبیہا کہ اس آفسر سے کہا انسو اس کی آنکھ سے بہ رہے تھے۔ موصب مڑا اور تصبیہا کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا)

پریشان نہیں ہو میں جلدی آجاوں گا اور رونا نہیں۔۔(یہ کہتے ہوئے اس کہ تصبیہا کہ آنسو صاف کیے۔۔۔اپنے ڈیڈ سے ملا۔ شاہ سے بھی جس کی آنکھیں بھی نم تھیں۔ موصب نے ایک نظر اپنی موم پر ڈالی تو وہ رو رہی تھیں موصب ان کہ پاس گیا اور بولا)

پلیز پریشان مت ہوں، بس میرے لیے دعا کیجے گا۔(موصب نے پہلی مرتبہ ان سے ایسے بات کی تھی ان کہ رونے میں اور روانی آگئی انھوں موصب کا چہرا اپنے

ہاتھوں میں لیا اور اس کا ماتھا چوما اور دعا دی۔۔ موصب جانے لگا تو تصبیہا اس کہ پیچھے بھاگی تو شاہ نے اس ہاتھ پکڑ لیا۔)

شاہ وہ جا رہا ہے اسے روکو۔۔۔ بابا آپ کچھ کرتے کیوں نہیں ہیں۔۔(تصبیہا نے روتے ہوئے احمد صاحب سے کہا)

میں وکیل سے بات کرتا ہوں تم پریشان مت ہو۔۔۔(انھوں نے اسے سمجھایا)

تصبیہا کا رو رو کر برا حال تھا۔ موصب کو گئے 24 گھنٹے ہو گئے تھے۔ احمد صاحب نے بڑے سے بڑے وکیل سے بات کی تھی۔ سب کوشش میں لگے تھے مگر کچھ بھی نہیں ہو رہا تھا۔ سعد اور فیروز بھی کراچی آ گئے تھے۔

تصبیہا نماز پڑھ کر اٹھی تو اس کا موبائل بج رہا تھا۔ اس نے دیکھا تو کوئی انجان نمبر تھا اس نے اٹھایا)

ہیلو۔۔۔۔(اس کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری تھی)

تم رو رہی ہو؟(دوسری طرف جو بھی تھا اس کی آواز سنتے ہی سمجھ گیا تھا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کون ؟(تصبیہا نہیں پہچانی کہ وہ کون ہے)

تم اس کہ لیے رو رہی ہو یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔(مقابل کو برا لگا تھا اس کا موصب کہ لیے رانا)

جہانگیر ؟؟؟؟(تصبیہا کو اس کا لہجا سمجھ آ گیا تھا)

شکر ہے کہ تم نے مجھے پہچان لیا۔(اپنا نام سن کر وہ خوش ہو گیا تھا)

کیوں فون کیا ہے ؟(تصبیہا نے سختی سے پوچھا)

تم سے ملنا چاہتا ہوں(اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔تصبیہا نے غص ئے سے کال کاٹ دی اور موبائل بیڈ پر پھینک دیا اور باہر چلی گئی۔)

وہ نیچے آئی تو شاہ کو اندر آتے دیکھا۔وہ فوراً اس کہ پاس گئی۔)

کیا ہوا شاہ؟ کیا کہا وکیل نے ؟موصب واپس تو آ جائے گے نا؟ بولو ؟(تصبیہا نے تڑپ کر پوچھا،شاہ نظریں جھکائے کھڑا تھا)

تم کچھ بول کیوں نہیں رہے ہو؟(اس نے شاہ جھنجوڑ دیا)

کیا بولوں آپی کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا ہے۔ جس وکیل سے بات کرتے ہیں پہلے تو وہ راضی ہو جاتے ہیں مگر کچھ گھنٹے بعد منا کر دیتے ہیں۔۔۔۔ مجھے تو لگ رہا ہے کوئی بھائی کو پھسا رہا ہے۔۔(شاہ نے اسے ساری بات بتائی)

تصبیہا سر تھام کر بیٹھ گئے مگر اچانک اس کہ دماغ میں جہانگیر کہ بولے الفاظ گونجے وہ فوراً اٹھی اور اپنے کمرے میں گئی۔ موبائل کھلا تو اس میں جہانگیر کی کالس تھیں۔ ابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی کہ دوبارا کال آنے لگی اس نے ففورا اپک کی)

تم نے کیا ہے یہ سب؟(تصبیہا نے غصئے سے پوچھا)

ہاں (جواب بھی ڈھیٹائی سے آیا۔)

کیوں؟(وہ چیخی)

تم کل مجھ سے ملو بتاتا ہوں ساری بات۔(اس نے نرمی سے کہا)

ابھی بتاو(اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جہانگیر کا گالا دبا دے)

اس نے کال کٹ کر دی۔)ہیلو ہیلو۔۔۔(تصبیہا نے کہا مگر کال کٹ ہو چکی تھی

۔پھر ایک میسج آیا جس میں ایک ہوٹل کا ایڈریس اور ٹائم لکھا تھا)

تصبیہا کی سجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے جانا چاہیے یا نہیں۔۔۔۔وہ شاہ کہ پاس گئی اور اسے سب بتادیا)

کیا یہ سب جہانگیر نے کیا ہے۔میں اسے چھوڑو گا نہیں آپیَ(وہ غصےئے سے بولا)

نہیں تم کچھ نہیں کروگے۔میں نے تمہیں یہ اس لیے نہیں بتایا ہے کہ تم کچھ الٹا سیدھا کرو۔بلکہ اس لیے بتایا ہے کہ کوئی تو ہو جیسے ساری بات بتا ہوا گر کچھ ہو جائے تو تم اسے سمبھال لو۔۔(شاہ کو اس کی باتیں سمجھ نہیں آرہی تھیں)

تو کیا آپ جانے کا سوچ رہی ہیں؟(شاہ نے تصبیہا نے پوچھا)

ہاں جاوں گی۔پتا تو کروں کے وہ کیوں کررہا ہے۔(تصبیہا نے مضبوط لہجے میں کہا)

میں بھی ساتھ چلوں گا۔۔(اس نے ضدی بچے کی طرح کہا)

نہیں۔۔۔میں اکیلے ہی جاوں گی۔۔(تصبیہا نے نرمی سے اسے سمجھایا)

وہ گاڑی سے اتری تو جہانگیر وہیں کھڑا تھا۔ تصبیہا کو دیکھ کر مسکرایا اور اس کہ پاس آیا۔

کیسی ہیں تصبیہا؟(اس تصبیہا کا حال پوچھا۔ تصبیہا نے اسے گھورا اور آگے بڑھ گئی)

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ جہانگیر اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں محبت تھی جبکہ دیکھ تو تصبیہا بھی اسے رہی تھی مگر اس کی آنکھوں نفرت ہی نفرت تھی اس کہ لیے)

کیوں کیا تم نے موصب کہ ساتھ ایسا؟(تصبیہا نے غراتے ہوئے پوچھا)

تمہاری وجہ سے۔۔(اس نے سکون سے جواب دیا)

کیا مطلب؟

میں تم دونوں کو ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں، تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں۔۔(اس نے آخر کہہ ہی دیا تصبیہا سے)

اس کی بات سن کر تصبیہا کا چہرا غصے سے لال ہو گیا۔۔اس نے اپنی مٹھیاں بیچ لیں
۔۔۔)

وہ رکا پھر بولنا شروع کیا)

تمہیں اسے چھوڑنا ہو گا۔۔۔اگر چاہتی ہو کہ وہ باعزت باہر آجائے تو تمہیں اس
پیپر پر سائن کرنے ہونگے۔۔۔(اس نے کہہ کر ایک پیپر اس کہ آگے کیا
۔۔تصبیہا نے جب اس پر نظر ڈالی تو وہ خولا کہ پیپر ز تھے۔۔)

دل تو چارہا ہے کہ اتنی زور سے تمہارے منہ پر تھپڑ مارہ کہ پانچوں انگیاں چھپ
جاہیں (اس نے انتہائی غصے سے کہا)

اس کی بات سن کر جہانگیر مسکرانے لگا،اس کو مسکراتا دیکھ تصبیہا کو آگ ہی لگ گئی
اس نے جہانگیر کہ ہاتھ سے پیپر ز لیے اور تکڑے تکڑے کر دیے۔)

لگتا ہے تم اسے سلاخوں سے باہر نہیں دیکھنا چاہیتں و گرنا ایسا نہیں کر تیں۔۔(اس
نے تصبیہا کی اس حرکت پر کہا)

لگتا ہے تمہیں اپنی زندگی سے پیار نہیں ہے اس لیے ایسی بکواس کر رہے ہو۔۔(تصبیہا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا)

تمہیں آنا پڑے گا میرے پاس۔۔(اس نے تصبیہا کو چیلنج کیا)

تصبیہا نے اپنا بیگ اٹھایا اور وہاں سے چلی گئی مگر سارے راستے اس کی باتیں دماغ میں گھوم رہیں تھیں۔۔اس کے گھر آتے ہی شاہ نے اس سے پوچھا تو اس نے کچھ نہیں بتایا بس بولی)

مجھے موصب کہ پاس جانا ہے۔پلیز لے چلو۔۔(اس نے شاہ سے ریکوسٹ کی)

کیا؟وہ لڑکیوں کہ جانے کی جگہ نہیں ہے۔اور اگر میں آپ کو لے بھی گیا تو بھائی مجھے جان سے مار دے گا۔۔(اس نے تصبیہا کو سمجھانا چاہا)

مجھے کچھ نہیں پتا۔مجھے جانا ہے۔اگر تم نہیں لے کر گئے تو میں خود چلی جاوں گی ۔۔(اس نے غصے سے کہا تو شاہ کو منانا ہی پڑا اور نہ تصبیہا کا بھروسہ نہیں تھا وہ چلی بھی جاتی۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تصبیہا پولیس اسٹیشن پہنچ گئی شاہ کہ ساتھ۔وہ مؤصب کہ لوکاپ کہ باہر کھڑی تھی،موصب ساخوں کہ پار دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔اسے اس حالت میں دیکھ کر تصبیہا کی آنکھوں آنسو آ گئے۔موصب جس کی نظر ایک مرئی نقطے پر تھی اس نے سامنے دیکھا تو تصبیہا جو دیکھ کر وہ فوراً اٹھا اور اس کہ پاس آیا مگر آج ان کہ بیچ ایک دیوار تھی،سلاخوں کی دیوار۔

تم۔۔تم یہاں کیوں آ ہیں؟(موصب نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔تصبیہا بنا کوئی جواب دیے آنسوں بہا رہی تھی۔موصب نے اس کا چہرا ہاتھوں میں لیا اور اس کہ آنسو صاف کیے اور بولا)

تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا تصبیہا۔۔(اس نے نرمی سے کہا)

یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔(اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔۔)

نہیں۔۔۔نہیں میری جان ایسا نہیں ہے۔۔(اس نے اسے سمجھانا چاہا)

ایسا ہے۔۔(اس نے موصب کی بات رد کی)میں تمہیں یہاں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔(وہ موصب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی)

کتنی دیر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، انھیں نہیں تھی خبر کہ وہ کہاں ہیں ،کون لوگ ان کہ آس پاس ہیں۔۔۔کچھ دیر بعد ایک پولیس والا آیا اور بولا)

ملاقات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔۔۔(وہ زور سے بولا تو وہ دونوں ہوش میں آئے

۔۔۔۔۔)

جلدی آجاو۔۔(تصبیہا نے اس سے پہلی بار التجا کرتے ہوئے کہا مگر یہ اس کہ بس میں نہیں تھا۔۔۔۔۔موصب ہلکا سا مسکرایا اور بولا)

اپنا خیال رکھنا اور رونا بلکل نہیں۔۔۔(موصب اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو تصبیہا نے ہاں میں گردن ہلائی اور جانے لگی پھر مڑ کر اسے دیکھا تو موصب نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ چلی گئی۔۔۔۔

گھر آکر بھی اسے سکون نہیں ملا اسے اس حال میں دیکھ کر تصبیہا کو قرار نہیں آرہا تھا۔وہ اپنے آپ کو ہی قصوروار سمجھ رہی تھی۔۔۔ساری رات اس نے اسی سوچ

میں گزار دی۔۔فجر کی نماز پڑھ کر وہ اٹھی اور ایک نتیجے پر پہنچی۔اس نے جہانگیر کو فون کیا)

وہ سو رہا تھا جب موبائل پر اس کی کال آئی جب اس نے نام دیکھا تو جھٹ اٹھ بیٹھا اور فورن اس کی کال اٹھائی۔۔

اسلام و علیکم۔۔(جہانگیر نے سلام کیا)

تم سے ملنا ہے مجھے۔۔(اس نے سلام کا جواب دیے بغیر کہا)

زہے نصیب۔۔۔۔(اس نے شوخی سے بولا وہ تو خوشی سے ہی نہال ہو رہا تھا کہ تصبیہا نے اسے ملنے کہ لیے کہا)

تصبیہا نے اسے جگہ اور وقت بتا کر فون بند کر دیا۔اے غصہ تو اس پر بہت آیا مگر ضبط کر گئی۔

مجھے کیسے یاد کیا آج؟(جہانگیر نے اس پوچھا جو اس کہ سامنے بیٹھی تھی)

موصب کو وہاں سے نکالو۔۔۔(اس نے جہانگیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا)

میں نے تمہیں شرط بتادی تھی کہ تمہیں اسے چھوڑنا۔۔۔(اس کی بات پوری ہونے سے پہلے وہ بولی)

پتا ہے۔(وہ غصے سے بولی)۔مجھے منظور ہے(اس نے ہلکی آواز میں بولا)

جہانگیر کہ لبوں مسکراہٹ اگئی اس کی بات سن کر اسے اپنا پلین کامیاب ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔جہانگیر نے خولا کہ پیپرز اس کو دیے تو تصبیہا بولی)

نہیں ابھی نہیں پہلے اسے باہر نکلو۔جب وہ باعزت باہر آجائے گا اپنے گھر چلا جائے گا تب میں سائن کروں گی۔۔۔(تصبیہا نے اسے اپنی شرط بتائی)

کیوں بھروسہ نہیں ہے مجھ پہ؟(جہانگیر نے اس سے پوچھا)

جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔(تصبیہا نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا)

تم لنچ کرو جب تک وہ گھر واپس آجائے گا۔۔۔(جہانگیر نے مسکرا کر کہا)

۔مگر دل میں سوچا اس کہ لیے اتنا آسان تھا یہ۔جب کہ شاہ اور احمد صاحب کب سے محنت کر رہے تھے اسے چھڑوانے کی۔)

کیا پیو گی؟؟(جہانگیر نے اس سے پوچھا)

تمہارا خون۔۔۔۔۔۔(تصبیہا نے چیڑتے ہوئے کہا اور اٹھ کر جانے لگی تو جہانگیر بولا)

شاید تم نے سنا نہیں میں نے کہا تھا کہ جب تک ہم لنچ کریں گے،،،،(جہانگیر نے بات ادھورا چھوڑ دیا مگر تصبیہا اس کا مطلب سمجھ گئی تھی تبھی وہ بولی)

لنچ وہ بھی تمہارے ساتھ؟دماغ ٹھیک ہے؟(تصبیہا نے انر واچکاتے ہوئے کہا اور ہوٹل کہ باہر چلی گئی)

جہانگیر اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔محبت بھی عجیب شہ ہے۔۔۔تصبیہا چلتے چلتے پارک کی بینچ پر بیٹھ گئی اس کی آنکھوں کہ سامنے موصب کہ ساتھ بتائے تمام لمحے کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔اچھے،برے سارے پل۔تصبیہا کی آنکھیں بھیگ گئیں ۔اسے چھوڑ نزا اتنا آسان نہیں تھا۔۔شاید جسم سے جان نکلنا اتنا مشکل نہیں ہو جیتا

اس کہ لیے موصب کو چھوڑنا تھا۔ جہانگیر دور کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے تصبیہا کو روتا دیکھ تکیف بھی ہو رہی تھی مگر اس نے اپنے دل کو یہ کہہ کر چپ کروا دیا کہ وہ اس لکی زندگی کہ سارے غم، دکھ اور تکلیف ختم کر دے گا۔۔۔

تصبیہا کو وہاں بیٹھے دو گھنٹے ہو گئے تھے مگر خیالوں کا سلسلہ تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔ اسلسے کو شاہ کی کال نے ٹھوڑا۔۔ تصبیہا اپنے آنسو صاف کئے اور کال پیک کی۔۔

ہیلو۔۔۔ شاہ۔۔ (تصبیہا نے نرمی سے پوچھا)

آپی مبارک ہو،، بھائی کی بیل ہو گئی ہو گئی ہے۔ ہم گھر آرہے ہیں۔ (شاہ نے خوشی سے تصبیہا کو خبر دی۔ شاہ جو کہ صبح سے ہی گھر پر نہیں تھا اس لیے اسے پتا نہیں تھا کہ تصبیہا کہا ہے۔)

یہ تو بہت خوشی خبر ہے۔ (تصبیہا نے مسکرا کر کہا)

چلیں گھر پر بات ہوتی ہے۔۔ (شاہ نے یہ کہہ کر کال کٹ کر دی)

۔تصبیہا خالی دماغ لیے موبائل کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی جب جہانگیر آ کر اس کہ برابر میں بیٹھا۔تصبیہا نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا تو تصبیہا کی آنکھیں انگارہ ہو رہی تھیں،ان آنکھوں میں جہانگیر کہ لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔جہانگیر نے پیپر زاس کہ آگے بڑھائے اور بولا

میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے اب تمہاری باری۔۔۔

تصبیہا نے اس کہ ہاتھ سے پین لیا اور سائن کر دیے اور ساتھ ہی آنسو بھی گرے جو پین کی سیاہی کو پھیلا گئے۔

موصب گھر پہنچا تو اسے سب سے پہلے تصبیہا کو دیکھنے کی چاہ تھی مگر وہ تو نہیں تھی ۔موصب نے سوچا ہو سکتا ہے وہ کمرے میں ہو۔وہ احمد صاحب سے ملا،موم سے ملا اور ان سے بولا

تصبیہا کمرے میں ہی ہے؟موصب نے ان سے تصبیہا کہ بارے میں پوچھا تو وہ بولیں)

تصبیہا تو صبح سے گھر میں نہیں ہے، کیا وہ تمہارے ساتھ نہیں تھی شاہ؟(انھوں نے بھی اسے صبح سے گھر میں نہیں دیکھا تھا۔)

ہمارے ساتھ کیوں ہو نگی وہ؟(شاہ بولا اور موصب کا دماغ معوف ہو رہا تھا۔ کہ وہ کہا چلی گئی۔اس نے تصبیہا کو کال کی بیل جا رہی تھی مگر کسی نے نہیں اٹھائی۔ کہاں چلی گئی یہاں کسی کو پتا ہی نہیں ہے۔۔(موصب غصے سے بولا)

میں کال کرتا ہوں۔(شاہ نے اسے غصے میں دیکھ کر فوراکال لگائی)

میں خود کر لوں گا کوئی ضرورت نہیں ہے(موصب نے شاہ کو غصے سے منا کیا اور خود کال ملائی۔ بیل جا رہی تھی مگر کسی نے نہیں اٹھائی کال،موصب کہ بار بار کال کرنے پر بھی جب اس نے کال نہیں اٹھائی تو موصب نے موبائل دیوار پے دے مارا۔۔

موصب کیا ہو گیا ہے آجائے گی وہ،ہو سکتا ہے کسی کام سے باہر گئی ہو۔۔(احمد صاحب اسے سمجھاتے ہوئے بولے)

مجھ سے زیادہ اہم اور کیا ہو سکتا ہے اس کہ لیے ڈیڈ (موصب درد بھرے لہجے میں بولا تو احمد صاحب چپ ہو گئے کیونکہ وہ صحیح کہہ رہا تھا۔)

بھائی کچھ دیر پہلے میری بات ہوئی تھی آپی سے میں نے انھیں بتایا تھا کہ آپ آ رہے ہیں وہ بہت خوش تھیں۔۔(شاہ بولا پھر کچھ خیال آنے پر اس نے موصب سے کہا)

بھائی زرا باہر آئیں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔(شاہ پریشانی سے بولا)

موصب نے شاہ کو دیکھنے لگا اور پھر باہر چلا گیا، شاہ بھی اس کہ پیچھے گیا۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تو شاہ بولا)

بھائی آپ کو اندر جہانگیر نے کروایا تھا۔۔(شاہ بولا)

مجھے پتا ہے۔(موصب بولا)

مگر آپ کو یہ نہیں پتا کہ جہانگیر کی ملاقات آپی سے ہوئی تھی۔۔(شاہ نے موصب کہ سر پر بم پھوڑا)

کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

جی اور اس نے کہا تھا کہ اگر وہ آپ کو چھوڑ دیں گی تو وہ آپ کر باہر نکال دے گا

۔۔آپی نے تو منا کر دیا تھا مگر۔۔۔۔۔۔(شاہ بولتے بولت رکا)

شاہ اس کا نمبر ٹریس کرو کہاں کی لوکیشن آرہی ہے(موصب نے اسے حکم دیا تو شاہ نے فوران کام شروع کر دیا)

____

لوکیشن کو ٹریس کرتے ہوئے وہ جس جگہ پہنچے تو وہ ایک پارک تھا اور ایک بینچ کہ پاس تصبیہا کا موبائل پڑا ملا۔ موصب نے موبائل اٹھایا اور اس نے کالس رکارڈ چیک کیے تو جہانگیر کو لاسٹ کال کی گئی تھی۔۔۔۔موصب کا خون کھول گیا وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔)

ایک ایک دفعہ وہ مجھے مل جائے۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔(موصب کو جہانگیر پر غصہ آرہا تھا)

سوچنا یہ کہ وہ آپی کو لے کر کہا گیا ہوگا۔۔(شاہ نے فکرمندی سے کہا)

جہانگیر کی لوکیشن پتا کرو۔۔۔۔۔(موصب نے کہا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ ہی دیر میں جہانگیر کی لوکیشن کا پتہ چل گیا۔جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو وہ ایک ہوسپیٹل تھا۔۔۔)

یہ یہاں کیا کر رہا ہے ؟(شاہ نے بولا تو موصب بنا کوئی جواب دئے اندر کی طرف بڑھ گیا)

وہ اندر پہنچا تو جہانگیر اوپریشن تھیٹر کہ باہر بیٹھا تھا۔موصب اس پر لپکا۔موصب اسے مارتا رہا مگر اس نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش ہی نہیں کی۔

تیری ہمت کیسے ہوئی اسے بلیک میل کرنے کی۔تجھے میں نے منا کیا تھا نا کہ دور رہ اس سے مگر تو نہیں منا۔اب تو گیا۔۔(موصب مارت مارت روکا اور اس کا کالر پکڑ کر اسے اپنے قریب کرتا ہوا بولا۔اور پھر مارنے لگا۔شاہ جو کب سے اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ناکام رہا)

کہاں ہے تصبیہا، کیا کیا ہے تو نے اس کہ ساتھ۔۔۔(وہ حلق کہ بل چیخا، وہاں لوگ جما ہو گئے، ڈاکٹر جما ہو گئے انھیں چھڑوانے لگے۔۔بہت مشکل کہ بعد اسے الگ کیا۔۔جہانگیر کہ منہ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔اس کا حلیا بگڑ گیا تھا۔

موصب کی سانس پھول رہی تھی مگر اس کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ شاہ نے بہت مشکل سے اسے سمبھالا ہوا تھا، ورنہ اس کا پورا ارادہ تھا جہانگیر کو مارنے کا۔۔)

موصب نے اپنے آپ کو شاہ کی گرفت سے آزاد کیا اور جہانگیر کہ پاس پہنچا اسے زمین سے اٹھایا کالر سے پکڑ کر اور بولا) کہاں ہے تصبیہا؟

جہانگیر کہ بنا کچھ کہے بس ایک طرف انگلی کر دی۔ کہ وہ وہاں ہے۔ موصب اور شاہ دونوں نے اس کی انگلی کی سیدھ میں دیکھا تو اس کا اشارہ اوپریشن تھیٹر کی طرف تھا ۔۔ موصب نے جہانگیر کو دیکھا اور پوچھا)

کیا کیا ہے تونے اس کہ ساتھ؟ (موصب خوف زدہ ہو گیا تھا)

تو بہت خوش قسمت ہے، کہ تجھے تصبیہا جیسی بیوی ملی ہے۔۔ (جہانگیر نے اپنی استین سے منہ سے نکلتا خون صاف کیا)

وہ تجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔(وہ بولا کہ مصنوعی سا مسکرایا) مجھے نہیں پتا تھا کہ آج کہ زمانے میں بھی کوئی ایسی محبت کر سکتا ہے کیسی سے۔۔۔ کاش یہ محبت میرے حص ئے میں آئی ہوتی (وہ حسرت سے بولا

پتا ہے جب میں نے اسے سائن کرنے کہ لیے پیپرز دیے نے کیا کہا تھا۔۔(اس نے کہہ کر موصب کی طرف سولیاں نظروں سے دیکھا اور پھر بولا)

اس نے کہا موصب کبھی ان پیپرز پر سائن نہیں کرے گا۔۔۔(تصبیہا کہ لہجے میں ایک مان تھا، یقین تھا)

جب تم سے کروا سکتا ہو تو اس سے کرواہی لوں گا۔۔(جہانگیر فخریہ بولا)

تصبیہا چپ تھی کافی دیر بعد وہ بولا)

ایک دفعہ تم میری ہمسفر بن جاو میں تمہارے سارے غم، تکلیف ختم کردوں گا وعدہ کرتا ہوں تم سے،(جہانگیر نے نرمی سے کہا تو تصبیہا نے اس کی طرف دیکھا اور بولی)

تمہاری زندگی میں شامل ہو جاوں؟(تصبیہا نے ابرو اچکا کر پوچھا)تصبیہا صرف موصب کہ لیے بنی ہے۔اس کے علاوہ اس پر کسی کا حق نہیں ہو سکتا،وہ کسی کی زندگی میں شامل نہیں ہو سکتی۔میرا جینا اور مرنا صرف موصب کہ لیے ہے۔کسی اور کہ بارے میں تو میں تصور بھی نہیں کر سکتی۔تمہیں کیا لگا اس کاغذ پر سائن کروا کر تم نے مجھے اس سے الگ کر دیا۔ہر گز نہیں۔۔۔(تصبیہا نے کہہ کر نفی میں سر ہلایا،اس کی آنکھوں کس قدر نفرت،غصہ تھا جہانگیر کہ لیے وہ آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔۔۔تصبیہا ایک ہاتھ اس کہ سامنے کیا جس میں ایک تیز دھار بلیڈ تھا اس نے اپنے سیدھے ہاتھ کی نس پر رکھا اور بے دردی سے پھیر دیا۔یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ جہانگیر اسے روکھ بھی نہ سکا۔۔اس کا ہاتھ خون میں ہو گیا خون اس کہ ہاتھ سے ٹپک رہا تھا جہانگیر آگے بڑھا تو تصبیہا نے اسے رک دیا)

خبردار جو آگے بڑھے خبردار۔اسے لگا تھا کہ نس کاتتے ہی وہ مر جائے گی مگر ایسا نہیں ہوا تو اس نے وہ ہی بلیڈ اپنی گردن پر چلانا چاہا تو جہاگیر نے اس سے بلیڈ چھینا

۔۔تصبیہا بے ہوش ہو گئی خون زیادہ بھنے کی وجہ سے۔جہانگیر نے اسے اٹھایا اور ہوسپیٹل لے آیا۔۔۔)

موصب کی آنکھوں میں نمی تھی،جہانگیر نے سب کچھ اسے بتادیا جو کچھ وہاں ہوا تھا

۔۔

اس سب کا زمیدار میں ہوں،میری وجہ سے وہ آج وہ اس حال میں ہے۔مجھے معاف کر دے موصب مجھے معاف کر دے۔۔(جہانگیر واقعی اپنے آپ کو اس کا مجرم سمجھ رہا تھا اور وہ تھا بھی۔۔)

دعا کر کہ اسے کچھ نا ہو ورنا تجھے اتنی عبرت ناک موت دوں گا کہ آج تک دنیا میں کسی نے نہیں دی ہو گی۔۔۔۔(موصب نے ایک ایک لفظ چپا کہ بولا)

ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کا خون بہت بہہ گیا ہے جس کی وجہ سے اس کا بچنا مشکل ہے ۔۔۔۔موصب مجسمہ بنا کھڑا تھا وہ ایک پل کہ لیے بھی وہاں سے نہیں ہٹا تھا۔۔

اسے تصبیہا کی ایک ایک بات،اس کی ہنسی،اس کا غصہ کرنا،اس کا ناراض ہونا،اس کا شرمانا ایک ایک منظر اس کی آنکھوں کی سامنے تھا۔۔۔سب لوگ وہاں پہنچ گئے

تھے احمد صاحب، شاہ کی موم، سعد، فیروز، فاہزہ، نور بھی وہاں سب تھے اور تصبیہا کہ لیے دعا گو تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر باہر آئے توانھوں نے کہا)

خون بہت بہہ گیا ہے ان کا، مگر اللہ کا کرم ہے وہ اب ٹھیک ہیں۔بس انھیں ہوش آجائے تو آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔(موصب کی آنکھ سے ایک آنسو گرا اپنے رب کہ شکرانے پر۔اس نے رب کا شکریا ادا کیا کہ اس کہ اللہ نے اسے آج اس کی زندگی واپس دے دی۔۔

جیسے ہی تصبیہا کو ہوش آیا۔۔سب لوگ اس سے ملنے گئے سوائے موصب کہ

۔۔۔

موصب کہاں ہیں؟وہ مجھ سے ناراض ہیں؟(تصبیہا نے شاہ سے پوچھا)

میں بولاتا ہوں بھائی کو(یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔آہستہ آہستہ کر کہ سب لوگ باہر چلے گئے۔۔دروازا کھلنے کی آواز پر تصبیہا نے گردن موڑ کہ دیکھا کہ وہ موصب ہو گا مگر سامنے جہانگیر کو دیکھ کر اس کا چہرا لال ہو گیا۔۔)

تم کیوں آئے ہو یہاں ؟اور کیوں بچایا مجھے ؟ مجھے نہیں جنا موصب کہ بغیر۔ میں نہیں رہ سکتی اس کہ بغیر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی ہے ؟موصب میری زندگی ہے ۔۔اس کہ بنا تصبیہا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔(غصہ،التجا،دکھ سب کچھ تھا اس کے لہجے میں۔ موصب جو کہ اندر ہی آرہا تھا بس سن کر مسکرایا)

میں جانتا ہوں اور ایسی لیے تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔مجھے معاف کردوں میری وجہ سے تمہیں تکلیف پہنچی۔میں چلا جاوں گا یہاں سے بس ایک دفعہ کہہ دوں کہ تم نے مجھے معاف کیا۔جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گی میرا اللہ بھی مجھے معاف نہیں کرے گا۔۔(جہانگیر ہاتھ جوڑ دیے اس کہ سامنے۔۔۔۔)

تصبیہا نے پہلے تو اسے دیکھا پھر بولی)

اگر تم اپنی غلطی مان رہے ہو تو میں نے تمہیں مواف کیا۔مگر ایک بات ہمشہ یاد رکھنا کہ محبت ہمیشہ اس سے کرو جو تم سے محبت کرے،اس سے نہیں جس سے تم محت کرتے ہوں۔میں دل سے دعاگو ہوں کہ اللہ تمہیں بہت جلد اس شخص سے ملوادے جو تم سے محبت کتی ہوں۔۔۔۔(تصبیہا نے اسے دل سے دعادی)

شکریا(وہ مسکرا بھی نا سکا اور ہمیشہ ہمیشہ کہ لیے اس کی زندگی سے چلا گیا)

اسے موصب کا انتیظار تھا کہ وہ کیوں نہیں آرہا اس سے ملنے نا ہی کوئی اس کہ بارے میں بتا رہا تھا۔تصبیہا دوایوں کہ زیر اثر تھی اس لیے اس کی آنکھ لگ گئی۔۔ رات کہ کسی پہر اس کی آنکھ کھلی تو اپنے ساتھ کسی کا وجود چپکا پایا،اس کی تو جان نکل گئی۔جب گردن کو موڑ کر دیکھا تو وہ کوئی اور نہیں موصب تھا جو اس کہ بیڈ پر،اسی کہ برابر میں لیٹا تھا،اس کا سر تصبیہا کہ کندھے پر تھا،ایک ہاتھ تصبیہا کہ اوپر اور دوسرا تصبیہا کہ سر کہ نیچے۔۔۔۔

وہ سوتا ہوا بہت پیارا لگتا تھا تصبیہا کو مگر آج اس کہ چہرے پر معصمیت کہ علاوہ سکون بھی تھا۔۔تصبیہا اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔اچانک دورازہ کھولا تو تصبیہا نے گردن موڑ کہ دیکھا تو نور اور شاہ اندر آئے مگر اندر کا منظر دیکھ کر رہ گئے ۔۔۔تصبیہا نے انھیں باہر جانے کا کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ موصب کی نیند خراب ہو۔۔شاہ نے ہاں میں سر ہلایا اور نور کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گیا۔)

ـ

موصب بھائی، تصبیہا آپی سے بہت محبت کرتے ہیں نا۔۔(نور نے باہر نکل کر شاہ سے پوچھا)

بہت زیادہ۔۔(شاہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔۔)

تم بھی مجھ سے اتنی محبت کروگے شادی کہ بعد۔۔(نور نے سنجیدگی سے پوچھا)

پہلی بات ہمارا نکاح ہوچکا ہے،دوسری بات آپی بھی بھائی سے بے انتہا محبت کرتی ہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ آج اندر ہیں۔(شاہ نے اسے ستانے کہ لیے کہا)

اس سے پہلے کہ نور کچھ کہتی کہ سعد،فیروزاور فاہزا وہاں آگئے اور ان کی بات ادھوری رہ گئی۔۔۔وہ تصبیہا سے ملنے اندر ہی جارہے تھے کہ شاہ نے انھیں روک لیا۔۔۔۔۔

میرا خیال ہے پہلے ناشتہ کرلیتے ہیں۔۔کیوں نور(شاہ نے کہہ کر نور سے تصدیک چاہی۔۔)

ہاں بلکل۔۔(نور اس کہ بات کا مطلب سمجھ گئی تھی اس لیے ہاں بولی)

وہ سب ناشتہ کرنے چلے گئے۔۔۔۔

موسب کی آنکھ کھولی تو تصبیہا کا مسکرتا چہرا اس کہ سامنے تھا۔۔۔ جیسے ہی تصبیہا نے دیکھا اس کی آنکھ کھول گئی ہے وہ مصنوعی غصے سے بولی)

یہ کون سی جگہ ہے سونے کی؟

یہ بیتو جگہ ہے جہاں سکون کی نیند آتی ہے(موصب کا اشارہ تصبیہا کی طرف تھا ۔وہ اپنی ناک سے اس کی ناک کو چھوتا ہو بولا اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں)

موصب کوئی بھی اندر آسکتا ہے یہ ہمارا بیڈ روم نہیں ہے،ابھی شاہ اور نور بھی اۓ تھے۔۔۔(اسے سوتا دیکھ وہ بولی)

تو؟؟؟؟؟؟؟؟(وہ آنکھیں بند کیے بولا)

تو یہ کہ اٹھو یہاں سے۔۔(اس نے موصب کو اٹھنے لکہ لیے کہا)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک شرٹ پہ۔۔(وہ ابھی بھی ویسے ہی لیٹا بولا)

کیا؟؟(تصبیہا نے شرٹ پوچھی تو اس نے انکھیں کھلیں اور بولا کچھ نہیں بس اپنی انگلی اس کی ہونٹوں پر رکھی اور پھر اپنے ہونٹوں پر۔۔۔۔تصبیہا اس کا مطلب سمجھ گئی تھی۔اس بولی)

موصب۔۔۔۔۔بد تمیز۔۔۔۔اٹھو(تصبیہا نے اسے گھورا)

گھورتی رہو تمہیں پتا ہے میں نہیں مانوں گا۔۔۔(اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں
(

تصبیہا نے اپنا ہاتھ اٹھایا اسے مارنے کہ لیے مگر درد سے وہ تڑپ گئی۔۔
سیییسسس آہ(اس کی آواز سن کر وہ تیر کی تیزی سے اٹھا)

کیا ہوا؟زیادہ درد ہو رہا ہے؟(وہ فکر مندی سے بولا)

نہیں وہ بے دھانی میں ہاتھ ہاتھ ایک دم اٹھایا تو،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تصبیہا نے بس اتنا ہی کہا)

موصب نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا پھر اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ دیے

۔۔اور بولا)

کیا ضرورت تھی خود کو اتنی تکلیف دینے کی۔۔۔(وہ اب سنجیدہ تھا)

اس ہاتھ سے میں نے خولا کہ پیپرز پر سائن کیے تھے اسے سزا تو ملنی چاہیے نا۔۔(وہ اتنی معصمیت سے بولی موسب نے اسے گلے لگالیا اور بولا)

اس نے ٹھیک کہا تھا کہ میں بہت خوش قسمت ہوں کی تم میری زندگی میں ہو۔۔۔میرے رب کا احسان ہے یہ مجھ پر۔۔۔(وہ اپنے رب کا جتنا شکر کرتا اتنا کم تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

پانچ سال بعد

بابا حیدر نے مجھے مارا۔۔۔۔

she is lyingمیں نے نہیں مرا چاچو۔۔(حیدر اپنے دفعہ میں بولا)

کوئی بات نہیں بیٹا کھیل میں تو ایسا ہوتا ہے۔۔۔(شاہ نے اپنی تین سالا بیٹی حفصہ کو سمجھایا)

میں برے پاپا سے بولوں گی اس کی شکایت۔۔۔(وہ منہ پھولا کر بولی)

میں بہت ماوں گا اگر بابا سے کچھ بھی بولا تم نے۔(حیدر غصے سے بولا)

بولوں گی بولوں گی بولوں گی۔۔۔۔۔(وہ کہہ کر موصب کہ پاس بھاگ گئ)

چاچواب یہ گئی۔۔(حیدر شاہ کو کہہ کر اس کہ پیچھے بھاگا)

شاہ اور نور کی ایک بیٹی تھی حفصہ۔۔۔جب کہ موصب اور تصبیہا کہ دو بیٹے جڑوا حیدر اور عباس اور ایک بیٹی تھی باریرا جو کہ سال بھر کی بھی نہیں تھی۔فیروز اور فاہزہ کی بھی شادی ہو گئی تھی ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی جب کہ سعد کا صرف ایک ہی بیٹا تھا۔جہانگر ملک سے باہر چلا گیا تھا اور اس نے وہی پر شادی کر لی تھی اور اس کا بھی ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔۔.

موصب اپنے کمرے میں بریرا کہ ساتھ کھیل رہا تھا۔جب حفصہ بھاگتی ہوئی اس کہ پاس آئی۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بڑے پاپا حیدر نے مجھے بھی مارا۔۔۔(وہ آنکھوں مین انسو لوتے ہوئے بولی)

حیدر۔۔۔(موصب نے حیدر کو گھورا، وہ جو اس کو روکنے اس کہ پیچھے آیا تھا مگر وہ تو ہاتھ نا آئی حیدر موصب کہ ہاتھ ضرور اگیا۔۔)

بابا میں نے نہیں کیا مین تو عباس کہ ساتھ کھیل رہا تھا یہ اکر کہنے لگی مجھے بھی کھیلاو میں نے منا کیا تو اس نے رونا شروع کر دیا اور آپ کی پاس آگئی۔۔۔(حیدر نے موصب کو سچ بتایا)

آپ نے ایسا کیا؟(موصب نے حفصہ سے پوچھا)

تو یہ مجھے کھیلا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔(حفصہ نے معصومانا شکل بنا کہ بولا)

یااللہ آپ لوگ پھر لڑنا شروع ہو گئے۔۔۔(تصبیہا نے ان دونوں کو موصب کی عدالت میں کھڑے دیکھا تو بولی)

حیدر و چھوٹی ہے نا کھلا یا کر واپنے ساتھ۔۔۔(تصبیہا نے حیدر کو سمجھایا)

اسے کہیں بریرا کہ بڑے ہونے کا انتیظار کر۔اسی کہ ساتھ کھیلے میرے ساتھ ہر گز نہیں۔۔(وہ غصے سے کہتا چلا گیا اور حفصہ پھر اسے تنگ کرنے اس کہ پیچھے بھاگی ۔۔یہ اس کا پسندیدہ کام تھا حیدر کو تنگ کرنا جو وہ بڑے مزے سے کرتی تھی)

تو باہے بھئی۔۔(تصبیہا کہتے ہوئے موصب کہ برابر میں بیٹھی۔۔۔موصب تصبیہا کو ہی دیکھ رہا تھا اور تصبیہا بریرا کو گود میں لیے اس کہ ساتھ مگن تھی۔اس کی نظروں کی گرمائش جب اسے محسوس ہوئی تو اس نے موصب کی طرف دیکھا تو وہ بولا)

تھینک یو۔۔۔

کس لیے؟

میری زندگی کو اتنا خوبصورت بنانے کہ لیے (موصب نے محبت بھرے لہجے میں کہا اور اس کہ گرد اپنا بازوں پھیلا دئے اور اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔تصبیہا مسکرا دی۔۔۔۔)

موصب اسے دیوانوں کی طرح چہتا تھا اور ویسے بھی محبت میں دیوانگی ہونا ضروری ہے۔۔۔۔

ختم شد

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM